انسان کیوں پیدا ہوا ہے
فانی مقصود حسنی
فری ابوزر برقی کتب خانہ مارچ ۲۰۱۸

انسان کیوں پیدا ہوا ہے

فانی مقصود حسنی

یہ کوئی تیس سال پہلے کی بات ہے میں اور میرا بیٹا کنور عباس پی ایچ ڈی جو ان دنوں لیور پول یونی ورسٹی کے چائنا کیمپس میں پڑھاتا ہے عید نماز پڑھنے مسجد میں چلے گئے۔ میرا ایک قدم مسجد کے اندر اور ایک باہر تھا کہ مولوی کی آواز کان میں پڑی:

چھری کسی مولوی سے پھرانا بولوی سے نہ پھرانا

میرے لیے نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن والی بات ہو گئی۔ پھر میں یہ سوچتے ہوئے مسجد میں داخل ہوگیا کہ یہ اللہ کا گھر ہے کون سی کسی کی ملکیت ہے۔ میرا بیٹا چھوٹا تھا لیکن سوالوں کی دوکان تھا۔ مسجد سے باہر آئے تو اس نے سوالوں کی بوچھاڑ کر دی۔

اس کا پہلا سوال یہ تھا کہ بولوی کیا ہوتا ہے۔

مولوی تو اس نے سن رکھا تھا لیکن لفظ بولوی اس کے لیے بالکل نیا تھا۔ سچی بات تو یہ ہے کہ میں نے بھی یہ لفظ پہلی بار سنا تھا۔ میں نے اسے اپنی جہالت کے سبب اس کے دادا

کے پاس ریفر کر دیا۔ اللہ بخشے بابا شکر اللہ مرحوم صوفی درویش ہی نہیں بڑے علم دوست اور علم پرور بھی تھے۔ بوبی نے اپنے دادا سے سوال کیے ہوں گے اور مطمن ہو گیا ہو گا ورنہ واپسی پر سوالوں کا سلسلہ پھر سے شروع کر دیتا۔ میں نے اس سے اس ڈر سے پوچھا نہیں کہ کہیں یہ آ بیل مجھے مار والی بات نہ ہو جائے۔

میں سوچ میں ڈوب گیا کہ یہ صاحب داڑھی اور مذہب کا ٹھیکےدار کسی دوسرے مسلک والے ایک کلمہ گو اور صاحب داڑھی کے متعلق اس قسم کے وچار رکھتا ہے تو کسی دوسرے مذہب کے انسان سے کیا ہم دردی کرے گا۔ اسی طرح کسی دوسری مخلوق کے خاک کام آئے گا۔ اللہ نے تو اسے زمین پر موجود ساری مخلوق اور اشیاء وغیرہ کی حفاظت وغیرہ کیٗذمہ داری سونپی ہے۔ زمین پر کسی خدائی یا خدا کے حکم پر کسی مخلوقی کام کے لیے اترے فرشتے کی مدد کے لیے بھی پیدا کیا ہے۔

ایک دوسرا واقعہ جسے کوئی آٹھ دس سال ہوئے پیش آیا۔ بدقسمتی سے ایک علامہ صاحب سے ملاقات کا موقع ملا۔ ان کا فرمانا تھا کہ میں اگر کسی دیوبندی سے ہاتھ ملاؤں تو میرے ہاتھ کاٹ دینا ان کی مسجد میں جاؤں تو میری ٹانگیں توڑ دینا۔ ان کے اس بیان نے میرے پاؤں تلے سے زمین نکال دی اور میں سوچ کی گہری کھائی میں منہ کے بل جا گرا۔

ایک بار ہم دوستوں میں باتیں ہو رہی تھیں۔ بری ہونی دیکھیے‘ ہمارے درمیان ایک علامہ صاحب بھی تشریف لٹکا تھے۔ ہم میں سے ایک صاحب نے کسی شعیہ کتاب میں سے کوئی بات کہہ دی پھر کیا تھا کہ علامہ صاحب ہتھے سے اکھڑ گئے۔ اس پر انہوں نے اس پر شعیہ ہونے کا فتوی صادر کر دیا اور ہاتھ ملانا تو دور کی بات محفل سے ہی اٹھ گئے۔ ان کے اس طرز عمل نے میرے سامنے حیرتوں کی کھائی کھود دی اور میں اس فرقہ ورانہ تفریق تو ایک طرف رہی‘ انسانی تذلیل پر خون کے آنسو بہا کر رہ گیا۔

بات یہاں تک ہی نہیں‘ ازان پر بھی اتفاق نہیں۔ عموما سننے میں آتا ہے کہ یہ تو وہابیوں کی ازان ہے۔ حالاں کہ ازان میں پڑھے جانے والے کلمات میں رائی بھر فرق موجود نہیں۔

درج ذیل جملہ معروضات اسی قسم کے واقعات کے تناظر میں پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ کہیں کوئی کوتاہی یا غلطی سرزد ہو جائے تو پیشگی معذرت کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں اللہ درست سطع پر مجھے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

روزنامہ وفاق لاہور ۳۰ اگست ۱۹۸۸ کے شمارے میں‘ میں نے

انسان زمین پر خُدا کا خلیفہ ہے

کے عنوان سے ایک مضمون تحریر کیا تھا۔ ملاحظہ فرمائیں:

لفظ ”خلیفہ“ معنوی اعتبار سے میرا وجہ اختلاف اور غلط فہمی

کا موجب و سبب رہا ہے۔ پیشِ نظر سطور میں اس کا لغوی اور حضرت آدمؑ سے پہلے زمین پر ایک اساسی جائزہ لیا گیا ہے۔ مخلوق آباد تھی قرآن مجید میں اس مخلوق کا ذکر ”جن“ کے نام سے موجود ہے

والحجر:۲۷

اس قوم نے زمین پر فساد پھیلایا خوف پھیلایا اور قتل و غارت سے کام لیا۔ خدا نے ابلیس کو اور اس کے ساتھیوں کو ان کی سرکوبی پر مامور کیا، جنہوں نے انہیں مار مار کر جزیروں اور پہاڑوں میں بھگا دیا۔

(ابن کثیر)

گویا یہ مخلوق زمین پر موجود رہی اور اِدھر اُدھر بکھر گئی اور اب جب تخلیق آدم ہوئی (۲:۳۰) تو اسے اس مخلوق اول کا جانشین سمجھ لیا گیا یہ غلط فہمی اکثر و بیشتر علماءکو بھی ہوئی ہے۔

لفظ خلیفہ عربی زبان کا ہے جسے علمائے امت نے
جانشین، وصی، سردار، امام، ظل سبحانی، مجتہد حاکم شریعت، وائسرائے، لیڈر، سیاسی تنظیم کا رسول، کامل الصلاح، امیر المومنین، رئیس حکومت، قائد اعظم، نگران، شہید مشابہ ، الوالامر، قائم مقام ، مولیٰ، نمائندہ عوام، محدث، سربراہ مملکت، مصلح، صدیق، بعد میں آنے والا، ظلم و ستم سے نکالنے والا۔

مرشد، نائب مرشد وغیرہ کے مفہوم میں لیا ہے ہر معنی اپنے اندر بے پناہ جامعیت وسعت اور فصاحت رکھتا ہے لیکن یہاں گفت گو نائب جانشین اور قائم مقام تک محدود رہے گی۔

یہ حقیقت تمام شک وشبہات سے قطعی بالا ہے کہ خداوند عالم حی و قیوم اور بے رنگ بے بو، بے مثل بے مثال ہے وہ (ہمیشہ سے) ایک ہے بے نیاز ہے (یعنی تما م آلائشوں، آلودگیوں اور حاجات سے پاک ہے) نہ (اس نے) کسی کو جنا، نہ وہ کسی سے جنا گیا، اور اس کے جوڑ کا کوئی نہیں

(سورۃ الاخلاص)

اس ضمن میں اپنے ایک خطبہ میں جناب علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

خدا وند عالم ہمیشہ سے موجود ہے مگر حادث اور نوپید نہیں۔" وہ موجود ہے مگر اس کی ہستی عدم و نیستی کے بعد نہیں۔ وہ ہر چیز کے ساتھ ہے لیکن بطور ہمسر نہیں۔ وہ ہر چیز سے الگ ہے مگر کنارہ کش نہیں۔ وہ ہر چیز کا فاعل ہے لیکن اس کا فعل حرکت اور آلات کا نتیجہ نہیں وہ بصیر ہے، جب اس کی مخلوق نہ تھی، وہ منفرد ہے کیونکہ اس کا ایسا کوئی ساتھی نہیں جس سے وہ اپنا جی بہلائے اور نہ ہونے سے الجھن محسوس کرے

(نہج البلاغہ)

ثابت ہوا خداوند عالم کی ذات گرامی ہمیشہ بغیر کسی ساتھی و ساجھی کے موجود ہے۔ اس کے برعکس انسان مخلوق بھی ہے، فانی بھی ہے اور بے شمار ساتھی اور عزیزواقارب رکھتا ہے۔ ان سے اس کا تعلق اور رشتہ استوار ہے۔ خدا لامکانی ہے اور یہ مکان رکھتاہے۔ ان حالات میں خدا کا جانشین اور نائب کیوں کر اور کیسے ہو سکتا ہے۔

جانشینی چھے صورتوں میں ممکن ہوتی ہے:

مر جائے(۱)

نا اہل ثابت ہو (۲)

دستبردار ہو جائے (۳)

کہیں چلا جائے (۴)

قتل ہو جائے یا نکال دیا جائے۔ (۵)

ضرورت اور حاجت کے تحت مقرر کیا گیا ہو ۔٦

معاذاللہ، خداوند عالم پر ان میں سے کسی حالت کا اطلاق ممکن نہیں، اس کی موجودگی میں جانشینی چہ معنی دارد، یہ ہیں وہ سوال یا معمہ جو میرے ذہن میں نزع کی صورت اختیار کرتا رہا ہے۔

خلافت درحقیقت اصل حاکم کی نیابت ہے

(خلافت و ملوکیت ص ۲۳)

کیونکہ نیکو کار افراد (ابن کثیر) اللہ کی زمین پر اس کے نائب حکومت ہوتے ہیں

(کشاف زمحشری ع،ص ۱۶)

یعنی اس کے ملک میں اس کے دئیے ہوئے اختیارات (اسلامی نظام زندگی، مودودی ص ۱۳۴) استعمال کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ مال (اصل میں) اللہ کا ہے (یونس،۵۶۔یٰسین،۳۸)

لیکن انسان تصرف میں اس کا نائب ہے۔آدم قوت عاملہ ملنے کے باوجود مطلق العنان نہیں

(یوسف ۴۰، شوریٰ ۱۰۰)

کہ جسے چاہے کرتا پھرے کیونکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ ہی کے تابع فرمان ہے

(اعراف ۴۵، روم ۲۶)

اور حکم کا اختیار اسی کی ذات سے عبارت ہے

(انعام ۵۷)

اس کی بادشاہی میں شرکت نہیں رکھتا

(الفرقان،۲۰)

قوت عاملہ جو انسان کو عطا ہوئی اس کے (خدا) احکام کو

پوری جمعیت (ابن کثیر) میں رائج کرنے اور تعمیل کے لیے عطا ہوئی چونکہ خدا کا کوئی مادی وجود نہیں

(اخلاص، نہج البلاغہ)

جو انواع عالم پر اپنی شریعت نافذ کرنے اور انہیں حیات کے نہاں گوشوں سے روشناس کراسکے، تصرف کے لیے مادی وجود کا جواز نکلتا ہے جو اس نیابت کو انجام دے اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ خدا کو تصرف کا اختیار نہیں رہا یا رہتا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ تصرف اس کی مرضی اور منشا سے ہٹ کر نہ ہو۔

آدم جنس کے اعتبار سے جہاں خداوند عالم کی ذات سے مختلف ہے تو وہاں مخلوق اول(۵۱/۷۲) اور ملائکہ کا بھی ہم جنس نہیں بنتا۔ ایک کو بے دھواں آگ سے بنایا گیا دوسری کو ”نور“ سے جب کہ آدم کو طین(وخلقة من طین) حق سے تخلیق کیا گیا۔ جنس کے اعتبار سے انسان کسی کا خلیفہ ثابت نہیں ہوتاکیونکہ مادہ تخلیق میں زمین آسمان کا فرق پایا جاتا ہے

فرشتوں کا یہ کہنا کہ وہ (آدم)زمین پر فساد(البقرہ،۳۰) پھیلائے گا۔

ہادی مشترک معلوم ہوتی ہے ۔ مخلوق اول کے اجزائے ترکیبی (بے دھواں کی آگ) مقصد میں اسی طرح آدم کے اجزائے تخلیقی(مٹی، گرمی، سردی تری خشکی اندوہ، خوشحالی

(نہج البلاغہ)

متضاد خاصیت کے حامل ہیں۔ یہ کیفیت آدم پر عائد کر کے اسے مخلوق اول کا جانشین کہا جا سکتا ہے کیونکہ سرکش فسادی مخلوق کی جانشین سرکش اور فسادی مخلوق ہوسکتی ہے کوئی بھی کس کا خلیفہ یا نائب اور قائم مقام اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک منصب اور اصل اوصاف کو اپنے اندر سمو نہ لے اور ان سے منہ زور ہو کر اصل نہ ہوجائے۔ آدم کو اس مخلوق کا خلیفہ کہنا کچھ اس حقیقت سے مختلف نہیں کہ فرشتوں کے ظن کی پیروی میں اسے قاتل اور فسادی تصور کیا جائے۔

جائے رہائش اور فطرت کی قدر سے مطابقت ہی ان کے ظن کا موجب و سبب ہو سکتی ہے۔

یا یوں سمجھیے اگر آدم کو اس مخلوق کا خلیفہ مان لیا جائے تو یہ نیابت اس مخلوق کے فعل و عمل کی ہوگی اور فرشتوں کے اس خوف کی شہادت ہو گی کہ وہ زمین پر فساد پھیلائے گا خدا کے اس فرمان کی (معاذاللہ) تردید ہوگی۔ انی اعلم مالا تعلمون۔

آخر فرشتوں نے آدم کو فسادی کیوں کہا ہے ؟ اس کی شاہد ذیل تین وجوہات ہو سکتی ہیں۔

۱۔ سابقہ مخلوق ارضی کے کرتوت دیکھ کر

ب۔ آدم کے اجزائے تخلیقی دیکھ کر جن میں واضح تضاد پایا جاتا ہے۔

ج۔ فرشتوں نے آدم کی ساعت تخلیق زحل سمجھی ہو جس میں بے پناہ غیض و غضب پایا جاتا ہے۔

حقائق کو اگر حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو یہ جاننے میں دیر نہیں لگتی کہ ابلیس کو اپنی عبادت وریاضت پر گھمنڈ تھا اور وہ''خلافت'' کا امیدوار ہوگا اس نے ہی فرشتوں کو سرکش اور سوال و جواب پر اکسایا ہو گا۔ یا وہ گروہ جن کو اپنی عبادت کے باعث ملائکہ میں شامل ہوگئے ہیں اس نے یہ سوال اٹھایا ہو فرشتے تو جواب الٰہی سے مطمئن ہوگئے کیونکہ وہ فطرتاً فرمانبردار تھے اور یہ سرکش فطرت رکھتا تھا۔

حضرت عائشہ ؓ روایت کرتی ہیں کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ ملائکہ نور سے اور ابلیس مشتعل آگ سے تخلیق ہوا اور ابلیس کے اصل مادہ میں خباثت تھی(ابن کثیر)

حضرت حسن بصری فرماتے ہیں ابلیس ملائکہ سے نہ تھا بلکہ وہ جنات کی اصل ہے جیسے آدم انسان کی اصل ہے (راوہ ابن جریر) ابلیس جن کے قبیلہ سے تھا جو کثرت عبادت کی وجہ سے ملائکہ میں داخل ہوگیا تھا اگرچہ اصلاً جدا تھا

تفسیر بیان السبحان سورۃ کہف

تب ہی تو منکر ہوگیا(بقرہ ۴۳)

وہ خلافت کا معیار زہد خیال کرتا تھا جب کہ خداوند عالم نے کسی دوسری چیز کو معیار خلافت ٹھہرایاتھا۔

دوسری مخلوق (جو پہلی مخلوق سے) ہی نوعیت و حیثیت میں جدا ہونے کے بارے میں یہ خیال کرنا کہ وہ بھی پہلی مخلوق کے نقش قدم پر چلے گی ضروری نہیں۔ خیر یا شر کو معیار بنا کر جانشین کا تعین کیونکر ممکن ہے۔ آدم اس مخلوق کا ہم جنس ہم صورت ہم فطرت والمحوار نہیں پھر اس کی جانشینی کیوں اور کیسے...؟

مادہ کو تاثیر کے اعتبار سے ملاوٹ سراپا مطیع فرمانبردار جن میں باغی سرکش اور آدم اضداد کا مجموعہ اب ملاحظہ کریں کیا تعلق بنتا ہے ان کا اور جانشین کا کہاں جواز نکلتا ہے؟

آدم کو ہفتہ کے چھٹے روز یعنی جمعہ (پیدائش ۷۳ تا ۱۳) کو پیدا کیا گیا جب کہ فرشتوں کو بدھ کے روز اور جنات کو جمعرات کو پیدا کیا گیا

(روایت ابو العالمیہ، ابن کثیر)

چھٹا روز سعد اکبر کا تھا۔ بظاہر دن کے پہلے حصہ میں آدم کو تخلیق نہ ہوئے اور یہ مشتری کی ساعت تھی انہوں نے گمان کیا کہ آدم کی تخلیق زحل میں ہوئی ہو گی اور اس کی سرشت میں اثرات رکھ دیے گئے ہوں گے جب کہ حقیقت یہ تھی کہ آدم مشتری کی آخر ساعت میں یعنی عصر و مغرب کے مابین بنایا

گیا۔

اب یہاں دو چیزیں قابلِ غور ہیں

اول یہ کہ ابلیس اور اس کے ساتھیوں کے جنھوں نے آدم پر فسادی ہونے کا لیبل چسپاں کیا، تخلیق ساعت میں دھوکہ کھایا ۔

دوم یہ کہ ابلیس جسے اپنی عبادت و ریاضت پر ناز تھا خلافت سے محرومی کو برداشت نہ کرسکا کیونکہ کسی چیز کی ابتدا ہی اس کی عظمت یا کمتری کی چغلی کھا سکتی ہے آدم کو ایک طرف مشتری کی بہترین ساعت میں تخلیق کیا گیا تو دوسری طرف اسے علم و حکمت کی دولت سے سرفراز کیا گیا اور یہ کوئی معمولی اعزاز نہ تھا، اسے اپنی کمتری کا احساس ہوگیا۔ اس کے پاس دو ہی راستے تھے،

وہ سرتسلیم خم کر دے

بغاوت اور فرا ر کی راہ اختیار کرے

اس نے صراطِ ثانی اپنے لیے مناسب خیال کی اس طرح وہ راندہءدرگاہ ہو گیا۔ یاد رہے یہ راہ اس نے اپنی فطرت کے عین مطابق اختیار کی۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور علامہ محمد طیب صاحب نے خلافت کے لیے مشابہت شرط قرار دی ہے

(ازالتہ الخفاج۳ اک قرآن)

جیسا کہ عرض کر چکا ہوں کہ خداوند عالم مادی وجود سے مبرا و بالا ہے اور وہ حی و قیوم حاکم الحاکمین، مالک الملک اور رب العالمین ہے۔ معاذاللہ اسے موت کیسے آسکتی ہے یا پھر وہ اپنی حاکمیت سے دستبردار ہو سکتا ہے یا اسے نا اہل قرار دے دیا جائے، یا یہ کہ آدم نے بالجبر غلبہ حاصل کر لیا، ایسی "سوچ" قطعی کفر ہے۔ اس لیے خلافت ان معنوں میں نہیں لی جاسکتی۔

خدائے بزرگ و برتر کا خلیفہ وہی ہو سکتا ہے جو خدائی اوصاف و کمالات اپنے اندر سموئے ہوئے ہو۔ ان سے متاثر ہو اور پوری طرح اس کا اطاعت شعار ہو کر اس کی مرضیات پر عمل پیرا ہو

(اک قرآن)

خلیفہ وہ ہے جو کسی کارخاص میں کسی کا جانشین قائم مقام اور کارکن ہو۔

فرمان نبوی ہے علی اگر خدا نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا۔

مزید ملاحظہ ہو پیدائش: ۷ ۲

حالانکہ خدا کی کوئی شکل نہیں جسے مخلوق مفلوع ملاحظہ کر سکے اور وہ پہچان سکے اور اس کو ادراک کرسکے۔ اپنی صفائی کا نمونہ آدم (انسان) کو بنایا جو خدا کو دیکھنا چاہے

اس کے اوصاف و کمالات کا آئینہ میں ملاحظہ کرے اور یہ اس کی مخلوق میں یعنی خلیفہ و جانشین ہے جس طرح خدا کی ملکیت پوری کائنات اس کے احکامات کے نفاذ کے سلسلہ میں پوری کائنات کا حاکم ہے ملاحظہ ہو سورۃ جن ۲۲، سورۃ اعراف ۸۵، سورۃ احقاف ۵۲)

حضرت قبلہ سید محمد سبطین فرماتے ہیں، اللہ نے آدم کو اپنی صورت و صفات پر خلق کیا دو چیزیں سامنے آتی ہیں، صورت اور دوسری صفات تو سمجھ میں آتی ہیں لیکن صورت والی بات جلد سمجھ میں آنے والی نہیں، چیز کا کوئی مادی وجود ہی نہ ہو تو اسے کیونکر کسی کے مثل اور مشابہ قرار دیا جاسکتا ہے، خدا کا مادی وجودنہ ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ موجود ہی نہیں۔ خدا کی ہستی مادی وجود نہ رکھتے ہوئے بھی موجود اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اور یہی اس کی ہستی کا کمال ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ آخر وہ کون سا وجود ہے جس کا رسالت مآب نے ذکر فرمایا ہے۔ قرآن مجید میں جا بجا خدا کا ہاتھ، خدا کا کان، خدا کی زبان جیسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں

مزید (بخاری شریف ۲۳۔۱۷، ۴۷۲۱
۲۲،۳۶۲۱، ۰۵۳۱، ۸۴۲۱، ۰۶۲۲، ۱۶۲۲)

ہجرت کے دوران حضور اکرم غار ثور میں ٹھہرے،دشمن غار کے دہانے پر پہنچ گیا حضرت ابو بکر گھبرا گئے تو آپ نے اطمینان دلایا ”خدا ہمارے ساتھ ہے“ تاریخ اسلام ،ع۱ ، ص ۶۴

از علامہ معین الدین بروی)، آخر یہ کونسا وجود ہے کون سے اور کیسے اعضاءہیں جو نہ ہوتے ہوئے بھی ہوتے ہیں، درحقیقت یہ اس کی قوت کا صلہ ہے جو ہر فصل کی نگران ہے بھلائی، اس کی جانب پھر جاتی ہے اور برائی کے لیے بدلہ مخصوص ہے۔

ایجاد کائنات کے اعتبار سے خداوند عالم کی تین صفات ہیں

اول صفت ابداع، جس کے معنی ہیں نیست سے ہست کرنا

دوم خلق، مادہ موجود ہے اس سے کوئی چیز تخلیق کرنا اور ان کے خواص و آثار مخصوص و محفوظ کرنا، سو، تدبیر یعنی کائنات عالم میں تصرف کرنا اور اپنے ارادے کے مطابق ان کی حالت بدلنا

(حجۃ اللہ البالغہ)

ادھر آدم کو تسخیر کائنات کا حکم دیا ہے (اعراف ۴۵) اور اپنے علم و عقل سے تصرف (البقرہ ۰۳) کا حکم بصورت ازن مراحمت فرمایا ۔ یوں سمجھیے کہ انواع عالم (جس میں مخلوق اول بھی شامل ہے) کو محکوم کر دیا۔ ان پر اختیار رکھنے کی قوت و صلاحیت عطا کر دی۔

تقاضائے قدرت ہے کہ تصرف استعداد مقدور بھر ہوتا ہے(۷،۵۶،۲۶،۲۴:۴،۲۸۶:۲) تصرف کے لیے تین کمالات کا اجماع لازم ہے

علم(۱)

قدرت (۲)

ارادہ قصد (۳)

قصد اور ارادہ علم کے بغیر ممکن نہیں۔اس لیے علم مقدوم و اول ہے ۔ تصرف کا انحصار اس پر ہے یہاں سورۃ بقر کی آیت نمبر ۰۳ کی تلاوت کا شرف دوبارہ حاصل فرمائیں تو حقیقت واضح ہو جائے گی، گویا خداوند عالم نے ”علم کو معیار خلافت الٰہیہ“ ٹھہرایا ہے کیونکہ علیم و خبیر کا خلیفہ بھی علیم و خبیر ہونا لازم ہے۔

سورۃ رحمٰن، ۴) تاکہ انواع عالم کو تصرف میں لائے،)
تصرف کا قصد اور قوت کا استعمال علم کے بغیر ممکن نہیں معلوم ہواآدم کو اپنے علم کا ایک حصہ عطا فرمایا اور یہ عطا ہی دوسری مخلوقات پر فضیلت کا موجب بنی۔ کسی کا خلیفہ وہی ہو سکتا ہے جو اس کی صفات سے متعف اور اس کے کمالات کا آئینہ ہو۔

(خلافت الٰہیہ ص:۱)

مفہوم یہ ہوا کہ آدم قوت عاقلہ اور قوت عاملہ کے امتزاج سے یا باطبع بادشاہ (پوری جمعیت کا بادشاہ سورۃ احقاف ۵۲، جن ۴۲، اعراف ۵۱) کی حیثیت اختیار کرلیتا ہے اور (پھر اپنی) جبلت یعنی خصلت کے اعتبار سے حکیم و مرشد مکمل ہوگا

جس طرح خدا حاکم ہے اور اس کی قدرت و حاکمیت کائنات پر محیط ہے اس طرح آدم قوت عاقلہ و عاملہ سے سرفراز کیا گیا تاکہ وہ اس کے احکام کو اسی کی مرضی و رضا کے مطابق نافذ کرے کیونکہ آدم عادات و صفات میں اس کے مشابہ ہے جس طرح وہ علیم ہے اسی طرح اس کا خلیفہ بھی علیم ہونا ضروری ہے۔

خداوند رب العالمین ہے۔ حی وقیوم ہے قادر مطلق ہے علیم بالذات ہے۔ بصیر بالذات ہے۔ حکیم بالذات ہے، حفیظ بالذات ہے اور اب خلیفہ کو بھی حی،قادر، علیم، سمیع، حکیم و حفیظ، شہید و غنی ہونا لازم ہے اور خداوند عالم جامع، جمیع صفات کمالیہ کا وہ خلیفہ ہے جو اس کی ذات سے متصف ہے اور اس کے کمالات کا مظہر ہے۔ مگر وہ چونکہ خالق ہے اور یہ مخلوق اور مخلوق واجب الوجود نہیں ہو سکتا

خلافت الٰہیہ ص

جب آدم علوم عطائیہ کا صرف بھلائی کی صورت میں کرتا ہے تو وہ(خدا) اس کے عمل قوت اور ارادہ میں غور کرتا ہے

(انبیاء۶۱، نور۱۱۵، ص ۷۲، الدھر ۳۶)

اور اسے اپنی عنایات کا نام دیتاہے

(فاتحہ ۳، بقر ۱۰۵، النساء۱۲۹)

کائنات محض ساکت و جامد یا بےکار پڑی رہنے والی شے نہیں بلکہ اسے استعمال کے لیے بنایا گیا ہے۔

(غدیات ۶۵)

اور آدم کو کل تصرفات کا ذریعہ و وسیلہ ٹھہرایا ہے (کشف المحجوب ص۵۰۳، ۰۳ ترجمہ پیر کرم شاہ) تاکہ وہ قادر مطلق کی موجودگی کا شاہد ہوسکے

(بقر ۷۱، النساء۱۴)

تو دوسری طرف اپنے فضل الاخلاق ہونے کا ثبوت فراہم کرسکے۔

اگر آدم کو اس جمعراتی مخلوق کا جانشین قرار دیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ

آدم اس کے برابر اورمشابہ ہے

دوم معاملات اسی مخلوق سے یا اس کے متعلق ہیں سوم فطرت و خصائل دونوں کے ایک سے ہیں

چہارم صرف اسی مخلوق کی اصلاح درکار تھی

پنجم جو علماءعلم و معرفت جو اسمائے مطابق و ظرف کے اعتبار سے برملا، اگر یہ مان لیا جائے تو آدم سجدہ کا استحقاق نہیں رکھتا۔

......

اس مضموں کی بنیاد سورہ البقر میں موجود فرمان ربانی: انی جاعل فی الارض خلیفہ ہے۔ انبیاءوصالیحین یہ ہی تو بتانے آئے ہیں۔

اے انسان تم کیا ہو اور تمہیں کرنا کیا ہے

اللہ کیا کرتا ہے اور اس کے خلیفہ کو کیا کرنا ہے۔ چند ایک مثالیں باطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔

اللہ بلا کسی تفریق و امتیاز سب کا ہے۔ انسان بھی بلا تفریق و امتیاز سب کا ہے۔

اللہ عادل ہے اس کا خلیفہ بھی کٹھن گزار اور ناخوشگوار حالات میں عدل کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ اس کے ہاں اپنا بندہ کا تصور تک نہیں ہوتا۔

اللہ زمین پر موجود ساری مخلوق کو رزق فراہم کرتا ہے۔ اس کا خلیفہ خود بھوکا رہ سکتا ہے لیکن اللہ کی مخوق کو بھوکا نہیں دیکھ سکتا۔ وہ اسے اپنے منہ کا لقمہ دے کر سکون محسوس کرتا ہے۔ اللہ کی مخوق کی بھوک مٹانے کی سوچتا اور مشقت اٹھاتا ہے اور اس میں ہی راحت محسوس کرتا ہے۔

اللہ اپنی ساری مخلوق کا خیرخواہ ہے یہ بھی اپنے اللہ کی ساری مخلوق کا خیرخواہ ہے۔

اللہ اپنی ساری مخلوق کا ذمہ دار ہے یہ بھی اپنے اللہ کی ساری مخلوق کا ذمہ دار ہے۔

اللہ اپنی ساری مخلوق کا برے وقت میں ساتھ دیتا ہے یہ بھی اپنے اللہ کی ساری مخلوق کے برے وقت میں ساتھ دے۔

اللہ رحم کرتا ہے اور یہ بھی رحم کرتا ہے۔

اللہ معاف کرنے ولا ہے۔ انسان تب ہی خلیفہ ہو سکتا ہے جب یہ معاف کرنے کو شعار بنائے۔

اللہ مخلوق کی غلطیوں اور کوتاہیوں پر درگزر کرتا ہے اور یہ بھی درگزر کی راہ پر چلتا ہے۔

اللہ کریم ہے یہ بھی لطف و کرم کی راہ پکڑتا ہے۔

اللہ سچا اور کھرا دوست ہے یہ بھی اس کی مخلوق سے کھری دوستی کرتا ہے۔

اللہ مظلوم تو ایک طرف' ظالم کی بھی خیر خواہی چاہتا ہے۔ اس کی ان گنت مثالیں موجود ہیں کہ اللہ نے ظالموں کی ہدایت اور مظلوم کی دادرسی کے لیے کتنے انبیاء اور صالحین زمین پر بھیجے۔ انسان کا بھی فرض ہے کہ وہ ظالم کو ظلم سے روکے اور مظلوم کے کام آئے۔

اللہ حکمت والا ہے لہذا اسے بھی حکمت سے کام لے کر مخلوق کی بگڑی کو سنوانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اللہ سب کا ہے یہ بھی سب کا ہے۔ سب میں‘ زمین پر موجود ساری مخلوق اور اشیاء ہیں۔ وہ کیا کرتی ہیں‘ کس طرح کرتی ہیں‘ کہاں اقامت رکھتی ہیں‘ کس طرح کی ہیں‘ اسے اس سے غرض نہیں‘ بس اسے اس کام سے مطلب ہے کہ اسے کیا کرنا ہے۔ اسے وہ ہی کرنا ہے جو اس کا اللہ کرتا ہے۔

وغیرہ وغیرہ

خلیفہ کو ہر حال اور ہر حالت میں‘ اپنے حاکم کی پیروی کرنا ہوتی ہے۔ اگر کہیں بھی‘ ادھر ادھر یا اپنی مرضی سے کچھ کر گزرتا ہے اور اسے اپنی غلطی کا احساس نہیں ہوتا یا وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں نے جو کیا درست کیا ہے۔ اسی طرح حاکم کے کیے کے برعکس کرتا ہے یا اس میں تبدیلی لاتا ہے تو وہ خلافت کے درجے سے گر جاتا ہے‘ یہاں تک کہ سچی توبہ کے دروازے پر آ کھڑا نہیں ہوتا۔

میں ناہیں سبھ توں کیا ہے‘ یہ ہی تو ہے۔ اس ذیل میں‘ میں نے کہیں عرض کیا تھا: فقرا کی زندگی کا پہلا اور آخری اصول ہوتا ہے۔ جو فقیر اس نظریے پر‘ فکری‘ قلبی اور عملی سطح پر قائم رہتا ہے‘ وہ ہی صالحین کی صف میں کھڑا ہوتا ہے۔ عموما بلکہ اکثر‘ اختلاف اس کی تعبیر و تشریح پر ہوتا ہے۔

کچھ کا کہنا ہے‘کہ یہ نظریہ‘ ترک دنیا کی طرف لے جاتا ہے۔ ترک دنیا کے رویے کو‘ کسی طرح مستحسن قرار نہیں دیا جا سکتا۔ دوسرے لفظوں میں‘ یہ ذمہ داریوں سے فرار کے

مترادف ہے۔

ایک طبقہ اسے الحاد کی طرف بڑھنے کا رستہ سمجھتا ہے۔

کچھ کہتے ہیں‘ اس کے نتیجہ میں‘ ایک سطح پر جا کر‘ خدائی کا دعوی سامنے آتا ہے۔

اس کے علاوہ بھی‘ اس نظریے کی تشریحات کی جاتی ہیں۔ جو اس ذیل میں تشریحات سامنے آتی ہیں‘ ان کا حقیقت سے‘ دور کا بھی تعلق واسطہ نہیں۔

عجز اور انکساری شخص کو بےوجود نہیں کرتی۔ اگر وہ بےوجود ہوتا ہے‘ تو دنیا‘ زندگی اور زندگی کے متعلقات سے‘ رشتہ ہی ختم ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف شخصی حاجات‘ اپنی جگہ پراستحقام رکھتی ہیں۔ پاخانہ اور پیشاب کی حاجت پر‘ کیسے قابو پایا جا سکتا ہے۔ سانس آئے گا‘ تو ہی زندگی کی سانسیں برقرار رہ پائیں گی۔ لہذا ذات کا تیاگ‘ ممکن ہی نہیں‘ بلکہ یہ فطری امر ہے۔ فطری امر سے انکار‘ سورج کو مغرب سے‘ طلوع کرنے کے مترادف ہے۔

میں ناہیں سبھ توں

درحقیقت انبیا کا طور ہے۔ نبی اپنی طرف سے‘ کچھ نہیں کرتا اور ناہی‘ اپنی مرضی کا کلمہ‘ منہ سے نکالتا ہے‘ کیوں کہ اس کا کہا‘ اور کیا‘ زندگی کا طور اور حوالہ ٹھہرتا ہے۔ نبی کا رستہ موجود ہوتا ہے‘ فقیر ہر حالت میں‘ اس رستے پر چلتا ہے۔ اس

رستے پر چلنا‘ اللہ کے حکم کی اطاعت کرنا ہے۔ جہاں اپنا حکم نافذ کرنے خواہش جاگتی ہے‘ وہاں شرک کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ گویا اللہ کے سوا‘ کسی اور کا بھی حکم چلتا ہے۔ شخصی حکم میں۔۔۔۔۔۔ توں نہیں سبھ میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ واضح طور موجود ہوتی ہے اور یہ ہی ناانصافی اور ظلم ہے۔ آدمی کوئی بھی‘ اور کسی بھی سطح کا ہو‘ اللہ کے قانون سے باہر جانے کا‘ استحقاق نہیں رکھتا۔ اللہ کے قانون کے معاملے میں استثنائی صورت موجود ہی نہیں ہوتی۔ استثنائی صورت نکالنا‘ شرک ہے۔

فقیر اللہ کے قانون کے معاملے میں‘ کیوں کیسے یا اس طور کی خرافات کے بارے میں‘ سوچنا بھی‘ جرم عظیم یا دوسرے لفطوں میں‘ گناہ کبیرہ سمجھتا ہے۔ جو اللہ نے کہہ دیا‘ وہی درست ہے‘ اس کے سوا‘ کچھ بھی درست نہیں۔

ہر تخلیق کار کو‘ اپنی تخلیق سے پیار ہوتا ہے۔ اللہ بھی اپنی مخلوق سے‘ بےگانہ اور لاتعلق نہیں۔ جو بھی‘ اس کی مخلوق سے پیار کرتا ہے‘ احسان کرتا ہے‘ اس کے لیے بہتری سوچتا ہے‘ انصاف کرتا ہے‘ گویا وہ اللہ کی محبت کا دم بھرتا ہے۔
فقیر‘ اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لیے‘ اللہ کی مخلوق پر احسان کرتا ہے۔ وہ اپنے منہ کا لقمہ‘ اللہ کی مخلوق کے‘ حوالے کرکے خوشی محسوس کرتا ہے۔ اللہ کی مخلوق کی سیری‘ دراصل اس کی اپنی سیری ہوتی ہے۔ مخلوق کی خیر اور بھلائی‘ اس کی زندگی کا اصول اور مشن ہوتا ہے۔

اپنا خیال رکھیے' کیا ہوا' یہ تو کھلی خودغرضی ہوئی۔

اس کے نزدیک

سب کا خیال رکھو' یہ سنت اللہ ہے' تمہارا خیال رکھنے کے لیے' اللہ ہی کافی ہے۔

فقیر یہاں بھی' میں ناہیں سبھ توں کو' اپلائی کرتا ہے۔ اسے کسی مادی شے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسے اللہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ سب' اپنی ذات کی نفی کے بغیر' ممکن نہیں۔ جب عقیدہ میں ناہیں سبھ توں' سے دوری اختیار کرے گا تو

اللہ پر ایمان سے دور ہو جائے گا۔

اپنی ذات کو مقدم رکھے گا۔

بانٹ میں خیانت کرے گا۔

وسائل پر قابض ہونے کو زندگی کا مقصد ٹھہرائے گا۔

درج بالا معروضات کے حوالہ سے' ذات کا تیاگ ممکن نہیں۔ یہ وتیرہ' اہل جاہ اور اہل ثروت کو کس طرح خوش آ سکتا ہے۔
حق اور انصاف کی باتیں اور اللہ کے حکم کے خلاف انجام پانے والے امور پر تنقید اور برآت' کسی بادشاہ یا اہل ثروت کو' کس طرح خوش آ سکتی ہے۔ صاف ظاہر ہے' ایسے لوگوں کو زہر پلایا جائے گا۔ بادشاہ یا اہل ثروت بھول جاتے ہیں' کہ میں ناہیں سب توں' کے حامل مر نہیں سکتے۔ دوسرا وہ پہلے ہی کب

ہوتے ہیں۔ موت تو ہونے کو آتی ہے۔ میں کو موت آتی ہے' تو کے لیے موت نہیں۔ میں مخلوق ہے' تو مخلوق نہیں۔

مذہبی تعلیمات میں تبدیلی کی بہت سی وجوہ رہی ہیں۔ وقت کے ساتھ ان میں رد و بدل ہوتا رہا ہے۔ اوروں کی کیا بات کرنی ہے' یہاں خود کلمہ گو ایک دوسرے کو کافر قرار دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ یہ ایک دوسرے کے لیے غیر ہو رہے ہیں۔ اللہ کی دوسری مخلوق کو چھوڑیے' یہ تو ایک دوسرے کے کام آنے سے گریز کرتے ہیں۔ خیر چھوڑیے ان باتوں کو' اصل مدعے کی طرف آتے ہیں۔

چار چیزیں ادیان کی تعلیمات میں رد و بدل کا سبب بنیں ورنہ مذہبی تعلیمات تو انسان کی خیرخواہی ہی چاہتی رہی ہیں۔

اول۔ لفظ ساکت نہیں ہیں اور ناہی ایک تلفظ اور معنویت پر قائم رہے ہیں۔ انہیں اس حوالہ سے قائم رکھنا ممکن ہی نہیں۔ بدیس کی بات الگ رہی' یہ تو اپنے ہی دیس میں معنویت اور اشکالی تبدیلیوں سے دوچار ہوتے رہتے ہیں۔ بعض اوقت اپنی ہی ولائت میں کچھ کا کچھ ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح لفظ گھڑنے کی رویت بھی لفظ کے ہم رکاب رہتی ہے۔

گلی بازار لفظوں کے استعمال میں کسی لسانیاتی اصول کی پابند نہیں رہی۔ زبان شخص کی انگلی پکڑتی ہے۔ بعد ازاں یہ ہی مستعمل لفظ ادبی زبان بن جاتے ہیں اور تحریری ریکارڈ میں آ جاتے ہیں۔ اسی حوالہ سے معنویت طے پاتی ہے۔ اس ذیل میں

چند ایک مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

چشمک عینک پہننے والی بچی کو لاڈ پیار سے بولتے ہیں

احوال' اوقات' اسامی کا واحد استعمال میں آگیا۔

گریب سے غریب' بےچارہ سے وچارہ' چارجر سے چارجل یا سیر سے سیل مہارت میں آگیے۔

کھڑا ہو جا سے کھلو جا' بہ معنی ٹھہر جا مستعل ہو گیا

سل باتیں سنانا نے صلواتیں سنانا کی شکل اختیار کر لی

ٹربلات' ممکنلٹی کس ملک کی انگریزی کے الفاظ ہیں۔

وٹران' سپوٹران' لےڈیاں' سی ٹیاں باطور جمع مستعمل ہیں۔

ارم اور ہند مونث استعمال میں ہیں جب کہ دونوں حضرت نوح ع کے پوتے تھے

اس نہج کی ان گنت مثالیں گلی اور ادب کی زبان میں موجود ہیں۔

دوئم۔ تشریحات و تعبیرات بھی کچھ کو کچھ بناتی آئی ہیں

سوئم۔ پیٹ ہمیشہ سے انسان کی پہلی اور آخری ترجیع رہا ہے۔ یہ پیٹ بھی کچھ کو کچھ بنانے میں اپنا ہاتھ دکھاتا آیا ہے۔ مذہبی مین اور چوری خور مورکھین حیضرات اس ذیل میں خصوصا پیش پیش رہے ہیں۔

چہارم- شاہ وقت اور اس کے چیلے چمٹے گماشتے کبھی تلوار اور کبھی چوری کے بل پر تبدیلیوں کے حوالہ سے من مانی کرتے آئے ہیں۔

کثرت پرستی

کثرت پرستی کی کئی صورتیں رہی ہیں۔ نظریہءتری مورتی زمانہءقدیم سے چلا آتا ہے جب کہ نظریہءتثلیث نے بعد از حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام جنم لیا۔

نظریہءتری مورتی

تری مورتی کا تصور ہندو مت میں بنیادی اہمیت کا حامل ہے یعنی یہ ہندؤوں کا عقیدہ تثلیث ہے۔ اس میں تین دوتا شامل ہیں:

١۔ برہما دیو کائنات کا دیوتا

٢۔ وشنو دیو نظم و نسق کا دیوتا پالنے والا دیوتا

٣۔ شیو دیو یعنی فنا کا دیوتا

اس کو مہادیو٬ کیلاش پتی٬ شنکر اور مہیش کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔

نظریہءتثلیث

مسیحیت میں تثلیث کا نظریہ بنیادی عقیدہ ہے، جس کا مطلب

ہے کہ خدا تین اقانیم کا مجموعہ ہے، جو خدا (باپ)، مسیح (بیٹا اور روح القدس پر مشتمل ہے۔ یہ تینوں الگ الگ ہیں مگر ایک دوسرے سے جدا بھی نہیں، باپ خدا ہے، بیٹا خدا ہے اور روح القدس بھی خدا ہے، مگر یہ تین نہیں بلکہ ایک خدا ہے۔

اسلام میں اس عقیدہ کو قرآن و حدیث میں شرک قرار دیا گیا ہے۔ اسلام کے مطابق خدا صرف ایک ہی ہے، جو اللہ ہے، اس کا کوئی بیٹا یا بیوی نہیں، نہ ہی اس کی کوئی روح ہے۔

انسان روبرو اور سامنے موجود پر یقین رکھنے کی خصلت رکھتا ہے اور یہ خصلت ہی کثرت پرستی کا سبب بنتی رہی ہے۔ جسے دیکھا ہی نہیں اس پر یقین کرنا ایسی آسان بات نہیں۔ تاریخ میں کہی باتیں چوں کہ اس نے کہی ہوتی ہیں اس لیے ان پر یقین کر لینے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا۔ اب ان کی تعبیر و تشریح بھی مختلف انداز سے ہوتی رہی ہے۔ یہ تشریح و تعبیر کا عمل بھی کثرت پرستی کا باعث رہی ہے۔

اللہ کی ذات گرامی ان حد اور گنتی سے بالا صفات کی حامل ہے۔ ان صفات کو تجسیم دے دی گئی۔ تری مورتی اس کی واضح مثال موجود ہے۔ نظریہءتثلیث بھی تقسیم کی ایک دوسری شکل موجود ہے۔ جس میں ایک کو تین میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ کثرت پرستی کی اس کے علاوہ بھی کئی وجوہ رہی ہیں۔ مثلا

دنیا میں اچھے لوگ بھی آتے رہے ہیں۔ جنہیں عزت اور احترام دیا جاتا رہا۔ کچھ ان کے قول وافعال کے مخالف رہے ہیں۔ آتے

وقتوں میں ہر کے لیے الگ الگ نظریات قائم ہوئے اور پھر انہیں تجسیم دے دی گئی۔

زمین پر کمال کے فن کار ہو گزرے ہیں۔ وہ یا ان کا فن تحسین کا سبب رہا ہے۔ یہ تحسین بعد ازاں پوجا کی صورت اختیار کر گئی۔

کمال کے یدھا پیدا ہوتے رہے ہیں۔ ان کی شجاعت اور خوف زندگی اور اس کی نفسیات پر محیط رہی ہے۔ ان کے مجسمے بنائے گئے۔ وقت گزرنے یا رواں وقت میں ہی' ان کا احترام پوجا میں بدل گیا۔

مظاہر فطرت جو فائدہ یا نقصان کا سبب بنتے ہیں ان کے لیے محبت یا نفرت نے دیوتائی روپ اختیار کیا یا روپ دے دیا گیا۔

انسان زبردست کہانی کار رہا ہے۔ کہانیوں کے یہ خیالی کردار انسانی حیات میں دخیل رہے ہیں۔ انہیں تجسیم دی جاتی رہی ہے۔

جادوگروں اور شعبدہ بازوں کا بھی انسانی زندگی میں بڑا عمل دخل رہا ہے۔ یہ بھی انسان کو نفسیاتی طور پر انسانوں کو اپنے قریب کرتے آئے ہیں اور آتے وقتوں میں انسان کی ان کے سامنے جبین جھکی ہے۔

سچے لوگ اپنی زندگی میں صرف اور صرف اللہ کی پوجا کا درس دیتے آئے ہیں لیکن ان کی موت کے بعد ان کا احترام پوجا

کی صورت اختیار کرتا آیا ہے۔

غرض ایسی بہت سی وجوہ کثرت پرستی کا سبب بنتی آئی ہیں۔ بعض کے باطن میں وحدت کا درس بھی موجود ہوتا ہے۔ اب مجھے یاد نہیں کون سا ڈراما تھا جس میں کسی بری شخصیت کو بردان دینے پر ایک سوالیے کے جواب میں برہما نے کہا: میں ودھی کے ودھان سے مجبور ہو۔ گویا

برہما خود مختار نہیں بل کہ وہ کسی اور کے حکم کے تابع ہے۔

بردان کی قوت اس کی ذاتی نہیں بل کہ عطائی ہے۔ ذاتی ہونے کی صورت میں وہ مجبور نہ ہوتا۔

بالا قوت کوئی اور ہے۔

دیوتاؤں کی پوجا پاٹ کا رجحان

دیوتاؤں کی پوجا پاٹ کا رجحان نیا نہیں عرصہ دراز سے چلا آتا ہے۔ باطور نمونہ چند ایک دیوتاؤں کا تعارف اور کچھ معلومات درج خدمات ہیں:

آریائی تصور

آریا ایک معبود پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ ان کے بےانتہا دیوتا اور دیویاں تھیں جن کی وہ پوجا کرتے تھے۔ گو پوجا کا طریقہ ابتدا میں سادہ تھا، منتروں کا پڑھنا، دیوتا پر سوم رس چڑھانا اور قربانی کرنا عبادت تھیں۔ اکثر محققین کا خیال ہے کہ اس

وقت نہ مندر تھے نہ اصنام پرستی

وہ آبا و اجداد کی روحوں کو پوجتے تھے۔

مناظر فطرت کی پوجا کرتے تھے اور انہیں دیوتا قرار دے کر ان کو مختلف ناموں سے یاد کرتے، ان سے مرادیں مانگا کرتے تھے۔

بعض حیوان بھی مقدس تھے، اس طرح پہاڑ دریا بھی مقدس سمجھے جاتے تھے۔

کبھی کبھی وہ وحدانیت کی طرف متوجہ ہوجاتے تھے۔

الغرض یہ بتانا مشکل ہے کہ معبود کے متعلق ان کا کیا عقیدہ تھا اور ان کی تعداد کیا تھی۔ چند دیوی دیوتاؤں کا نام کثرت سے رگ وید میں آیا ہے۔

تمام دیوتاؤں میں اندرا

کو زیادہ قوی خیال کرتے تھے۔ دیومالا کے مطابق وہ ایک مثالی جنگو تھا

دیاؤس

(Dyaus) اور (Prithuis)

نے زوجین کا رشتہ پیدا کر دیا تھا اور یہ عقیدہ قائم کر لیا تھا کہ اختلاط سے تمام مخلوق پیدا ہوئی ہے۔ بعد میں ان کی عظمت

کم کردی گئی اور دارونا یعنی فلک محیط اور اندرا یعنی کڑک بارش و جنگ اور مترا یعنی آفتاب یا نور کو ان پر فوقیت دے دی گئی۔

(Asura) ورانا جس کا لقب اسور نگران یا محافظ

قدیم آریائی دیوتا خدائے سماوات (Dowa) دیوا

دوسرے اہم دیوتا

خدائے گیتی، یعنی برق دیوتا Varta

خدائے گیتی، یعنی برق دیوتا

آگ کی دیوی (Agni) اگنی

کڑک دیوتا (indra) اندر

ہوا کا دیوتا (Vayu) دایو

وبا و طوفان (Rudra) رودرا

سپید و صبح (Usha) اوشا

سورج (Surya) سوریا

بارش (Parjanya) پرجانیہ

مالک ممات (Yama) یما

چمک (Vivasvat) ودسوت

زندگی (Savitr or Savitar) ساوتر یا سوتیار
بخشنے والا

پوشن محافظ و رہنما (Pushan)

موسم کا دیوتا (Rbhu) ربھو

عبادت کا دیوتا (Brahmanaspati) برہمنپتی

روپ عطا کرنے والا دیوتا (Vishvarupa) وشوا روپا

صناعی کا دیوتا (Tvastar) توشتار

شفق صبح (Ashvin) اشوین

طوفان و وبا (Maruta) ماروتا

شادی کا دیوتا (Aryaman) اریامن

فصاحت و روانی کی دیوی (*Sarasvati*) سرسوستی

ساز و ترنم کا دیوتا (*Gandharva*) گندھروا

ازل کی دیوی (*Adti*) آدیتی

یونانی تصور

اِبتدائے کائنات اور دیوتاؤں کا جنم

اساطیر کے مُطابق، کائنات کی اِبتدا میں صرف سُنسان تاریکی تھی اور اِس بے وُقعتی خالی پن میں صرف کاؤس تھا۔

اس میں خدائے واحد کے نظریئے کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔

اِس تاریکی میں گایا کا جنم ہوا جو ارض کی علامتی دیوی ہے۔ گایا کے ہمراہ دیگر ابتدائی دیوتا اور سماوی مخلوقات وجود میں آئے جن میں ایروس (پیار کا علامتی دیوتا)، اربوس (اندھیرے کا علامتی دیوتا) اور طرطروس (اتھاہ خلیج یا گہری کھائی) شامل تھے۔

گایا نے اپنے تئیں ایروس اور اربوس کے سنگ ایک اور نر دیوتا کو تخلیق کیا؛ اِس دیوتا کا نام یورینس تھا اور یہ آسمانوں کا حاکم دیوتا ہوا۔ بعد ازں، گایا نے یورینس سے مِلاپ کے ذریعے دیگر دیوتاؤں کو جنم دیا۔ دیوتاؤں کی اِس اگلی پیڑھی کو

تیتانی دیوتا کہا جاتا ہے۔

تیتانی دیوتا

گایا اور یورینس کے مِلاپ سے پیدا ہونے والے دیوتاؤں کو ”تیتانی دیوتا“ کہتے ہیں۔ اِن میں چھے نر دیوتا (کوئیوس، کریئس، کرونس، ہائپریون، یاپطوس، اوکیانس) اور چھے مادہ دیویاں (نیموسینی، فیبی، ریہہ، تھیہ، تھیمس، تتیس) شامل ہیں۔

کرونس کی پیدائش کے بعد گایا اور یورینس نے یہ عہد کر لیا کہ اِن کے بعد کوئی تیتان پیدا نہ ہوگا۔

گایا اور یورینس کے بعد، دیگر اور بچے بھی پیدا ہوئے لیکن یہ اتنے بدصورت تھے کہ یورینس نے اِنہیں واپس گایا کی کوکھ میں ٹھونسنا شروع کر دیا۔ گایا نے بےحد تکلیف میں اِنہیں جَن تو لیا لیکن یورینس نے اِنہیں طرطروس کی گہری کھائی میں دکھیل دیا جہاں یہ ابد کی قید میں زندگی بَسر کرتے رہے۔

اِن لعنتی سپُوتوں میں یک چشم سائکلاپس اور صدبازو ہکاتونکائر شامل ہیں۔ اپنی ماں پر اِس قدر ظُلم ہوتا دیکھ کرونس طیش میں آ گیا اور اِس نے گایا کے کہنے پر اپنے باپ کا لِنگم خط کر دیا اور یُوں اپنے لیے آسمانی تخت بھی سَر کر لیا۔

درد کی کیفیت میں یورینس نے کرونس کو یہ لعنت دی کہ اِس کی اپنی اولاد میں سے ایک اِس کو بھسم کردے گا۔ کرونس نے

اپنی بہن ریہہ سے شادی کر لی اور اپنے باپ کی اِس پیشی گوئی پر عمل کرتے ہوئے اپنے ہر نومولود بچے کو کھاتا رہا۔ کرونس اور ریہہ کے اِن بچوں کو اولمپوی دیوتا کہتے ہیں۔

اولمپوی دیوتا

باپ اور بیٹے میں یہ تکراریں یونانی اساطیر میں ایک اہم کِردار نبھاتی ہیں۔ جہاں کرونس اپنے باپ کو ہٹا کر آسمانی تخت پر قابض ہو گیا تھا، وہیں اِس کا بیٹا زیوس بعد از کرونس کو ہٹا کر آسمانی ریاست پر تخت نشیں ہوا۔ کرونس کے ہاں جو بچہ بھی پیدا ہوتا، وہ اُسے کھا جاتا تھا۔ اِس کے ریہہ کے ساتھ چھے بچے تھے جن کو ”اولمپوی دیوتا“ کہتے ہیں؛ اِن میں تین نر دیوتا (پوسائڈن، ہادس اور زیوس) اور تین مادہ دیویاں (ہیسٹیہ، ڈیمیٹر اور ہیرہ) شامل ہیں۔

زیوس کی پیدائش کے وقت ریہہ نے اپنے اِس بیٹے کو ایک غار میں چھپا کر کرونس کو کپڑے میں لپٹا پتھر کھِلا دیا۔ زیوس جب بڑا ہوا تو اِس نے اپنے باپ کو ایک عقِیق دِوا پلا دی جس سے وہ اُلٹیاں کرنے لگا اور اِس کی قَے میں اِس کے باقی بچے آ نکلے۔ اِن پانچ بہن بھائیوں نے زیوس کے ساتھ مل کر اپنے باپ سے بدلہ لیا اور تیتانی دیوتاؤں پر دھاوا بول دیا۔

زیوس دیوتا

اولمپیا میں بنایا گیا جیوپیٹر یا زیوس دیوتا کا مجسمہ خالص

سونے اور ہاتھی دانت سے بنایا گیا تھا۔ اسے ایک یونانی مجسمہ ساز فیڈیس نے پانچویں صدی قبل مسیح میں بنایا تھا۔ آج اس مجسمہ کے آثار کچھ تاریخی سکوں پر تصویروں کی صورت میں دیکھے جا سکتے ہیں جبکہ اصل مجسمہ پراسرار طور پر بنا کوئی ثبوت چھوڑے غائب ہو چکا ہے۔

تیتانی دیوتاؤں کے خلاف آئندہ جنگ میں لڑنے کے لیے زیوس طرطروس کی گہرایوں میں اُتر آیا اور یورینس کے بھُولے سپُوتوں، یعنی سائکلاپس اور ہکاتونکائر، کو آزاد کرا کر اِن کے ہمراہ تھیسیلی کے میدان میں جنگی کارروائی پر نِکل پڑا۔ اِس جنگ میں، زیوس اور اِس کے ساتھیوں نے اپنا ڈیرہ کوہِ اولمپس پر ڈالا؛ یہ ہی وجہ ہے کہ اِنہیں اولمپوی دیوتا کہا جاتا ہے۔

جب کرونس نے تیتانوں کو جنگ میں ہارتے ہوئے پایا تو اِس نے طرطروس سے طائفون نامی دَرِندَے کو طلب کیا۔ اولمپوی دیوتاؤں نے اِس دَرِندَے کا قہر دیکھ کر واپس بھاگ جانا مناسب سمجھا لیکن زیوس نے میدان نہیں چوڑا۔ آخر کار اولمپوی دیوتا جنگ جیت گئے اور زیوس نے کرونس سمیت تیتانی دیوتاؤں کو طرطروس کی گہرایوں میں قید کر دیا۔ تیتانوں کی شِکست کے بعد زیوس نے آسمانی تخت سمبھال لیا اور سب دیوتاؤں کا بادشاہ بن کر کوہِ اولمپس سے راج کیا۔

اپالو دیوتا رہوڈس

اپالو دیوتا (رہوڈس) کا مجسمہ چیرس نامی ایک مجسمہ ساز کی تخلیق یہ مجسمہ تقریبا ایک سو پچاس فٹ بلند تھا۔ یہ مجسمہ دو سو چوبیس قبل مسیح میں ایک زلزلے کی نذر ہو گیا۔

اس تناظر میں شیطان خصلت، فرشتہ صفت، دیوتا سمان مرکبات گلی کوچے کی بول چال میں مہارت رکھتے ہیں۔

یہاں کچھ مذہبی مماثلتیں پیش خدمت ہیں تا کہ مذاہب میں موجود ہم آہنگی کا اندازہ ہو سکے۔

مذاہب میں توحید کا تصور

اسلام میں خدا کا تصور

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کہہ دو وہ اللہ ایک ہے۔

اَللّٰـهُ الصَّمَدُ اللہ بے نیاز ہے۔

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ

نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّـهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

اور اس کے برابر کا کوئی نہیں ہے۔

سورہ اخلاص

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

کہو میں لوگوں کےرب کی پناہ چاہتا ہوں

مَلِكِ النَّاس

لوگوں کے شہنشاہ کی

اِلٰهِ النَّاسِ

لوگوں کا معبود

سورہ النَّاس

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ○ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۖ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

اے لوگو!

عبادت کرو اپنے رب کی جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم بچ جاؤ(اس کے عذاب سے). جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی اتار کر اس سے پھل پیدا کر کے تمہیں روزی دی،

البقرہ: 21-22

وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

اور تمہارا الہ تو ایک الہ ہے جس کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں،

وہ بہت رحم کرنے والا اور بڑا مہربان ہے

البقرہ: 163

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى

ترجمہ۔ایک اللہ کے سواکوئی معبود نہیں اور اس کے بہت سے اچھے نام ہیں ۔

قرآن سورہ طہ8

مذہب زرتشت میں خدا کا تصور

مذہب زرتشت کی رو سے دنیا میں دو طاقتیں کارفرما ہیں۔ ایک نیکی کی جس کا نام اہرمزد یا ارمزد ہے اور دوسری برائی کی جس کا نام اہرمن ہے۔

اول الذکر طاقت، سورج، چاند، ستارے، ہوا، بارش اور کائنات کی ہر چیز کے پیچھے سرگرم عمل ہے اور بقائے حیات کے لیے ضروری ہے۔

ثانی الذکر جھوٹ اور فریب کی علم بردار طاقت ہے اور نسل انسانی کو ہلاکت کے گڑھے میں دھکیلنے کے درپے رہتی ہے۔

ہندو مت میں خدا کا تصور

بہت سے ہندو مفکروں‘ فلسفیوں اور بھکشوں نے پوری کائنات پر ایک خدائے واحد (بھگوان ‘ ایشور‘ پرماتما) محیط ہونے کا تصور بھی پیش کیا ہے

ایکم برہم دویتا ناستح ،نیتہنا ناستح کنچن

رگ وید جلد ۸ سلوک ۱

ترجمہ

ایک ہی ایشور ہے جس کی عبادت اور پرستش کی جائے جو ایک الہ ہے مالک ہے اس کے سوا کوئی پوجا کے عبادت کے لائق نہیں ہے،نہیں ہے نہیں ہے اور کبھی نہیں ہے

اوم بھوبھواح ۔۔سوح دت ۔سروے برورے نیم بھرو دے وش شدھی مہدی دھویونہا پر چودیات ۔

اے برہمان کی رچنا کرنے والے سب سے عظیم خدا(ایشور تو میرا صحیح مارگ دوشن کر ایسا مارگدرشن کہ میں جنت کی طرف آجاؤں اور گھمنڈ کپٹ ،چھل ان چیزوں سے مجھے دور رکھ ۔اے ایشور میں تیری پراتھنا اور تیری ارچنا اور تیرا اچرن کرتا ہوں ۔

رگ وید 3-62-10

شانتا کارم ۔۔بھوچک سینم ،پدم نابھم ،سریشٹم ،وشوا دھارم
،گگن شدشم ،میگھ ورنم ،سیھا نگم ،لکچھمی کا نتم ،کمل نینم
،یوگ ودیانگ میم۔

ہے ایشور تو نے اس برہمان کی رچنا کی ۔تو بڑا ہی شانت سو
بھاؤ کا ہے۔

ہے ایشور تو بڑا شتیلتا اور شالیں مزاج کا ہے ۔

ہے ایشور تیرا بڑے سورگ پر اور بڑے آسمان پر تیرا
وراجمن

(عرش)ہے ۔

تو نے اس برہمانڈ (کائنات)کو بنایا اور ایک زبر دست گگن
(آسمان)بنایا جو بغیر کسی سہارے کے ہے ۔اورتو ہی اس
آسمان سے پانی برساتا ہے ۔

بس ہے ایشور تو ایک ایسی شخصیت ایسے گرو کو بھیج جو
وہ بھی شانت اور شالیں مزاج کا ہو جس کی آنکھیں بہت
خوبصورت اور نازک ہوں ۔

ہے ایشور ایسے اچاریہ اور گرو مہارشی کو بھیج جو لوگوں
کو صحیح آچرن کرے لوگو کا صحیح مارگ درشن کرے اور
لوگو کو صحیح راستے پر لے آئے۔

رگ وید /سرو دیو پوجنم /ادھیائے ۲ شلوک ۴

رگ ویدمنترا نمبر /۵۷/شلوک ۷

مہارشی وید ویاس جی سرو دیوپوجنم میں لکھتے ہیں

منگلم ،بھگوانم ،وشنوح منگلم ،پنڈھری کاچھو،منگلائے تنوہری
، منگلم ،بھگوانم وشنو منگلم ،پنڈھری منگلائے تنوہری منگلم ،

جس نے سارے سنسار کو بنایا ۔اس سنسار کا پیدا کرنے والا
وشنو ،اپنے اندر اور ارجیت کرنے والا اس دنیا کی حفاظت
کرنے والا وہ ایک مہان ایشور ہے جو سبحان ہے اور وہ ذات
پاک ہے ۔

سورہ فاتحہ کے معنی کی مماثلت رکھنے والا ایک اور شلوک
جویجروید سے ہے جو سدھارک گروکل بھجر روہتک کے وید
پردیش خصوصی نمبر ۱۰ ،مارچ ۱۹۶۱ء میں دیئے گئے
سوامی وید ویویکا آنندجی کے ہندی ترجمہ صفحہ ۵۱ سے
اردوکیا گیا ہے۔

اے سراپا علم،سب کو روشن کرنے والے پرمیشور ہم کو ہدایت
اور مغفرت کے لئے صراط مستقیم سے لے چل،اے مسکھ داتا
پربھو ۔حاضر و ناظر مالک تو سب کے علوم،اعمال افکار اور
معاملات سے واقف ہے۔ہم سے ٹیڑھ،گمراہی اور گناہ کو دور کر
ہم تجھے ہی بندگی اور حمد پیش کرتے ہیں۔

یجروید ۔۴۰۔۱۶

توحید کا ذکر رگ وید سے

عالم کا مالک ایک ہی ہے۔

رگ وید ۔3-121-10

ہم سب سے آگے کے خدا کی ہی عبادت کرتے ہیں۔

رگ وید ۔1-1-1

وہ جو ایک الہ ہے ۔رشی اسے بہت سے نام سے یاد کرتے ہیں وہ اسی اگنی یم اور ماترشون کہہ کر پکارتے ہیں ۔

رگ وید ۔46-164-1

وہ تمام جاندار اور بے جان دنیا کا بڑی شان و شوکت کے ساتھ اکیلا حکمراں ہے وہ انسانوں اور جانوروں کا رب ہے (اسے چھوڑ کر)ہم کس خدا کی حمد کرتے ہیں اور نذرانے چڑھاتے ہیں ؟

رگ وید ۔3-2-1

اسی سے آسمانوں میں مضبوطی اور زمین میں استحکام ہے اسی کی وجہہ سے اجالوں کی بادشاہت ہے اور آسمان محراب کی شکل میں ٹکا ہوا ہے ۔فضا کی پیمانے بھی اسی کے لئے ہیں (اسے چھوڑکر ہم)کس خدا کی حمد و ثنا کرتے ہیں؟ اور نذرانے چڑھاتے ہیں ۔

گ وید ۔5-2-1

وہ ایک ہی ہے اسی کی عبادت کرو۔

رگ وید ۔16-4-3

ایشور ہی اول ہے اور تمام مخلوقات کا اکیلا مالک ہے وہ زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے اسے چھوڑ کر تم کون سے ماچ دینڈی سنسد۔ (رگ *خدا کو پوج رہے ہورگ وید 1-12-10 (وید ۔1-1-8

تمام تعریفیں اس اکیلے کے لئے ہیں اس اکیلے کی ہی عبادت کرو۔

یا اک مشتہی

ایک ایشور کی طرف آؤ ،ایشور نراکار ہے ،اجنما ہے ،سروشکتی مان ہے ۔

رگ وید 27-5-45

صرف ایک خدا ہے پوجو اس اکیلے کو۔

رگ وید ۔16-45-6

چند شلوکوں کے تراجم

اے اگنی (خدائے واحد)تم ہی نیکیوں کی دلی تمنائیں پوری کرنے والے اندر ہو اور صرف تم ہی عبادت کے قابل ہو ۔تم ہی

بہت لوگوں کے قابل تعریف وشنو ہو تم برہما اور تم ہی برہنپسپتی سردار آریم ہو۔

رگ وید 3-1-2

اے اگنی (خدائے واحد)تم وعدہ پورا کرنے والے راجا ورن ہو ۔تم قابل تعریف متر ہو ۔تم حقیقی سردار آریم ہو۔

رگ وید ۔4-1-2

اے اگنی (خدائے واحد)تم ردر ہو ،تم پسشا ہو۔آسمانی دنیا کے محافظ شنکر ہو۔تم ریگستانی امت کی طاقت کاذریعہ ہو ۔تم رزق دینے والے مجسم نور ہو ۔ہوا کی طرح ہر جگہ موجود نفع بخشنے والے اور عبادت گزارکے محافظ ہو

رگ وید 6-1-2

اے اگنی (خدائے واحد)تم ہی دولت دینے والے سویتا ہو ۔تم وایوہوا اور عبادت کرنے والے کے محافظ ہو۔

رگ وید ۔7-1-2

اے اگنی (خدائے واحد)تم سب سے اول ہ ۔تم بھارتی نیکوں کا خزانہ ہو تم اڑا ہو اور تم ہی سرسوتی ہو۔

رگ وید 11-1-2

ویدیہ بھی صاف صاف بیان کرتے ہیں کہ ان تمام صفاتی ناموں

سے دانشور لوگ ایک خدا کو پکارتے ہیں۔

اندر،متروورن ،اگنی ،گرویم ،وایو ،ماتر یشواوغیرہ)ایک ہی طاقت کے مختلف نام ہیں اہل بصیرت اور اہل علم نے ایشور کو صفات کی بنیاد پر مختلف ناموں سے پکارا ہے ۔

رگ وید -5-114-10

ائے مالک تیرے جیسا کوئی دوسرا ہے نہ تو اس دنیا میں ہے اور نہ ہی زمین پر ہوا ہے اور نہ ہوگا ۔

رگ وید ٗمنڈل 7249سوکت 32منتر23

ائے اللہ آپ کے علاوہ تمام مخلوقات کو کوئی اپنے اختیار میں نہیں کرسکتا ۔

رگ وید ٗمنڈل249۱۰سوکت۱ ۱۲ منتر۱۰

ائے مالک آپ ہی عبادت کے لائق ہیں ٗآپ کے جیسا کوئی نہیں۔

رگ وید ٗمنڈل249۱۰سوکت۱۱۰ منتر۳

وہی زمین و آسمان کا خالق ہے اس مالک کی ہم اہتمام سے عبادت کرتے ہیں۔

رگ وید ٗمنڈل249۱۰سوکت۱ ۱۲ منتر۱

اس تمام کائنات کا بادشاہ ایک ہی ہے۔

رگ وید ‘منڈل249۶سوکت۳۶ منتر۴

دنیا کا خالق ‘مشرق ‘مغرب ‘اوپر نیچے سب جگہ ہے۔

رگ وید ‘منڈل249۱۰سوکت۳۶ منتر۱۴

نہ زمین اور آسمان اس خدا کے محیط ہونے کی حد کو پاسکتے ہیں نہ آسمان کے کرُے۔نہ آسمان سے برسنے والا مینہ اس خدا کے سوا کوئی اور دوسرا اس کی خلقت پر قدرت نہیں رکھ سکتا۔

رگ وید ‘منڈل249۱سوکت۵۲ منتر۱۴

ایشور ہی روحانی اور جسمانی طاقتیں عطا کرنے والا ہے ۔اور اسی کی عبادت تمام دیوتا (فرشتے کیا کرتے ہیں)اس ایشور کی خوشی ہمیشہ کی زندگی عطاکرنے والی ہے اور موت کا خاتمہ کرنے والی ہے ۔اس ایشور کو چھوڑ کر تم کس دیوتا کی عبادت کر رہے ہو۔

رگ وید -2-121-10

توحید کا ذکر اتھر وا وید میں

دیومہا آسی۔واقعی سب سے بڑا ایک ایشور ہی (خدائے برتر)ہے ۔

خدا بہت مہمان ہے

اتھروا وید .3-58-20

وہ ایک ہی بہترین پرستش کے لائق ہے۔

اتھروا وید 14-52-1

ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

وہ خدا ایک ہے وہ سچ مچ ایک ہے۔

اتھروید کانڈ۱۳ 249سوکت۴ منتر۱۲

وہ اللہ اسسے بالاتر ہے کہ اس کو موت آئے بلکہ وہ امرت کے تصور سے بھی بالاتر ہے۔

اتھروید کانڈ۱۳ 249سوکت۴ منتر۴۶

ترجمہ .حق نے ہی زمین و آسمان اور چاند وسورج کو تخلیق دیاتھروید کانڈ۱۴ 249سوکت۱ منتر۱

ایکم ایوم او دوتم .

وہ ایک ہی کسی دوسرے کی شرکت کے بغیر ہے

چھندو گیا اپنشد .1-2-6

اس کائنات کی چیزوں میں جو کچھ بھی حرکت ہے وہ سب اس حاکم ،قدرت رکھنے والے کی مرضی سے ہے۔

یجرو ید .ادھیائے ۴۰. منتر۱

(ائے مالک)

تیرے جیسا نہ کوئی دونوں عالم میں ہے اور نہ زمین کے ذرات میں اور نہ تیرے جیسا کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہوگا۔

یجرو ید۔ادھیائے ۲۷۔ منتر۳۶

یہ پوری کائنات اس اللہ کے حجم سے چل رہی ہے

یجرو ید ۔ادھیائے ۴۰۔ منتر۱

وہ ایک ہے، ا س کی ہی عبادت کرو۔

(رگ وید 16: 45:16)

وہ تمام جاندار اور بےجان دنیا کا بڑی شان و شوکت کے ساتھ اکیلا حکمراں ہے، وہی تمام انسانوں اور جانوروں کا رب ہے اسے چھوڑ کر ہم کس خدا کی حمد کرتے ہیں اور نذرانے چڑھاتے ہیں

(رگ وید۔ 46:16: 1)

توحید اور بھگوت گیتا

یومام اجم آنا دم چہ ۔ویتی لوکہ مہیشورم ۔

اسمو ڈھح سہ مریشو سروہ پاپیئح پدم چیتے ۔

اے انسانوں اپنے ایشور کو پہچانوں کیونکہ وہ ایک ایشور تمہارا پیدا کرنے والا ہے اس ایشور نے تمہیں ہوا (وایو)دیا ۔

اگنی دیا،دھرتی دیا ،آسمان دیا ،جل دیا ،تم اپنے ایشور کو پہچانو جس نے تمہیں اتنے انعامات دیئے۔

اے انسانوں

اگر تم مجھے نہیں پہچانو گے تو بہت بڑی گمراہی میں ہونگے

بھگوت گیتا ادھیائے 3-10

آئ‌ی‌ے خدا ک‌ی عبادت اور اس ک‌ی بے شمار،بے انتہا اورشاندارصفات کا ذکر کری‌ں ک‌ی‌ونکہ وہ ہ‌ی اس دن‌ی‌ا م‌ی‌ں ہر چ‌ی‌ز ک‌ی بن‌ی‌اد ہے،وہ بطور خالق ہر جگہ اور ہر وقت موجود ہے اور صرف وہ ہ‌ی عبادت کے لائق ہے۔وہ ہم‌ی‌شہ سے قائم ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔

وہ دلوں ک‌ی ناپاک‌ی‌اں اور غفلت‌ی‌ں دور کرتا ہے اورانسان‌ی عقل ودانش کو فروغ د‌ی‌تا ہے۔

گ‌ی‌اتری مانترا، ‌ی‌اجوروی‌ڈا

اپنشدوں میں آیا ہے

ایکم برہم دوتیم ناستی نہنا ناستی کنچن۔

یعنی وہ ایشور(خدا) ایک ہے اس کے سوا دوسرا نہیں ہے ۔ یہاں تو اس کے سوا کچھ ہے ہی نہیں یعنی دنیا کی ہستی جب تک خدا کی قدرت سنبھال رہی ہے تب تک ہی ہے اگر اللہ کو منظور نہ ہو تو دنیا کا وجود ہی نہ رہے گا۔

جس کو کوئی بھی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا لیکن جو آنکھ سے اپنے امور کو دیکھتا ہے تو اسی کو برہم جان۔

قرآن میں ارشاد ہے

"کوئی آنکھ اس کو نہیں دیکھ سکتی اور آنکھوں کو دیکھتا ہے۔"

لاتدرک الابصار و ھو یدرک الابصار

قرآن میں ارشاد ہے کہ

تو ہم کو سیدھے راستے پر چلا۔

رگ وید میں بھی کہا گیا ہے

ہے پر کاشک پرمیشور ہمیں سندر(اچھے) راستے پر لے چلو۔

کہو ! اللہ ایک ہے ، اللہ بے نیاز ہے ، سب اسی کی پناہ میں ہیں ، نہ اس کا کوئی بیٹا ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

پرمیشور(خدا) ایک ہے تمام حیوانات پر محیط ، تمام افعال کا مالک ، سب سے اعلیٰ ، ہر چیز پر گواہ ، ہر بات کا جاننے والا ہے وہ صفات سے منزہ ہے ۔

اللہ حق ہے

قرآن، سورۃالحج ۔ آیت نمبر 62

ویدانت میں کہا گیا ہے

"ستیم برہم" یعنی برہم (رحمٰن) حق ہے۔

جدھر تم منہ کرو گے ادھر ہی اللہ کا منہ ہے ۔

قرآن، سورۃالبقرہ۔ آیت 115

گیتا میں بھی کہا گیا ہے

"وشنو تو مکھم۔"

یعنی اس کے منہ سب طرف ہیں۔

قرآن میں بھی فرمایا ہے کہ

"کہو !میں تو صرف تمہاری طرح ایک انسان ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے ، سو تم سیدھے اسی کی طرف منہ کرو اور اسی سے استغفار بھی مانگو۔"

سورۃ حم السجدہ۔ آیت 6

ویدوں میں رب العالمین کا کلام (ایشور وانی) پر ایمان نہ رکھنا اور اس کے احکام نہ ماننا، ناستکتا ہے۔ ناستکتا کے معنی انکار کرنا ہے ۔

قرآن میں بھی کافر لفظ انہی معنوں میں مستعمل ہے ۔ کفر کے معنی انکار کرنا یا بھلا دینا ہے۔ اللہ کو یا پیغمبروں کو نہ ماننے

والوں کا قول ہے

جو تمہیں دے کر بھیجا گیا ہے (جو تم کہتے ہو) ہم اس کے انکار کرنے والے ہیں یعنی کافر ہیں

مسلمان کے معنی ہیں اللہ کا فرمانبردار۔ مفہوم یہ ہے کہ اللہ پر، اللہ کے کلام پر اور نبیوں پر جو ایمان لایا وہ مسلمان ہے۔

بالکل اس معنی کے مماثل سنسکرت ادب میں آستک لفظ کے معنی ہوتے ہیں۔

آستک کے معنی ہیں، ایشور(خدا) ایشور وانی(کلامِ خدا)اور سچے لوگوں پر ایمان رکھنے والا ہوتے ہیں۔

سنسکرت ادب میں رشیوں کے کلام کو "آگم پرمان" منقولی شہادت مانا گیا ہے۔ اسی طرح اسلامی ادب میں پیغمبروں کا کلام منقولی شہادت مانا گیا ہے۔

کافر کی ضد مسلمان ہے اور ناستک کی ضد آستک ہے۔ کوئی مسلمان کافر سے بات نہیں کرنا چاہے گا اور نہ آستک، ناستک سے بات کرے گا۔

یہودیت اور عیساعیت میں خدا کا تصور

یہوواہ کے کام عظیم ہیں۔ جو اُن میں مسرور ہیں اُن کی تفتیش میں رہتے ہیں۔

زبور ۱۱۱:۲

اِس آیت میں لفظ ”تفتیش“ پر غور کریں۔

ایک کتاب کے مطابق اِس آیت کا اطلاق اُن لوگوں پر کِیا جا سکتا ہے جو خدا کے کاموں کے لئے قدردانی دکھاتے اور اُن پر غوروخوض کرتے ہیں۔

یہوواہ خدا نے ہر چیز کو ایک مقصد کے تحت خلق کِیا ہے۔ اُس نے زمین، سورج اور چاند کو ایک دوسرے سے مناسب فاصلے پر رکھا ہے۔ اِسی وجہ سے زمین کو گرمی اور روشنی ملتی ہے، دن اور رات ہوتے ہیں، موسم بدلتے ہیں اور سمندر میں مدوجزر ہوتا ہے۔

خدا کے عظیم کاموں میں سے ایک اَور انسانوں کی تخلیق ہے۔

زبور ۱۳۹:۱۴

انسانوں کے برعکس، یہوواہ خدا کے کام ہمیشہ لوگوں کی بھلائی کے لئے ہوتے ہیں۔ اُس کے کاموں میں انسانوں کو گُناہ اور موت سے نجات دلانے کا بندوبست بھی شامل ہے جو اُس کے رحم کا ثبوت ہے۔ اِس کے علاوہ، فدیہ مہیا کرنے سے خدا نے ”اپنی راستبازی ظاہر“ کی ہے۔

روم ۳:۲۵، ۲۶

بِلاشُبہ،اُس کی صداقت ابد تک قائم ہے۔

خدا کے گنہگار انسانوں کے ساتھ صبروتحمل سے پیش آنے سے اُس کی مہربانی کی خوبی نمایاں ہوتی ہے۔ وہ اُن کے ساتھ مہربانی سے پیش آتے ہوئے اُنہیں اُن کے بُرے کاموں سے باز آنے اور صحیح کام کرنے کی تاکید کرتا ہے۔

حزقی‌ایل ۱۸:۲۵ کو پڑھیں۔

یہوواہ خدا اپنے وعدوں کو پورا کرتا ہے

وہ اُن کو جو اُس سے ڈرتے ہیں خوراک دیتا ہے۔ وہ اپنے عہد کو ہمیشہ یاد رکھے گا۔

زبور ۱۱۱:۵

عیساعیت میں خدا کا تصور

یہوواہ خدا نے ابرہام کی نسل کو برکت دینے کا وعدہ کرتے ہوئے یہ کہا کہ وہ اپنے دشمنوں کے پھاٹک کی مالک ہوگی۔

پیدائش ۲۲:۱۷، ۱۸

زبور ۱۰۵:۸، ۹

یہوواہ خدا ”اپنے عہد کو ہمیشہ یاد“ رکھتا ہے۔ اِس وجہ سے وہ آج بھی اپنے لوگوں کو برکات سے نوازتا ہے۔ وہ ہمیں ۴۰۰

سے زائد زبانوں میں بکثرت روحانی خوراک فراہم کرتا ہے۔ وہ روزمرّہ ضروریات کے لئے کی جانے والی ہماری دُعاؤں کو بھی سنتا ہے جیسا کہ یہ الفاظ ظاہر کرتے ہیں:

ہماری روز کی روٹی ہر روز ہمیں دیا کر۔

لوقا ۱۱:۳

زبور ۷۲:۱۶، ۱۷

یسعیاہ ۲۵:۶-۸۔

اُس کے ہاتھوں کے کام برحق اور پُرعدل ہیں۔ اُس کے تمام قوانین راست ہیں۔ وہ ابدالآباد قائم رہیں گے۔ وہ سچائی اور راستی سے بنائے گئے ہیں۔

زبور ۱۱۱:۷، ۸

یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو جو دُعا سکھائی تھی اُس کے شروع میں اُس نے کہا:

تیرا نام پاک مانا جائے۔

متی ۶:۹

پس، ہمیں بھی خدا کے نام کو پاک ٹھہرانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ خدا کے عظیم نام پر غور کرنے سے ہمارے اندر اُس کا خوف پیدا ہونا چاہئے۔

زبور ۱۱۱

کو لکھنے والا جانتا تھا کہ خدا کا خوف رکھنے میں کیا کچھ شامل ہے۔ اُس نے لکھا: ”[یہوواہ] کا خوف دانائی کا شروع ہے۔ اُس کے مطابق عمل کرنے والے دانشمند ہیں۔“

زبور ۱۱۱:۱۰

سکھ مذہب میں خدا کا تصور

مُل منتر“ سکھوں کے بنیادی عقائد کے مجموعے کو کہتے ہیں۔ اسے گرو گرنتھ صاحب کے شروع میں یوں بیان کیا گیا ہے

ੴ ਸਤਿ ਨਾਮੁ ਕਰਤਾ ਪੁਰਖੁ ਨਿਰਭਉ ਨਿਰਵੈਰੁ

ਅਕਾਲ ਮੂਰਤਿ ਅਜੂਨੀ ਸੈਭੰ ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ॥

اونکار (یہاں صرف ایک خدا ہے)

ست نام(حتمی سچ اسی کا نام ہے)

کرتا پرکھ (وہ تمام اشیاء کا خالق ہے)

نربھو(وہ بے خوف ہے)

نرویر(اس کی کسی سے دشمنی نہیں)

اکال مورت (وہ ازلی اور ابدی ہے)

صاحب یعنی بادشاہ

پروردگار یعنی پرورش کرنے والا

رحیم یعنی رحم کرنے والا

کریم یعنی خیر خواہ اور کرم کرنے والا

سکھ مذہب اپنے ماننے والوں کو وحدانیت کی سختی سے تلقین کرتا ہے۔ وحدانیت کا مطلب ہے ایک ہی رب ہے۔ جو ایک غیر واضح اور مبہم صورت میں موجود ہے جسے ’’اونکارا‘‘ کہا جاتا ہے۔

جب خدا کی واضح صفات بیان کی جائیں تو اُسے اونکارا کہا جاتا ہے سکھ مت میں خدا کی کئی صفات بیان کی جاتی ہیں

سکھ مت میں خدا کے لیے ’’واہے گرو‘‘ یعنی ’’ایک سچا خدا‘‘ کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ چونکہ سکھ مت وحدانیت کی سختی سے تلقین کرتا ہے اس لیے اس میں اوتار وید پر اعتقاد بالکل نہیں ہے جسے تجسیم اور حلول کا عقیدہ کہا جا سکتا ہے۔ سکھ مت میں خدا مجسم ہو دوسری شکلوں میں نہیں ڈھلتا اور یوں اس مذہب میں اوتار کا تصور بالکل نہیں ملتا۔

گرو نانک اسلام کے فلسفہ توحید سے بے حد متاثر تھے اور بت پرستوں سے شدید نفرت کرتے تھے۔ ’’گورو گرنتھ‘‘ میں اس حقیقت کا اظہار کچھ اس انداز میں کرتے ہیں۔

صاحب میرا ایکو ہے

ایکو ہے بھائی ایکو ہے

آپے مارے آپے چھوڑے

آپ لیو، دیئے

آپے دیکھے، وگے

آپ نذر کریئے

جو کچھ کرنا سو کر رہیا

اور نہ کرنا، جائی

جیسا در تے تیسو کہیے

سب تیری وڈیائی

ترجمہ: میرا مالک ایک ہے، ہاں ہاں بھائی وہ ایک ہے۔ وہی مارنے والا اور زندہ کرنے والا ہے۔ وہی دے کر خوش ہوتا، وہی جس پر چاہتاہے اپنے فضلوں کی بارش کردیتا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اس کے بغیر اور کوئی بھی کر نہیں سکتا۔ جو کچھ دنیا میں ہورہا ہے ہم وہی بیان کرتے ہیں ہر چیز اس کی حمد بپا کررہی ہے۔

مذاہب عالم سے کچھ مناجات

قرآن کی حمد

الحمداللہ رب العالمین۔ الرحمن الرحیم۔ مالک یوم الدین۔ ایاک نعبد

و ایاک نستعین۔ اہدنا صراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیہم۔ غیر المغضوب علیہم ولا الضٰلین

ترجمہ: حمد اللہ کے لیے جو عالمین کا رب ہے مہربان رحم کرنے والا۔ یومِ حساب کا مالک۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھی راہ دکھا۔ ان لوگوں کی راہ جس پر تُو نے کرم کیا۔ ان لوگوں کی نہیں جس پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کی۔

زبور کی حمد

تلفظ: ہلّلُو اث۔ یہواہ کل گوہِس شبہوئے ہوے کل ہوامِس کہ جبار، علینوے ہصرائو وآمث یہواہ لائوس ہلّلُویاہ۔

ترجمہ: اے قوموں! سب خدا کی حمد کرو۔ اے اُمتوں! سب اسی کی ستائش کرو، کیونکہ وہ ہم پر مہربان (اور رحم کرنے والا) ہے اور اسی کی ذات ابدی ہے۔ خدا کی حمد کرو۔ (ہلّلُو یاہ)۔

زبور۔ 117

انجیل کی مناجات

allhlouia: h swthria kai h doxa kai h dunamiV tou qeou hmwn,oti

alhqinai kai dikaiai ai kriseiV autou:......allhlouia, oti ebasileusen

kurioV o qeoV [hmwn] o pantokratwr. cairwmen kai agalliwmen, kai

dwswmen thn doxan autw

ہلّلُو یاہ۔یاو سوتریا کائے یا دوکیسا کائے یا دُو نامس ٹُو
تھیوس یمون اوتی ایثنائی کائے دکائیا اے کراسیس اوتو ہلّلُو یاہ۔
اوتی اِباسلیوسین کوریس اوتھیوس (یمون) او پینٹو کریٹر خائے
رومین کائے اجا ہلّلُو مین، کائے دو سو مین تین دو کیسان اوتو

ترجمہ: اللہ کی حمد کرو (ہلّلُو یاہ)! نجات اور جلال اور قدرت
ہمارے خدا ہی کی ہیں۔ کیونکہ اس کا انصاف راست اور برحق
ہے اللہ کی حمد کرو (ہلّلُو یاہ)! کیونکہ خدا ہمارا خدا قادر
بادشاہی کرتا ہے۔ آؤ ہم خوشی منائیں اور شادما نی کریں اور
اسی کی حمد و ثناءکریں۔

مکاشفہ۔ باب 1:19-7

بحوالہ بائبل نیو ورلڈ بائبل ٹرانسلیشن کمیٹی 1970

زتشت کی یاسنا

ستوتو گارو واہمنگ اہورائی مزدائی اشائچا واہشتائی دادم
مہیچا شماہےچہ اچہ اوائد یمہی وہو شتہرم توئی مزدا اہورا اپیما
وسپا یاوے ہشتھرستو نے ناوا ناری وائے اُبویو انگھو ہاتم ہُدا
ستیما

حمد و ثنائے مدح خدا (اہور مزدا) کے لیے جو بہتر راہ
دکھانے والا ہے۔ ہماری خدمات ہماری نسبت ہمارا اقرار تیرے

لیے ہے۔ اور تیری اچھی سلطنت میں اے خدا (اہورمزدا) ہمیں ہمیشہ کے لیے داخل کردے۔ تُو ہی ہمارا حقیقی بادشاہ ہے۔ ہمارا ہر مرد اور ہر عورت تیری ہی عبادت (اطاعت) کرتا ہے کیونکہ تُو بہت مہربان ہے تمام عالمین کے لیے۔

یاسنا۔ 41۔ ترجمہ ایل ایچ ملنر 1898ئ

گوتم بدھ کی وندنا

تلفظ: اِتی پی سو بھاگوا اہرم سماسم بدھو وجاسرنا سمپانو سُگاتو لوکا وِدُو انو تارّو پورسا دھام سارتھی ستّھا دیوا مانو سنم بدھا بھاگواتی ترجمہ: تُو یقینا اکیلا معبود ہے، واحد قدّوس ہے۔ جو بخشتا ہے بصیرت، ہدایت (طرزِعمل)، تطہیر اور عالمین کے علوم۔ انسانوں کا حاکم جس کا کوئی ہم سر نہیں۔ فرشتوں اور انسانوں کا معلّم اور بصیر اور معبود۔

مہاپریتا۔ دھجکا سُتا۔ 88

اوم جے جگدیش ہرے

اوم جے جگدیش ہرے، سوامی جے جگدیش ہرے بھگت جنوں کے سنکٹ، چھن میں دور کرے اوم جے جگدیش ہرے جودھیا وے پھل پاوے، دکھ ونشے من کا سکھ سمپتی گھر آوے، کشٹ مٹے تن کا اوم جے جگدیش ہرے مات پتا تم میرے، شرن گہوں میں کس کی تم بن اور نہ دوجا، آس کروں میں جس کی اوم جے جگدیش ہرے تم پورم پرماتما، تم انتریامی پار برہم پرمیشور، تم

سب کے سوامی اوم جے جگدیش ہرے تم کرونا کے ساگر، تم پالن کرتا میں مورکھ کھل کھامی، کرپا کرو بھرتا اوم جے جگدیش ہرے تم ہو ایک اگوچر، سب کے پران پتی کس بدھ ملوں گوسائیں، تم کو میں کمتی اوم جے جگدیش ہرے دین بندھو دکھ ہرتا، ٹھاکر تم میرے اپنے ہاتھ اٹھاؤ، دوار پڑا تیرے اوم جے جگدیش ہرے وشے وکار مٹاؤ، پاپ ہرو دیوا شردھا بھگتی بڑھاؤ، سنتن کی سیوا اوم جے جگدیش ہرے

اللہ رب العالمین کی حمد کرو مالک رب العالمین کی حمد کرو اپنے بندوں کی مشکلیں جو پل میں دور کرے اللہ رب العالمین کی حمد کرو جو تفکرکرے پھل پائے دل کا دکھ ہٹے سکھ کامیابی گھر آئے جسم کی تکلیف مٹے اللہ رب العالمین کی حمد کرو تم ہی میرے ماں باپ ہو میں کس کی پناہ میں آوں تیرے سوا کوئی نہیں ہے جس سے آس لگاؤں اللہ رب العالمین کی حمد کرو تو ہی حاضر و ناظر ہے تو ہی قادر مطلق ہستئ کامل خداوند تعالٰی تو ہی سب کا مالک اللہ رب العالمین کی حمد کرو تم رحمت کے سمندر تم ہی پالنہار میں ناداں گنہگار رحم کرو پروردگار اللہ رب العالمین کی حمد کرو تم نظر نہ آکربھی سب کی روح میں بسے کس طرح ملوں اے بزرگ و برتر تم سے میں ناسمجھ اللہ رب العالمین کی حمد کرو بے کسوں کے مقرب دکھ مٹانے والے نگہباں تم میرے اپنے ہاتھ اٹھاؤ در پر پڑا ہوں تیرے اللہ رب العالمین کی حمد کرو ظاہری حواس، برائیوں اور گناہ سے آزاد کر اے نورخدا یقین کامل اور عشق حقیقی بڑھا

تاکہ اولیااللہ کی خدمت کروں اللہ رب العالمین کی حمد کرو

گائتری منتر

اوم بھور بھوہ سوہ

تت سویتر وریننئم

بھرگو دیوسیہ دھی مہی

دھیو یونہ پرچودیات

گائتری منتر کا ترجمہ

اے خدا جو کائنات کو زندگی بخشتا ہے ہمارے ساتھ ہے

تو نور ہے عبادت کے لائق

اے پاک خداوند ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں

تو ہی ہمارا رہبر ہے ہمیں ہدایت فرما

گیتا گیت

یدا یدا ہی دھرمسیہ

گلانر بھوتی بھارتا

ابھیوتھانم ادھرمسیہ

تدا تمانم سرجامیہم

پرتناناۓ سادھونہ

وناشاۓ چہ دشتکرتا

دھرم سمستھا پنارتھاۓ

سمبھوامی یگے یگے

بھگوت گیتا باب 4 منتر 7 اور 8

گیتا گیت کا ترجمہ

جب جب بھی دین

بگڑتا ہے اے ابن ہند

بڑہتی جاتی ہے بے دینی

تو پھر میں (خدا کا بھیجا ہوا) جنم لیتا ہوں

تاکہ بچا سکوں نیکوکاروں کو

ختم کرسکوں دشمنوں کو

دین کی بنیاد کو دوبارہ اٹھانے

میں (خدا کا بھیجا ہوا) پیدا ہوتا ہوں ہر دور میں

راگھو پتی راگھو

راگھو پتی راگھو راجہ رام

پتت پاون سیتارام

ایشور اللہ تیرو نام

سب کو سنمتی دے بھگوان

راگھو پتی راگھو کا ترجمہ

اگر گائتری منتر جسے ہندوؤں کی مقدس کتاب ”وید“ کا نچوڑ کہا جاتا ہے، پارسیوں کی مقدس گاتھائیں یاسنا، بدھسٹ بھکشو کی پڑھی جانی والی وندنا، یہودیوں کی زبور اور عیسائیوں کی مناجات کا ترجمہ کیا جائے تو ہم اس میں خدائے واحد کی حمد و ثنا، مدح سرائی اور دعاؤں کو ہی پائیں گے۔

اللہتعالیٰ فرماتے ہیں

ہم نے تم کو ایک مرد و عورت سے پیدا کیا اور تمہاری پہچان کے لیے خاندان اور قبیلے بنائے۔ اور تم میں سے بہتر تو وہی ہے جو تقویٰ اختیار کرے۔

سورۃ الحجرات: ۹۳

اور تمہاری زبان اور رنگت میں فرق بھی اللہتعالیٰ کی ایک نشانی ہے

سورۃ روم: ۲۲

وندنا آرتی سالم یاسنا

Hallelujah

پکارتے ہیں

ہلّلُو“ یعنی حمد کرو ”یاہ“ لفظ یہواہ یعنی خدا کا مخفف ہے۔”

ہلّلُو یاہ کے لغوی معنی ہیں خدا کی حمد کرو۔ عربی میں اس کا ترجمہ الحمداللہ“ ہوگا۔

اسی طرح ہندی میں بولا جانے والا لفظ ”ہری اُوم“ یا ”ہرے اوم“ کے لغوی معنی بھی الحمداللہ کے ہیں۔

سنسکرت زبان کے لفظ اوم` کے لغوی معنی ایسی ہستی اور نور کے ہیں جو کائنات کی وسعتوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ ظاہر ہے یہاں کائنات پر محیط اس ہستی سے مراد اللہ ہی ہے اور ہری یا ہرے حمد و ثنا کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اسی طرح اہلِ ہنود ہر روز صبح زبانوں کے اختلاف کو الگ رکھ کر اگر ہم تمام مذاہب کی الہامی کتب کا غور وفکر کے ساتھ مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ مذاہبِ عالم میں جو دعائیں اور حمدیں پڑھی جاتی ہیں ان کے معنی اور مفہوم میں کوئی بنیادی فرق جو آرتی (حمد) پڑھتے ہیں

اوم جے جگدیش ہرے

اگر اس کا ترجمہ کیا جائے تو سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت آپ کے ذہن میں گونجنے لگے گی ”اوم`“ کے معنی اللہ کے ہیں ”جے“

کہتے ہیں کسی شے کے مالک، رب اور پروردگار کو ”جگدیش“ کا مآخذ جگ ہے جس کے معنی عالم کے ہیں۔ جگدیش کے معنی عالمین اور کائنات کے ہیں اور ”ہرے“ حمد کےلِیے استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ ”اوم جے جگدیش ہرے“ کا ترجمہ ہوگا اللہ رب العامین کی حمد کرو یعنی الحمد اللہ رب العالمین

اوم جے جگدیش ہرے

اوم جے جگدیش ہرے، سوامی جے جگدیش ہرے بھگت جنوں کے سنکٹ، چھن میں دور کرے اوم جے جگدیش ہرے

جودھیا وے پھل پاوے، دکھ ونشے من کا سکھ سمپتی گھر آوے، کشٹ مٹے تن کا اوم جے جگدیش ہرے

مات پتا تم میرے، شرن گہوں میں کس کی تم بن اور نہ دوجا، آس کروں میں جس کی اوم جے جگدیش ہرے

تم پورم پرماتما، تم انتریامی پار برہم پرمیشور، تم سب کے سوامی اوم جے جگدیش ہرے

تم کرونا کے ساگر، تم پالن کرتا میں مورکھ کھل کھامی، کرپا کرو بھرتا اوم جے جگدیش ہرے

تم ہو ایک اگوچر، سب کے پران پتی کس بدھ ملوں گوسائیں، تم کو میں کمتی اوم جے جگدیش ہرے

دین بندھو دکھ ہرتا، ٹھاکر تم میرے اپنے ہاتھ اٹھاؤ، دوار پڑا تیرے اوم جے جگدیش ہرے

وشے وکار مٹاؤ، پاپ ہرو دیوا شردھا بھگتی بڑھاؤ، سنتن کی سیوا اوم جے جگدیش ہرے

اوم جے جگدیش ہرے کا اردو ترجم

اللہ رب العالمین کی حمد کرو مالک رب العالمین کی حمد کرو اپنے بندوں کی مشکلیں جو پل میں دور کرے اللہ رب العالمین کی حمد کرو

جو تفکرکرے پھل پائے دل کا دکھ ہٹے سکھ کامیابی گھر آئے جسم کی تکلیف مٹے اللہ رب العالمین کی حمد کرو

تم ہی میرے ماں باپ ہو میں کس کی پناہ میں آوں تیرے سوا کوئی نہیں ہے جس سے آس لگاؤں اللہ رب العالمین کی حمد کرو

تو ہی حاضر و ناظر ہے تو ہی قادر مطلق ہستئ کامل خداوند تعالٰی تو ہی سب کا مالک اللہ رب العالمین کی حمد کرو

تم رحمت کے سمندر تم ہی پالنہار میں ناداں گنہگار رحم کرو پروردگار اللہ رب العالمین کی حمد کرو

تم نظر نہ آکربھی سب کی روح میں بسے کس طرح ملوں اے بزرگ و برتر تم سے میں ناسمجھ اللہ رب العالمین کی حمد کرو

بے کسوں کے مقرب دکھ مٹانے والے نگہباں تم میرے اپنے ہاتھ اٹھاؤ در پر پڑا ہوں تیرے اللہ رب العالمین کی حمد کرو

ظاہری حواس، برائیوں اور گناہ سے آزاد کر اے نورخدا یقین کامل اور عشق حقیقی بڑھا تاکہ اولیااللہ کی خدمت کروں اللہ رب العالمین کی حمد کرو

اے بنی اسرائیل تمہار ا مالک خدا واحد ہے۔اسلئے تمہیں اپنے آقا اورمالک کی مکمل اطاعت کرنی چاہیے خدا کی عبادت پورے خلوص،توجہ یکسوئی اور دل کی توانائیوں اورگہرایوں سے کرو۔

توریت 6:4-5‘ لوقا 12:29-30‘ قرآن 3:18

پیغمبر اسلام اور مذاہب عالم

بدھ مت میں پیغبر اسلام سے متعلق پیش گوئی

دنیا میں ایک بدھا مایتریّا (سخی) کے نام سے ظاھر ہوگا، ایک مقدّس (انسان)، ایک عالی شان (انسان)، ایک روشن فکر،حکمت سے نوازہ ہوا انسان، مبارک (انسان) جو کائنات کو سمجھے گا۔

چکاوتی سنہنادستّانتا

یہ بتایا گیا کہ میں ہی اکیلا بدھا نہیں ہوں، جس پر قیادت اور

ضابطے کا انحصار ہے۔میرے بعد ایک اور بدھا مایتری ا فلاں فلاں خصلتوں کے ساتھ آئے گا۔ اب میں سسنکروں (لوگوں) کا رھبر ہو وہ ہزاروں کا رھبر اور راھنما ہو گا

مشرق کی مقدّس کتب کی پیش گوئی

انجیل بدھا کی پیش گوئی

انجیل بدھا، کارس کے تصنیف کردہ کے صفحہ 218 –217 کے مطابق جو سری لنکا کے منابع سے لیا گیا ہے۔

انندا نے مبارک انسان سے فرمایا، آپ کے جانے کے بعد کون ھمیں تعلیم دے گا۔اور مبارک انسان نے جواب دیا، میں پھلا بدھا نھیں ہوں جو روئے زمین پر آیا اور مناسب وقت میں ایک اور بدھا روئے زمین میں ابھرے گا، ایک مقدّس (انسان)، ایک روشن فکر(انسان)، چال چلن میں حکمت سے نوازہ ہوا (انسان)،مبارک (انسان)، کائنات کو جاننے والا،انسانوں کا بے نظیر راھنما، فانی (مخلوق) اور فرشتوں کا آقا۔وہ آپ کے سامنے وھی ابدی حق آشکارہ کرے گا،جس کی میں نے آپ کو تعلیم دی ہے۔ وہ اپنے مذھب کی تبلیغ کرے گا، جو اپنے ابتدا، میں بھی عالی شان ہوگی، اپنے عروج میں بھی عالی شان ہوگی، اپنے مقصد میں بھی عالی شان ہوگی۔ وہ ایک مذہبی زندگی کی تشھیر کرے گا، جو خالص اور کامل ہو گی۔ جیسا کہ میں (اپنے مذھب) کی تشھیر کرتا ہوں۔ اس کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں میں ہو گی جبکہ میرے (شاگردوں کی تعداد)

سینکروں میں ہیں۔

انندا نے کہا، کہ ہم اس کو کس طرح پہنچانیں گے؟

مبارک انسان نے جواب دیا، وہ مایتریا کے نام سے جانا جائے گا

سنسکرت زبان کے لفظ "مایتریا" یا اس کا ہم پلّہ پالی زبان کا لغت "مے تیا" کے معنی ہے ، پیار کرنے والا، رحمدل،نرمدل اور سخی (انسان)۔ اس کے اور معانا بھی ھیں مثلاٌ رحم کرنا اور دوستی ، همدردی وغیرہ۔ عربی زبان کا ایک لفظ جو ان سارے لفظوں کے برابر ہے ، وہ ہے لفظ "رحمت"۔

مشرق کے مقدّس کتب کے جلد نمبر11 صفحہ نمبر 36 ماحا پاری نیانا ستّا کے سورۂ نمبر 20 آیت 32 کے مطابق

میں نے حق کے تعلیم دی ہے، اس بات کا لحاظ رکھے بغیرکہ کون سے عقائد مبہم ہے اور کونسے غیر مبہم۔ اور حق کے تناظر میں انندا، تاتھاگا، اپنے پاس کوئی چیز مخفی نھیں رکھے گا اور کوئی چیز چھپا ئے گا نھیں۔ محمّد نے اللہ کے حکم سے اسلام کا پیغام اور عقیدے کا برملا اظہار کیا اور اس میں سے کوئی چیز مخفی نھیں رکھی۔ قران کی تلاوت پیغمبرکے زمانے میں سر عام ہوا کرتی تھی۔ اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔
محمّد نے مسلمانوں کو اپنا عقیدہ چھپانے سے سختی سے منع کیا تھا

بدھا کو پہچاںّے کے چھے اصول

انجیل بدھا، کارس کے تصنیف کردہ کے مطابق

مبارک (انسان) نے فرمایا

دو ایسے مواقع ہیں جس میں تاتھاگا، کا ظہور نہایت آشکارا اور روشن ہو گا۔ اس رات جس میں تاتھاگا عالی شان اور اکمل بصیرت حاصل کرے گا اور وہ رات جس میں وہ انتقال کرے گا، حد سے زیادہ روشن ہوگی۔ جس سے زمین میں (بدھا) کی موجودگی مفقود ہو جائے گی

گوتم بدھ کے مطابق بدھا کو پہچاننے کے لیے مندرجہ ذیل چھے اصول ہیں۔

1) بدھا عالی شان اور اکمل بصیرت رات کے وقت حاصل کرےگا۔

2) اپنے بصیرت کے اکملیت میں نہایت روشن ہونگے۔

3) بدھا فطری موت مرے گا۔

4) رات کے وقت وفات پائے گا۔

5) اپنی موت سے پہلےنہایت روشن چہرے والاہوگا۔

6) انتقال کے بعد زمین پر بدھا کی موجودگی مفقود ہو جائےگی۔

بدھا صرف مبلّغ ہوتے ہیں

دھمّا پڈّا اور مشرق کے مقدّس کتب کے مطابق

جاتھاگا (بدھا) صرف مبلّغ ہوتے ہیں

بدھا کے مطابق ‘مایتریا’ کی پہچان

دھمّا پڈّا اورماتایاستّا کے مطابق

موعود (انسان) کے یہ (صفات) ہونگے.

ساری مخلوقات کے لیے رحمت (1

امن کا پیغمبر (2

امن ساز (3

دین میں سب سے کامیاب ترین انسان (4

مایتریا’ اخلاق و اقدارکے مبلّغ کی حیثیت کے مطابق(مندرجہ ‘ (ذیل صفات کا حامی ہوگا

سچّا (1

خودّار (2

شریف اور عالی شان (3

غرور نہ کرنے والا (4

شاہمخلوقات کے لیے باد (5

اپنے کلام اور اعمال میں دوسروں کے لیے نمونہ   (6

مذاہب میں پیغبر اسلام کا ذکر

ہندو مت میں پیغبر اسلام سے متعلق پیش گوئی

ہندو لفظ اپنی اصل میں ہند سے ترکیب پایا ہے اور حضرت ہند حضرت نوح ع کے پوتے تھے۔ یعنی ہند بن حام بن نوح۔ پہلے یہ ہند استھان رہا ہو گا بعد میں تخفیف ہو کر ہندوستان کی شکل اختیار کر گیا یعنی ہند کی اولاد کے رہنے کی جگہ۔ الحاج ایم زمان کھوکھر ایڈووکیٹ کا کہنا ہے:

سرہند شریف کے قریب براس میں حضرت ہند کا مزار ہے جو حضرت حام کے بیٹے ہیں۔ یہاں ۱۲ کے قریب انبیاء کرام کے مزار ہیں۔ ان مزارات پر امام ربانی حضرت مجد الف ثانی حاضری دیا کرتے تھے۔

حضرت قنبط علیہ السلام المعروف سچا پیر ص ۱۷

بیرون ہند سے ہزاروں کی تعداد میں انبیاء تشریف لائے۔ یقینا انہیں تسلیم کرنے والے بھی رہے ہوں گے۔ اگر ان میں سے ہر ایک کا ایک بھی ماننے رہا ہو تو اس کی نسل نے آج تلک لاکھوں کی شکل اختیار کر لی ہو گی۔

اسی طرح اللہ نے اس دھرتی پر بھی ڈرانے والے بھیجے ہوں

گے۔ رام چندر جی‘ مہاتما بدھ جی اور کرشن مہاراج جی کا بھی اسی دھرتی سے تعلق ہے۔

بیرونی ولائتوں سے لاکھوں کی تعداد میں صالحین ہجرت کرکے یہاں تشریف لائے اور یہاں کے ہو رہے۔ یہ صالحین کسی نہ کسی نبی کے امتی تھے اور ان کی تعلیمات کا یہاں پرچار کرتے رہے ہوں گے۔ ہمارے سامنے لاکھوں مسلم مبلغین کی مثال موجود ہے۔ حضور کریم کی آل اولاد نے یہاں اقامت رکھی۔ اصحابہ کرام نے تبلیغ کی غرض سے مہاجرت اختیار کی۔ آج ان کی مساعی کے نتیجہ میں برصغیر میں کروڑوں مسلمان یہاں کے باسی کے طور پر اقامت رکھتے ہیں۔ فرقوں کی بات اس سے قطعی ہٹ کر ہے۔ اللہ اور آپ کریم آپ پر ان حد درود و سلام کے ماننے والے موجود ہیں۔

اب سوال اٹھتا ہے کہ یہ مذہب غلط ہے تو اس میں توحید‘ آقا کریم ان پر ان حد درود و سلام‘ امام زمان حضرت علی علیہ السلام یا ایسی دوسری باتوں کا کیوں کر ذکر آ گیا حالاں کہ وہ آپ کرٰیم آپ پر ان حد درود و سلام سے بہت پہلے ہو گزرے ہیں۔

رسالہ سرسوتی،دہلی،بابت ماہ مارچ 1927 میں لکھا ہے کہ

ایک آج سے ساڑھے سات ہزار سال پہلے اس زمانے میں براہتھ رشی جن کا لقب” کلاشن“تھا۔ان کو چاروں ویدوں اور چھے شاستروں پر عبور تھا۔انہوں نے پرمیشور کے پریتم کے

بارے میں بتایا کہ عام لوگ ان پیتر(پاک) ہستیوں کو نہیں جانتے۔اس کے بعد کہا کہ

ایک بہت دور سمے(وقت) میں جبکہ سنسار (دنیا) کا آخر ہونے والا ہوگا تو اس زمانہ میں ایک بہت بڑا مہاتما اور مہاراجوں کا مہاراج جنم لے گاجو ہر پرکار اپنا چمتکار (معجزہ)دکھائے گا۔اس کے جنم پر آگ ٹھنڈی ہو جائے گی۔ (نبی کریم کی پیدائش پرآتش کدہ ایران ٹھنڈا ہو گیا تھا)بت اوندھے منہ گریں گے(پیدائش رسول کے وقت کعبے کا بت خود سے گر گیا تھا)۔

درخت اور پتھر اور حیوان اس کو ماتھے ٹیکیں گے۔اور ہر چیز اس کا نمسکار (سلام) کرے گی۔اس بڑے مہاراج کا پوتر نام ''مہامتا'' ہو گاجس کی انگلی چندر ما کو دو ٹکڑے (شق القمرکا واقعہ)کرے گی۔ اور اس بڑے مہاراج کے ساتھ اس کا ایک مہاراج کمار بھی جنم لے گاجو کہ پرماتما کے ایک پوتر استھان (کعبہ) یعنی سنسار کے سب سے بڑے مندر (شوالہ)یعنی مکیشور ناتھ(مکہ یا کعبہ) میں پیدا ہو گا۔ وہ سرپ مارک (سانپ کو مارنے والا)ہو گااور ایشور کا ہاتھ (ید اللہ)کہلائے گا وہ پرماتما کا مکھڑا (وجہہ اللہ یعنی اللہ کا چہرہ) ہو گا۔

وہ بھگوان جی کی شکتی والا(قوت پرور دگار) ہو گا۔اس کو دھرتی کا باپ (ابو تراب) کہیں گے۔

وہ سوریہ (سورج) کو پلٹا دے گا۔جس طرح پرمیشور کے بہت سے نام ہیں،جس طرح ''مہامتا یعنی محمد'' کے بہت سارے نام

ہیں۔ اسی طرح مہامتا (محمد) کے اس راجکمار کے بھی بہت سے نام ہو نگے اور ان میں ایک نام اس کا ”اوم“ بھی ہے۔

لالہ مول چند اور سوامی دیا نند سرسوتی کے درمیان اوم پر مناظرہ: لالہ مول چند ایم اے ودیارتھی (اسکالر) اور سوامی دیا نند سرسوتی کے درمیان مکالمہ آرائی اور بحث و مباحثہ کے دوران” اوم“ پر مناظرہ ہواجو

سناتن دھرم پرچارک ،لاہور،بابت 13بیساکھ1982 میں شائع ہوا تھا۔ مول چند نے سوامی جی سے کہا مہاراج!

ویدوں اور شاسترونمیں ”اوم“کی نسبت یہ لکھا ہے کہ یہ کسی ایسے پوتر(پاک)اور پوجیہ دیوتا کا نام ہے،جو سنسار(دنیا) کے کسی آخری سمئے(زمانہ یا وقت) میں جنم لے گااور وہ کسی بہت ہی بڑے مہا رشی (عظیم پیغمبر) کا پردھان منتری(وزیر اعظم)اور راج مکھ (ولی عہد) ہوگا۔ سوامی جی! آپ یجر ویداور سام وید کو خاص طور پر پڑھئے۔ پراچین پستکوں(قدیم کتابوں)کا مطالعہ کیجئۓ۔رشیوں اور منیوں کا لکھا دیکھئے۔آپ کو ”اوم“کے معنی پرماتما (اللہ)کسی بھی لکھت روپ(تحریری شکل) میں دکھائی نہیں دے گا۔

مزید کہا کہ ویدوں اور شاستروں کی لکھت کے مطابق اربا(عرب دیش) میں جنم لینے ولا ”اوم“ مورتیوں کو دوتی اور توڑنے والا ہو گااور وہ شوالے میں ایک بھی مورتی نہیں رہنے دے گا۔

سوامی جی!

(یہ ہے ”اوم“کا وی گپت گن(مخفی صفات

سوامی جی نے کہا آپ کی ودیا(علم) واقعی ہم سے بڑی ہے اور آپ ویدوں کے بڑے گیانی ہیں“۔

جاپانی آؤم مثل حیدرکی حقیقت:

سیاح مشرق جرمنی کے ڈی ایچ ایکے وولف آف جرمنی نے اپنی کتاب جسے انگریزی میں لندن کے پروفیسر جارج ایمرسن نے ہسٹوریکل سوسائٹی کے زیر اہتمام (ٹراویلنگ آف ایسٹرن کنٹریزیعنی مشرقی ممالک کی سیاحت) میں لکھا ہے کہ

میں نے چین اور جاپان کی سیاحت کے دوران اہل جاپان کا ” ایک نرالا قدیم لفظ بھی دیکھاہے جو ان کی نہایت ہی پرانی تحریروں میں ملتا ہے وہ لفظ آوَم یا آہوم ہے جس کو بعض جگہ ”اوہم“ بھی کہتے ہیں اور یہ لفظ سنسکرت کے لوفظ ”اوم“ کے بالکل ہم معنی و ہم شکل ہے۔

انہوں نے جاپان کی راجدھانی ٹوکیو کے عجائب خانہ میں جب ایک قدیم کتاب کے سرورق پر یہ لفظ لکھا دیکھا تو انہوں نے میوزیم کے سپرنٹنڈنٹ سے اس کی وضاحت چاہی تو اس نے جواب دیا کہ یہ ایک مقدس و متبرک پاک لفظ ہے جو کسی عظیم الشان ،جلیل قدر ہستی یا واجب الاحترام نام ہے۔

سپرنٹنڈنٹ نے مزید کہا کہ یہ لفظ اگرچہ متروک ہے اورآجکل قدیم رسم الخط میں نہیں لکھا جاتا ہے بلکہ اس کا طرز تحریر تبدیل کر دیا گیا ہے مگر پڑھنے اور بولنے میں اس کی صوتی آواز وہی ہے جو آج سے پانچ ہزار برس پہلے تھی۔

یعنی آوم یا آہوم جس کو چین میں اوہم کہتے ہیں۔

میوزیم کے سپرنٹنڈنٹ کی وضاحت اورمہ متا یعنی محمد:

جرمن سیاح کے پوچھنے پر سپرنٹنڈنٹ نے کہاکہ

دنیا کا ایک بہت بڑا اور بہت ہی عزت و عظمت والا پیغمبر ہے جس کے ماتحت دنیا کے تمام رسول اور رہنما ہیں ۔اس کو ”مہ میتا“(محمد)کہتے ہیں۔

اس پیغمبر کا ایک بہت ہی عالی مرتبت ”پرنس اور منسٹر یعنی شہزادہ اور ولی عہد نیز وزیر ہے جس کانام ”آؤم،آہوم یا اوہم“ ہے۔

قدیم ترین جاپانی کتابوں میں لکھا ہے اس آؤم یا آہوم کے قبضہ میں سورج اور زمین ہے۔ وہ سورج کو جہاں چاہے لے جا سکتا ہے اوروہ غروب اور نکال سکتا ہے۔

روئے زمین اور اس کی کل چیزیں اسی کے اختیار میں ہیں۔

اسی افضل اور اعلیٰ پیغمبر کا یہ وزیر اور ولی عہد قلعوں کو توڑنے والا (قلعہ خیبرکو اکھاڑا تھا)جنگوں کو فتح کرنے والا

بڑے سرکش اور شہ زور پہلوانوں کو چشم زدن میں ہلاک کر سکتا ہے۔"

چینی اوہم کی حقیقت:

امریکی پادری این جے ایل جیکب جو رومن کیتھولک سوسائٹی واشنگٹن کی طرف سے چین میں مسیحی مبلغ تھے۔ان کی تحریر جو ایک ماہنامہ "ہولی کرائسٹ" واشنگٹن ،امریکہ بابت ماہ جولائی 1935جلد نمبر 19شمارہ 7میں شائع ہوئی تھی۔اس کے حوالے سے مسیحی مبلغ کی تحریر نقل کرتے ہوئے حکیم سید محمود گیلانی نے اپنی کتاب 'اوم اور علی' کے صفحہ 27پر لکھا ہے کہ

اہل چین کے بہت سے عقائد اور مذہبی مسائل بڑے عجیب النوع اور قابل حیرت ہیں۔

وہ ایک لفظ "اوہم"کو بڑا مقدس و محترم مانتے ہیں ۔کسی کام کی ابتدا کے وقت بھی اس کو تحریر کرتے اور بولتے ہیں۔در اصل یہ لفظ ایسا ہی ہے جیسا کہ ہندستان میں اہل ہنود "اوم " کو لکھتے اور بولتے ہیں۔

چینیوں سے پوچھنے پرفوراًجواب دیں گے کہ یہ ایک بڑے عالی مرتبت اور لائق احترام رشی اور پیغمبر کے جانشین اور قائم مقام کا نام ہے جس کے قبضہ و اختیار میں دونوں جہاں اور زمین و آسمانوں کا انتظام و انصرام ہے ۔ رشی اور پیغمبر

نے اپنے تمام اختیارات چونکہ ”اوہم“ کو سونپ کر اپنے تخت حکومت پر اسی کو بٹھادیا ہے۔

یہی نہیں بلکہ دنیا کی تمام مخلوق کو اسی کی پیروی کرنے اور اس کی فرمانبرداری میں رہنے اور اس سے محبت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔اسی لئے ہم اس کا احترام کرتے ہیں۔

یہودیت اور عیسائیت میں پیغبر اسلام سے متعلق پیش گوئی

کتابِ استثنا سورۃنمبر 18 آیت 18 میں اللہ تعالیٰ موسی سے فرماتا ہے :

میں تمھارے بھائیوں کے درمیان میں سے ایک پیغمبر پیدا کرونگا،جو تمھاری (موسی) کی طرح ہوگا،اور میں اپنے الفاظ اسکے منہ میں ڈالوں گا اور وہ ان سے یہی کہے گا جو میں اسکوحکم دوں گا۔

مسیحی یہ دعویٰ کرتے ہے کہ یہ پیش گوئی عیسی کے بارے میں ہے کیونکہ عیسی موسی کی طرح تھے۔ موسی بھی یہودی تھے، عیسی بھی یہودی تھے۔موسی بھی پیغبر تھے اور عیسی بھی پیغمبر تھے۔اگراس پیش گوئی کو پورا کرنے کے لیے یہی دو اصول ہیں تو پھر بائبل میں ذکر کیے گئے تمام پیغمبرجوموسی کے بعد آئے مثلاً سلیمان،حِزقیل ،دانیال ، یحیٰ وغیرہ سب یہودی بھی تھے اور پیغمبر بھی حالانکہ یہ محمدؐ

ہے جو موسی کی طرح ہے

دونوں یعنی موسی اور محمدؐ کے ماں باپ تھے جبکہ عیسیٰ معجزانہ طور پر مرد کے مداخلت کے بغیرپیدا ہوا تھا۔

دونوں نے شادیاں کی اور ان کے بچے بھی تھے جبکہ بائبل کے مطابق عیسی نے شادی نہیں کی اورنہ ہی اُن کے بچے تھے۔

دونوں فطرتی موت مرے۔جبکہ عیسیٰ کوزندہ اُٹھالیا گیا ہے

حضرت محمد ،حضرت موسیٰ کے بھائیوں میں سے تھے۔عرب یہودیوں کے بھائی ہے۔ حضرت ابراہیم کے دو بیٹے تھے،حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق (Isaac) عرب اسماعیل کے اولاد میں سے ہے اور یہودی اسحاق کے اولاد میں سے ہے۔

منہ میں الفاظ ڈالنا

حضرت محمدؐ اُمیّ یعنی ان پڑھ تھے اور جو کچھ وہ اﷲتعالیٰ سے جو کچھ وحی حاصل کرتے،وہ اِسے لفظ بہ لفظ دہرا دیتے۔ میں تمھارے بھائیوں کے درمیا ن میں سے ایک پیغمبر پیدا کروں گا،جو تمھاری (موسی) کی طرح ہوگا، اورمیں اپنے الفاظ اُسکے منہ میں ڈالوں گا اور وہ ان سے یہی کہے گا جیسے میں اُسکو حکم کرونگا

ڈیوٹرانمی کی کتاب یہ درج ہے کہ

جوکوئی میری اُن باتوں کو جنکو وہ میرا نام لیکر کہے گا، نہ سنے تو میں اُنکا حساب اُن سے لوں گا۔

Isaiahکی کتاب میں ہے کہ اس کا ذکر

جب کتاب اس کو دی گئی جوکہ ان پڑھ ہے اور کہا کہ اس کو پڑھو میں تمھارے لیے دُعا کرونگا تو اس نے کہا کہ میں پڑھا لکھا نہیں ہوں

جب جبرائیل نے محمدؐ سے کہا کہ پڑھ تو اس نے کہا کہ میں پڑھا لکھا نہیں ہوں۔

عہد نامہ جدید میں

قرآن کے سورۃ الصف کی آیت میں ذکر کیا گیا ہے کہ

اور اس وقت کو یاد کرو جب عیسی ابن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل!

بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں(جو) تمھاری طرف (بھیجا گیاہوں)۔میں تصدیق کرنے والا ہوں تورات کا جو مجھ سے پہلے آئی ہے اور خوشخبری سنانے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا،اسکا نام احمد ہوگا۔پھر وہ جب کھلی نشانیاں لے کر آیا تو وہ کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے

اور میں خُدا سے دُعا کروں گا اور وہ تمھیں ایک مددگار دے گا

جو تمھارے ساتھ،ہمیشہ رہے گا.

یوحنا: سورۃ 14 آیت 13

میں تمھارے پاس مددگار بھیجوں گا جو میرے باپ کی طرف سے ہوگا وہ مددگار سچائی کی روح ہے جو باپ کی طرف سے آتی ہے جب وہ آئے گا تو میرے بارے میں گواہی دے گا]

یوحنا: سورۃ 15 آیت 26

یوحَنّا(John) کی کتاب سورۃ 16 آیت 7

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمھارے لیے بہتر ہے کیوں کہ اگر میں جاتا ہوں تو تمھارے لیے مددگار بھیجوں گا. اگر میں نہ جاؤں تو تمھارے پاس مددگار نہ آئے گا.

یوحنا: سورۃ 16 آیت 7

زرتشت مت میں پیغبر اسلام سے متعلق پیش گوئی

زند اوستا میں محمّد صلی اللہ علیہ و سلم کا ذکر

جس کا نام فاتح سوی شنت ہو گا اور جس کا نام استوت ایریٹا ہو گا ۔ وہ سوی شنت (رحم کرنے والا) ہو گا کیونکہ وہ ساری مادی مخاوقات کے لیے رحمت ہو گا ۔ وہ استوت ۔ ایریٹا (وہ جو عوام اور مادی مخلوقات کو سرخرو کرے گا) ہو گا ۔ کیونکہ

خود مثل مادی مخلوقات اور زندہ انسان کے وہ مادی مخلوقات کی تباہی کے خلاف کھڑا ہو گا اور دو پائے مخلوق (یعنی انسان) کے نشے کے خلاف کھڑا ہو گا ۔ اور ایمان داروں (بت پرست اور اس جیسے لوگ ، اور مجوسوں کے غلطیوں) گناہوں کے خلاف کھڑا ہو گا۔

یہ پیش گوئی جتنی آپ صلی اللہ علیہ و سلم پر صادق آتی ہے کسی اور پر راست نہیں آتی ۔

آپ صلی اللہ علیہ و سلم نہ صرف فتح مکہ (کے روز) فاتح تھے بلکہ رحیم بھی تھے جبکہ اس نے اپنے خون کےپیاسے دشمنوں کو یہ کہہ کر معاف کر دیا، " آج آپ سے کوئی انتقام نہیں لیا جائے گا" ۔ سوی شنت کے معنی ہے ، تعریف کیا گیا۔

بحوالہ حیسٹنگ انسائی کلوپیڈیا، جس کا عربی میں ترجمہ بنتا ہے،"محمّد صلی اللہ علیہ و سلم "۔

استوت ایریٹا لفظ استو سے اخذ کیا گیا ہے جس کا سنسکرت اور زندی زبانوں میں معنی ہے تعریف کرنا اور موجودہ فارسی زبان میں فعل 'ستودن' تعریف کرنے کو کہتے ہے ۔ اس کو فارسی کے لفظ ایستادن سے بھی اخذ کیا جاسکتا ہے جس کے معنی ہے،کھڑا ہونا ۔ اس لیے استوت ایریٹا کے معنی ہے ، وہ جس کی تعریف کی گئی ہو ۔ جو ہو بہو عربی لغت احمد صلی اللہ علیہ و سلم کا ترجمہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ و سلم کا دوسرا نام ہے ۔ (لہذا) یہ پیش گوئی آپ صلی اللہ علیہ و سلم کے دونوں

ناموں کی نشاندہی کرتی ہیں جو ہیں محمّد صلی اللہ علیہ و سلم اور احمد صلی اللہ علیہ و سلم ۔ یہ پیش گوئی مزید یہ کہتی ہے کہ وہ مادی دنیا کے لیے رحمت ہو گا ۔ اور قران اس بات کی گواہی دیتا ہے

سورۃ الانبیاء سورۃ نمبر 21 آیت 107

ہم نے آپ کو پوری انسانیت کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ و سلم کے صحابہ کا تقدس

زند او ستا کے زمیاد یاشت میں درج ہے کہ

اور اس کے دوست (صحابہ) سامنے آئیں گے، استوت ایریٹا کے دوست ، جو شیطان کو ہرانے والے، اچھی سوچ رکھنے والے، اچھا بولنے والے، اچھے اعمال والے اور اچھی قانون کی پابندی کرنے والے اور جنکی زبانیں باطل و جھوٹ کا ایک حرف بھی بولنے کے لیے کبھی بھی نہیں کھولی

یہاں بھی آپ صلی اللہ علیہ و سلم کا استوت ایریٹا کے نام سے ذکر کیا گیا ہے ۔ یہاں پیغمبر صلی اللہ علیہ و سلم کے دوستوں کا ذکر مثل ہم نواوؤں کے کیا گیا ہیں جو باطل کے خلاف لڑے نگے ۔ جو بہت نیک اور مقدس بندے ہو نگے جو اچھے اخلاق رکھتے ہو نگے اور ہمیشہ سچ بولے نگے ۔ یہ صحابہ کے لیے ایک واضح حوالہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ و سلم کے دوست ہیں۔

دساتیر میں محمّد صلی اللہ علیہ و سلم کا ذکر

دساتیر میں ذکر کی گئی پیش گوئی کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ زرتشتی لوگ اپنے مذہب کو ترک کر دیں گے اور بدکار ہو جائیں گے تو (سرزمین) عرب میں ایک شخص نمودار ہو گا، جنکے پیروکار فارس کو فتح کر لینگے اور جاہل فارسی لوگوں کو مغلوب کر دینگے۔ اپنے عبادت خانوں میں وہ آگ کی پرتش کی بجائے کعبہ ابراہیم کی طرف منہ کر کے عبادت کرینگے ۔ جو سارے بتوں سے پاک کیا جائے گا۔ یہ (پیغمبر عربی صلی اللہ علیہ و سلم کے صحابہ) ساری دنیا کے لیے رحمت ہو نگے ۔ یہ فارس، مدین، توس، بلخ، زرتشتی قوم کے مقدس مقامات اور آس پاس کے علاقوں کے آقا بنیں گے۔ ان کا پیغمبر ایک بلیغ انسان ہو گا جو معجزاتی باتیں کریگا۔

یہ پیش گوئی آپ صلی اللہ علیہ و سلم کے سوا کسی دوسرے کی طرف اشارہ نہیں کرتی ۔

محمّد صلی اللہ علیہ و سلم آخری پیغمبر ہوں گے۔

اسکا ذکر بنداحش کی کتاب میں کیا گیا ہیں کہ سوی شنت آخری پیغمبر ہو گا

جس کا مطلب یہ ہے کہ محمّد صلی اللہ علیہ و سلم آخری پیغمبر ہو گا ۔ قرآن ، سورۃ احزاب میں اسکی تصدیق کرتی ہیں ۔

ترجمہ: محمّد تمھارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ خدا کے پیغمبراور نبیوں (کی نبوت) کی مہر(یعنی اس کو ختم کر دینے والے ہیں اور خدا ہر چیز سے واقف ہے

سکھ دھرم کے بانی حضرت بابا گرو نانک اور اسلام

پیغمبر حضرت احمد مجبتیٰ محمد مصطفی کی رسالت کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں

پاک پڑھیوس کلمہ ہکس دا محمد نال زملائے

ہویا معشوق خدائے دا ہویا تل علائے

مہنہ تے کلمہ آکھ کے دوئی دروغ کمائے

آگے محمد مصطفیٰ سکے نہ تنہا چھیڑا ئے

یہ حقیقت بھی نہایت دلچسپ اور ایمان افروز ہے کہ گرونانک نے ایک کلیہ کے تحت حروف ابجد سے یہ ثابت کیا کہ کائنات کی ہر چیز حضرت محمد کے نور سے منور ہے۔ اس حقیقت کو گرونانک نے یوں ثابت کیا ہے۔

نام لیو جس اکھردا

اس نوں کریو چوگنا

دو ہور ملا کے پنج گنا

کاٹو بیس کٹا

باقی بچے سو نو گن کر
دو ہور ملا
نانکا ہر اس اکھر وچوں
نام محمد آیا
چار آسمانی کتابوں پر اپنا ایمان اس طرح بیان کرتے ہیں
م مرشد من توں، من کتاباں چار
من خدائے رسول نوں، سچائی دربار
ان چار کتابوں کے نام بھی گرونانک کی زبانی سنئے
دیکھ توریت، انجیل نوں، زبورے فرقان
ایہو چار کتب ہیں، پڑھ کے ویکھ قرآن
قرآن پاک کے بارے میں مزید فرماتے ہیں
تریہی حرف قرآن دے تہی سیپارے کیں
تس وچ بہت نصیحتاں سنکر کرویقین
نماز پنجگانہ کے بارے میں لکھتے ہیں
پنج وقت نماز گزارے، پڑھے کتب قرآنا
نانک آکھے گورسد یہی، رہیو پینا کھانا
نماز باجماعت کی تلقین ملاحظہ فرمائیے
ج۔ جماعت جمع کر، پنج نماز گزار

باجھوں یاد خدائے دے، ہوسیں بہت خوار

پیغبر اسلام غیر مسلموں کی نظر میں

میں اگر حضرت محمد کے زمانے میں موجود ہوتا تو اُن کے قدموں میں بیٹھ کر اُن کے پاؤں دھوتا۔

رومن کنگ'ہرکولیس

(حضرت) محمدؐ سے بڑھ کر کوئی مخلص اور سچا آدمی پیدا نہیں ہوا۔ آپؐ ذکاوت اور اخلاص کے پیکر تھے۔

پروفیسر لیونارڈ

ہمارے نزدیک یہ بات محتاج بیان نہیں کہ (حضرت) محمدؐ کے '' صحابہؓ نے اپنے ارادے اور جذبات جس طرح (حضرت) محمدؐ کی مرضی کے تابع کردیے تھے اس کی تمام تر وجہ آپؐ کی شخصیت کا اثر تھا۔ اگر یہ اثر نہ ہوتا تو وہ رسول اللہؐ کے دعاوی کو کبھی اہمیت نہ دیتے۔

ہملٹن گب

صبح دم مؤذن کی آواز الصلوۃ خیر من النوم، الصلوۃ خیر من '' النوم (نماز نیند سے بہتر ہے) ہر روز اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ جہاں جہاں بھی رسول عربیؐ کا پیغام پہنچا اس کا مشرق کی روایتی سستی اور آرام پرستی پر گہرا اثر پڑا۔ یہ دعوت آج

بھی گواہی دیتی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہؐ کو دنیا میں اللہ کی حکومت کے قیام پر اور انسان کی آزادی فکر پر کتنا گہرا یقین تھا۔

باسورتھ سمتھ

نے آپؐ کی سیرت کے اس پہلو پر اس طرح روشنی ڈالی ہے

‘‘ حضرت محمدؐ کی سوانح حیات اور اسلام کی ابتدائی تاریخ پر جتنا غور کریں۔ اتنا ہی آپؐ کی کامیابیوں کی وسعت پر حیرانی ہوتی ہے۔ یہ آپ کی حکمت سیاست اور انتظامی صلاحیتوں کے طفیل ہے کہ انسانیت کی تاریخ کو ایک اہم باب نصیب ہوا۔

منٹگمری واٹ

‘‘ آپؐ سے پہلے یا بعد میں کسی بھی نبی کو کبھی اتنی جلد اور اتنی عظیم کامیابیاں حاصل نہیں ہوئیں نہ ہی کسی ایک انسان کے کارناموں سے دنیا کی تاریخ کا رخ اتنی تیز رفتاری سے اور اتنے انقلابی پیمانے پر بدلا۔ اپنے الہامی کلام، اپنی مثالی ذاتی زندگی اور انتظامی ڈھانچہ کے قیام سے (حضرت) محمدؐ نے ایک ممتاز نئے طرز زندگی کی بنیاد ڈالی۔ جس نے دو صدیوں کے مختصر عرصے میں نسل انسانی کی کثیر تعداد کو اپنا گرویدہ بنالیا۔ آج بھی بنی نوع انسانی کا ساتواں حصہ ان کا اطاعت گزار اور نام لیوا ہے۔’’

ولیم میکنیل

نبوت محمدیؐ کے ابتدائی سالوں میں جب قبول اسلام یہودیوں کے نزدیک راستے کا پتھر تھا اور مشرکین عرب کے نزدیک محض حماقت تھی۔ جن لوگوں نے رسول اللہؐ کی دعوت پر لبیک کہا ان میں بے حد اہم اور باصلاحیت افراد بھی تھے۔

ٹور آندرے

بہرحال میں حضور اکرم کی قدر و منزلت اور بزرگی کا قائل ہوں۔ بے شک آپ کا شمار ان بافضیلت افراد میں ہوتا ہے جن کی کوششیں تربیت بشر کے لیئے ناقابل انکار ہیں اور تاریخ اس بات پر شاہد ہے

ہمفرے

حضرت محمد کی ذات گرامی ایک مرکز ثقل تھی جس کی طرف لوگ کھنچے چلے آتے تھے۔ان کی تعلیمات نے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیااورایک گروہ پیدا ہو گیا جس نے چند ہی سالوں میں اسلام کا غلغلہ نصف دنیا میں بلند کر دیا۔ اسلام کے ان پیروکاروں نے دنیا کو جھوٹے خداؤں سے چھڑا لیا انہوں نے بت سرنگوں کر دیئے۔

حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکاروں نے پندرہ سو سالوں مین کفر کی اتنی نشانیوں منہدم نہ کی تھیں جتنی انہوں نے پندرہ سالوں میں کر دیں۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت محمد کی ہستی بہت ہی بڑی تھی "

نپولین بونا پارٹ

حضرت محمد صرف اپنی ذات اور قوم ہی کے لیے نہیں بلکہ دنیائے ارضی کے لیے ابر رحمت تھے۔تاریخ میں کسی ایسے شخص کی مثال موجود نہیں جس نے احکام خداوندی کو اس قدر مستحسن طریقے سے انجام دیا ہو۔

ڈاکٹر ڈی رائٹ

اس میں کسی قسم کا بھی شک و شبہ نہیں کہ حضور اکرم ایک عظیم المرتب مصلح تھے۔جنہوں نے انسانیت کی خدمت کی آپ کے لیئے یہ فخر کیا کم ہے کہ آپ امت کو نور حق کی طرف لے گئے اور اسے اس قابل بنا دیا کہ وہ امن و سلامتی کی گرویدہ ہو جائے اور زہد و تقویٰ کی زندگی کو ترجیح دینے لگے ۔ آپ نے اسے انسانی خونریزی سے منع فرمایا اس کے لیئے حقیقی ترقی و تمدن کی راہیں کھول دیں۔ اور یہ ایک ایسا عظیم الشان کام ہے جو اس شخص سے انجام پا سکتا ہے جس کے ساتھ کوئی مخفی قوت ہو اور ایسا شخص یقیناََ اکرام و احترام کا مستحق ہے۔

کونٹ ٹالسٹائی

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت محمد بڑے پکے اور راست باز ریفارمر تھے۔

ڈاکٹر ای اے فریمن

مستشرق قرون وسطیٰ میں جب یورپ میں جہل کی موجیں آسمان سے باتیں کر رہی تھیں عربستان کے شہر سے نور تاباں کا ظہور ہواجس نے اپنی ضیاء باریوں سے علم و ہنر اور ہدایت کے چھلکتے ہوئے نوری دریا بہا دیئے۔ اسی کا طفیل ہے کہ یورپ کو عربوں کے توسط سے یونانیوں کے علوم و فلسفے نصیب ہو سکے۔

مسٹر سار

اگر حضرت محمد سچے نبی نہ تھے تو دنیا میں کوئی برحق نبی آیا ہی نہیں۔

ڈاکٹر لین پول

محمد صاحب ایک ایسی ہستی تھے اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر جن کے عقیدہ کے لحاظ سے وہ ایک پیغمبر تھے دوسرے لوگوں کے لیئے ان کی سوانح عمری ایک نہایت ہی دل بڑھانے والی اور سبق آموز ثابت ہوئی ہے۔

ڈاکٹر بدھ ویر سنگھ دہلوی

حقیقت بہرحال حقیقت ہے ۔ اگر بغض و عباد کی پٹی آنکھوں سے ہٹا دی جائے تو پیغمبر اسلام کا نورانی چہرہ ان تمام داغ دھبوں سے پاک و صاف نظر آئے گا جو بتلائے جاتے ہیں۔ سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ خدا نے پیغمبر اسلام کو تمام کائنات

کے لیئے سراپا رحمت بنا کر بھیجا ہے اور کائنات میں عالم انسان، عالم حیوان، عالم نباتات اور عالم جمادات سب شامل ہیں۔

سوامی برج نارائن سنیاسی بی اے

اے عرب کے مہاپرش آپ وہ ہیں جن کی شکشا سے مورتی پوجا مٹ گئی اور ایشور کی بھگتی کا دھیان پیدا ہوا۔بے شک آپ نے دھرم سیوکوں میں وہ بات پیدا کر دی کہ ایک ہی سمے کے اندر وہ جرنیل کمانڈر اور چیف جسٹس بھی تھے اور آتما کے سدھار کا کام بھی کرتے تھے۔ آپ نے عورت کی مٹی ہوئی عزت کو بچایا اور اس کے حقوق مقرر کیئے۔ آپ نے اس دکھ بھری دنیا میں شانتی اور امن کا پرچار کیا اور امیر و غریب سب کو ایک سبھا میں جمع کیا۔

کملا دیوی بی اے بمبئی

حضرت محمد کی لائف اور آپ کی بنیادی تعلیمات کے متعلق جان کر ہر شخص اس نتیجہ پر باآسانی پہنچ سکتا ہے کہ حضرت محمد نے دنیا پر بہت احسانات کیئے ہیں۔اور دنیا نے آپ کی تعلیمات سے بہت فائدہ اٹھایا۔

صرف ملک عرب پر ہی آپ کے احسانات نہیں بلکہ آپ کا فیض تعلیم و ہدایت دنیا کے ہر گوشے میں پہنچا۔ غلامی کےخلاف سب سے پہلی آواز حضرت محمد نے بلند کی اور غلاموں کے بارے میں ایسے احکام جاری کیئے کہ ان کے حقوق بھائیوں

کے برابر کر دیئے۔ آپ نے عورتوں اور استریوں کے درجہ کو بلند کر دیا۔ سود کو قطعاََ حرام قرار دے کر سرمایہ کاری کی جڑ پر ایسا کلہاڑا مارا کہ اس کے بعد پھر یہ درخت اچھی طرح پھل پھول ہی نہ سکا۔ سود خوری ہمیشہ کے لیئے ایک لعنت ہی رہی ہے۔ مساوات کی طرف ایک ایسا عملی اقدام کیا کہ اس سے قبل دنیا اس سے ناآشنا اور ناواقف تھی ۔حضرت محمد ﷺ نے نہایت پرزور طریقے سے توہمات کے خلاف جہاد کیا اور نہ صرف اپنے پیروؤں کے اندر سے اس کی بیخ و بنیاد اکھاڑ پھینکی بلکہ دنیا کو ایک ایسی روشنی عطا کی کہ توہمات کے بھیانک چہرے اور اس کی ہیئت کے خدوخال سب کو نظر آگئے۔

بابو جگل کشور کھنہ

حضرت محمد کو جتنا ستایا گیا اتنا کسی بھی ہادی اور پیغمبر کو نہیں ستایا گیاایسی حالت میں کیوں نہ محمد صاحب کی رحمدلی، شفقت اور مروت علی المخلوقات کی داد دوں جنہوں نے خود تو ظلم و ستم کے پہاڑ اپنے سر اٹھا لیئے مگر اپنے ستانے والے اور دکھ دینے والے کو اف تک نہ کہا۔ بلکہ ان کے حق میں دعائیں مانگیں اور طاقت و اقتدار مل جانے پر بھی ان سے انتقام نہ لیا۔

سوامی لکشمن رائے مفسر راز حیات حضرت محمد کے سوا تاریخ عالم کے تمام صفحات زندگی اس قدر صحیح تفسیر کرنے والی کسی دوسری شخصیت عظمیٰ کے بیان سے خالی ہیں۔ وہ

کون سی اذیتیں تھیں جو کفرستان عرب کے کافروں نے اپنے عقائد باطلہ کی حفاظت میں عرب کے اس بت شکن پیغمبر کو نہیں دیں۔ وہ کون سے انسانیت سوز مظالم تھے جو عرب کے درندوں نے اس رحم و ہمدردی کے مجسمہ پر نہیں توڑے۔ وہ کون سے زہرہ گداز ستم تھے جو جہالت کے گہوارے میں پلنے والی قوم نے اپنے سچے ہادی پر روا نہیں رکھے۔مگر انسانیت کے اس محسن اعظم کی زبان فیض ترجمان سے بجائے بددعا کے دعا ہی نکلی ۔ غیر مسلم مصنفوں کا برا ہو جنہوں نے قسم کھالی ہے کہ قلم ہاتھ میں لیتے وقت عقل کو چھٹی دے دیا کریں گے اور آنکھوں پر تعصب کی ٹھیکری رکھ کر ہر واقعہ کو اپنی کج فیمی اور کج نگاہی کے رنگ میں رنگ کر دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔ آمکھیں چکا چوند ہو جاتی ہیں اور ان کے گستاخ اور کج رقم قلموں کو اعترافات کرتے ہی بنتی ہے کہ واقعی اس نفس کش پیغمبر نے جس شان استغناء سے دولت، شہرت، عزت اور حسن کی طلسمی طاقتوں کو اپنے اصولوں پر قربان کیا وہ ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں ۔ عرب کے سربر آوردہ بزرگوں نے اپنے عقائد باطلہ کی حفاظت کے لیئے اس آفتاب حقانیت کے سامنے جس کی ہر ایک کرن کفر سوز تھی ، ایک دوسرے سے بلکل متضاد اور مخالف راستے رکھ دیئے ۔اور ان کو اختیار دے دیا گیا کہ ان میں سے جو راستہ چاہیں حسب خواہش اختیار کر لیں۔ ایک طرف ریگستان عرب کی حسین سے حسین عورتیں دولت کے انبار اور عزت و

شہرت کی دستار قدموں میں نثار کرنے کو تیار تھیں اور دوسری طرف ذرہ ذرہ مخالفت کے طوفان اٹھا رہا تھا۔

قتل کی دھمکیاں دی جاتی تھیں آوازے کسے جاتے تھے نجاستیں پھینکی جاتی تھیں راستے میں کانٹے بچھائے جاتے تھے ۔ تاریخ عالم اس حقیقت غیر مشتبہ پر شاہد عادل ہے کہ اس کے اوراق کو تزکیہ نفس کے ایسے فقید المثال مظاہرہ کا بیان کبھی نصیب میسر نہیں ہوا۔ اس حق کوش پیغمبر کو جس کا مدعا نفس پروری سے کوسوں دور تھا دولت کی جھنکار اپنی طرف متوجہ نہیں کر سکی شہرت کی طلسمی طاقت اس کے دل کو فریب نہ دے سکی حسن اپنی تمام دل آویزوں سمیت نظر التفات سے محروم رہا۔ انہوں نے بلا تامل فیصلہ کن لہجہ میں کہہ دیا اگر آپ لوگ چاند اور سورج کو میری گود میں لا کر ڈال دیں تو بھی میں تبلیغ حق سے باز نہیں آؤں گا۔

بی ایس رندھاوا ہوشیارپوری

عزت اور جاہ و حشمت کی خواہش سے آنحضرت ﷺ نے اسلام کی بنیاد نہیں ڈالی۔ شاہی تاج ان کے نزدیک ذلیل اور حقیر شئے تھی۔تخت شاہی کو آپ ٹھکراتے تھے دنیاوی وجاہت کے طالب نہ تھے۔ ان کی زندگی کا مقصد تو موت و حیات کے اہم زاویوں کا پرچار تھا۔

وشوانرائن دولت

وہ (رسول اکرم) روحانی پیشوا تھے بلکہ ان کی تعلیمات کو سب سے بہتر سمجھتا ہوں۔ کسی روحانی پیشوا نے خدا کی بادشاہت کا ایسا جامع اور مانع پیغام نہیں سنایا جیسا کی پیغمبر اسلام نے۔

گاندھی

حضرت محمد نہایت عظیم المرتبت انسان تھے ۔ وہ ایک مفکر اور معمار تھے انہوں نے اپنے زمانہ کے حالات کے مقابلہ کی فکر نہیں کی اور جو تعمیر کی وہ صرف اپنے زمانہ ہی کے لیئے نہیں کی بلکہ رہتی دنیا تک کے مسائل کو سوچا اور جو تعمیر کی وہ ہمیشہ کے لیئے کی۔

میجر آرتھر گلن لیونارڈ

حضرت محمد گزشتہ اور موجودہ سبھی انسانوں سے افضل اور اکمل تھے اور آئیندہ ان کی مثال پیدا ہونا محال بلکہ ناممکن ہے۔

ڈاکٹر شیلے

حضرت محمد کی عقل ان عظیم ترین عقلوں میں سے تھی ۔جن کا وجود دنیا میں عنقاء کا حکم رکھتا ہے ۔ وہ معاملہ کی تہہ میں پہلی ہی نظر میں پہنچ جایا کرتے تھے ۔ اپنے خاص معاملات میں نہایت ایثار اور انصاف سے کام لیتے۔ دوست و دشمن، امیر و غریب، قوی و ضعیف ہر ایک کے ساتھ عدل و

مساوات کا سلوک کرتے۔

سر فلیکڈ

غیرمسلم شعرا کا نعتیہ کلام

یہاں میں کچھ بات راکھوں

وید پران سست مت بھاگوں

دیس عرب بھیر کتا سمائے

سو تھل بھوم کت سنو کوک رائے

سمجھو مت تا کر ہوئی

سندرم ادیس تھتھ سوئی

سمت بکرم کی دو رانگا

مہاکوک تس چہتر تنگا

راج نیت بھو پریت دیکھاوے

آیئن مت سب کو سجھاوے

جر سندم ست چاری

تنکی نہیں ہوئی بھوبھاری

تب لگ سندرم چھچھ کوئی

بنا محمد نیا یار نہ ہوئی

تب ہوئے سنگ لنگ اوتار

مہدی کہے سکل سنسارا

سندرم تمام پھر نہیں ہوئے

تلسی بچن ست مت کوئے

شاہیں تلسی داس

یعنی جو ویدوں اور پرانوں میں لکھا ہے وہی کہوں گا۔ طرف داری اور جانب داری میں کچھ نہیں کہوں گا۔ دیس عرب میں ایک خوش نما ستارہ ہوگا۔ اچھی شان کی زمین ہو گی۔ اس سے معجزات کا ظہور ہو گا۔ بکرمی سمت سے ساتویں صدی (بکرمی) میں وہ اس طرح پیدا ہو گا جیسے چودھویں رات میں چاند بہت عمدہ حکمرانی کرےگا۔ اپنا عقیدہ (دین) سب کو سمجھائے گا۔ اس کے چار خلفاء ہوں گے اور اس کی نسل سے بڑا رعب پیدا ہو گا۔ اس کے دین کے جاری ہونے سے جو کوئی خدا تک پہنچنا چاہے گا وہ بغیر محمد کے وسیلے سے پار نہ ہو گا۔ پھر ایک کامل شخص ہو گا(اسی کی اولاد سے) جسے تمام دنیا مہدی کہے گی۔ اس کے بعد پھر ولادت نہ ہو گی۔ یعنی وہ قربِ قیامت آئیں گے۔

نعت نبی

کلام : بھگوانداس بھگوان

خوشا بختے دو عالم را کہ ختمِ مرسلاں آمد

حبیبِ کبریا آمد،رسول ِدو جہاں آمد

مبارک باد ہےدو عالم کو کہ ختم المرسلین تشریف لاتے ہیں

حبیبِ کبریا ، دو عالم کے رسول تشریف لاتے ہیں

نقیبِ وحدتِ یزداں و عینِ شانِ یزدانی

مبارک باد اُمّت را شفیعِ عاصیاں آمد

آپ اللہ کی وحدانیت کے رہنمااورشانِ خدا کا جلوہ ہیں

مبارکباد ہے امت کو کہ گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے تشریف لاتے ہیں

دریں بُت خانۂ عالم شہِ وحدت نشاں آمد

بشیرِ صادقاں آمد، نذیرِ کاذباں آمد

اس دنیا کے بتخانے میں اللہ واحد کا پتہ رکھنے والےتشریف لاتے ہیں

سچوں کو خوشخبری دینے، جھوٹوں کو ڈرانے والے تشریف لاتے ہیں

نصیرِ عرشیاں آمد، شفیقِ فرشیاں آمد

خوشا میلادِ قُدسی نازشِ کون و مکاں آمد

عرشیوں کے حامی اور فرش والوں کےمہربان تشریف لاتے ہیں

آپ کا میلاد بہت اچھاہے کہ کون و مکاں سے فرشتے ناز برداری کے لیے آتے ہیں

مُحمّدمصطفےٰ صلِ علےٰ آں نُورِ سُبحانی

امامِ عاشقاں آمد، مکینِ لا مکاں آمد

مُحمّدمصطفےٰ ان پر درود ہو،وہ نورِ خدا ہیں

عاشقوں کے امام اور لامکاں کے مکین تشریف لاتے ہیں

زہے قسمت کہ نورِ عرشیاں آمد

خوشا بختے خوشا بختے کہ سرِّ کُن فکاں آمد

واہ نصیب! کہ عرشیوں کا نور تشریف لاتے ہیں

مبارک ہو ،مبارک ہو کہ ساری کائنات کا راز تشریف لاتے ہیں

سرودِ جانِ بھگوان ست نعتِ خواجۂ عالم

جمالِ دوسرا آمد، جمیلِ قدسیاں آمد

خواجۂ عالم کی نعت توخدا پاک کی قدرت کا گیت ہے

دو جہان کا جمال اور قدسیوں کا حسن تشریف لاتے ہیں

ہر شاخ میں ہے شگوفہ کاری

ثمرہ ہے قلم کا حمد باری

کرتا ہے یہ دو زباں میں یکسر

حمد حق مدحت پیمبر

پانچ انگلیوں میں یہ حرف زن ہے

یعنی یہ مطیع پنجتن ہے

پنڈت دیا شنکر نسیم

ہو شوق نہ کیوں نعتِ رسولِ دوسرا کا

مضموں ہو عیاں دل میں جو لولاک لما کا

پہنچائے ہے کس اوج سعادت پہ جہاں کو

پھر رتبہ ہو کم عرش سے کیوں غار حرا کا

یوں روشنی ایماں کی ہے دل میں کہ جیسے

بطحا سے ہوا جلوہ فگن نور خدا کا

پنڈت دتا تریا کیفی

انوارہیں بے شمار معدود نہیں

رحمت کی شاہراہ مسدود نہیں

معلوم ہے کچھ تم کو محمد کا مقام

وہ امت اسلام میں محدود نہیں

رگھوپتی سہائے فراق گورکھپوری

سبز گنبد کے اشارے کھینچ لائے ہیں ہمیں

لیجئے دربار میں حاضر ہیں اے سرکار ہم

نام پاک احمد مرسل سے ہم کو پیار ہے

اس لئے لکھتے ہیں اختر نعت میں اشعار ہے

پنڈت ہری چند اختر

سلام اس پر جو آیا رحمت للعالمین بن کر

پیام دوست لے کر صادق و وعدو امیں بن کر

سلام اس پر جو حامی بن کے آیا غم نصیبوں کا

رہا جو بے کسوں کا آسرا مشفق غریبوں کا

جگن ناتھ آزاد

پر تو حسن زاد آئے تھے

پیکر التفات آئے تھے

کذب اور کفر کو مٹانے کو

سرور کائنات آئے تھے

پنڈت آنند موہن گلزارزتشی

گرچہ نام و نسب سے ہندو ہوں

کملی والے میں تیرا سادھو ہوں

تیری توصیف ہے مری چہکار

میں ترے باغ کا پکھیرو ہوں

کرشن موہن

حضرت کی صداقت کی عالم نے گواہی دی

پیغام الہٰی ہے پیغام محمد کا

اوہام کی ظلمت میں اک شمع ہدایت ہے

بھٹکی ہوئی دنیا کو پیغام محمد کا

راجیندر بہادر موج

زندگی میں زندگی کا حق ادا ہو جائے گا

تو اگر اے دل غلام مصطفٰے ہو جائے گا

رحمت للعالمیں سے مانگ کر دیکھو توبھیک

ساری دنیا سارے عالم کا بھلا ہو جائے گا

ہے یہی مفہوم تعلیمات قرآن و حدیث

جو محمد کاہوا اس کا خدا ہو جائے گا

شوق سے نعت نبی لکھتا رہا گر اے خودی

حق میں بخشش کا تری یہ آسرا ہو جائے گا

پنڈت گیا پرساد خودی

اگر دیکھی نبوت تو محمد آپ کی دیکھی

کرم دیکھا، عمل دیکھا، مثالی زندگی دیکھی

پرواز خیالوں نے ہر دل نے نظر پائی

کیا کیا نہ ملا ہم کو اس حسن مجسم سے

حق سے کرو محبتیں باطل سے نفرتیں

رکھنا ہمیشہ یاد نصیحت رسول کی

زندگی کو دلکشی ملے تیرگی میں روشنی ملے

بونوں کوقد آوری ملے سب کو ایک برابری ملے

پرچم مساوات اونچا اٹھانے کو

رنگ نسل بھید سارے جڑ سے مٹانے کو

آقائے بلال آگیا

آمنہ کا لال آگیا

سردار پنچھی

....

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور کرشن جی مہاراج شری

شری کرشن جی مہاراج کا حضرت علی ع کو مدد کے لیے پکارنا

پانڈوں اور کوروں کو مشہور جنگ میں جب شری کرشن جی مہاراجہ کور کیشتر کے میدان میں تشریف لاتے ہیں تو انہیں معلوم ہو جاتا ہے سچائی کے طالب گار تو محض مٹھی بھر ہیں مگر پرستاران باطل کے ٹڈی دل لشکروں سے زمیں اٹی پڑی ہے کرشن جی مہاراج اپنے سرفروشوں کو ضروری اپدلیش دینے کے بعد تخلیہ میں جاتے ہیں اور اپنے مالک حقیقی کے سامنے زمین بوس ہو کر دعا مانگتے ہیں

ہے پرمیشور سنسار پرم آتما!

تجھے اپنی ذات کی قسم جو آکاش اور دھرتی کا جنم کارن ہے اور اس کی قسم جو تیرے پیارے کا پیارا تیرے پریتم کا پریتم ہے تجھے اسکا واسطہ جو اھلی ہے جو سنسار کے سب سے

بڑے مندر میں کالے پھتر کے قریب اپنا چمتکار دکھلائے گا تو میری بینتی سن اور جھوٹے راکشوں نشٹ کر اور سچوں کو فتح دے

اے ایشور ایلا-ایلا-ایلا

نوٹ: سنسکرت زبان میں اهلی اور ایلا علی کو کہتے ہیں

کتاب: رسالہ کرشن بینتی مولفہ پنڈت رام دھن

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام غیر مسلموں کی نظر میں

حضرت علیؑ کی فصاحت تمام زمانوں میں زندہ رہے گی، بلاشبہ خطابت اور تیغ زنی میں وہ یکتا تھے۔

دان ایڈورڈ گبن، 1737-1794

حضرت علیؑ لڑائی میں بہادر اور تقریروں میں فصیح تھے، وہ دوستوں پر شفیق اور دشمنوں کیلئے فراخ دل تھے۔

شامی نژاد امریکی پروفیسر فلپ کے حتی، 1886-1978

سادگی حضرت علیؑ کی پہچان تھی اور انہوں نے بچپن سے اپنا دل و جان رسول خدا کے نام کر دیا تھا۔

سر ویلیم مور، 1905-1918،

حضرت علیؑ ہمیشہ مسلم دنیا میں شرافت اور دانشمندی کی مثال رہیں گے۔

جیرالڈ ڈی گورے، 1984-1897

حضرت علیؑ کے مخلصانہ پن اور معاف کرنے کی فراخ دلی نے ہی ان کے دشمنوں کو شکست دی۔

ولفرڈ میڈلنگ، 2013-1930

خوش نصیب ہے وہ قوم کہ جس میں علیؑ جیسا عادل انسان پیدا ہوا، نبی اللہ سے انہیں وہی نسبت ہے جو حضرت موسیٰؑ سے حضرت ہارونؑ کو تھی۔

چارلس ملز

خانہ خدا میں حضرت علی کی ولادت ایک ایسا خاصا ہے جو کسی اور کا مقدر نہیں۔

سائمن اوکلے،1720-1678

عرب میں ان کی باتیں زبان زدعام ہیں، آپ ایسے غنی تھے کہ مساکین کا ان کے گرد حلقہ رہتا تھا۔

واشنگٹن آئیورنگ

علیؑ کو سمجھنا سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔

ڈی-ایف-کیرے، 1974-1911

علی وہ دردمند، بہادر اور شہید امام ہے کہ کہ جسکی روح بہت عمیق اور بلند ہے، علی وہ بلند قامت شخصیت ہے جو پیامبر کی حمایت میں لڑتا تھا اور جس نے معجزہ آسا کامیابیاں اور کامرانیاں اسلام کے حصے میں ڈالیں، جنگ بدر میں کہ جب علی کی عمر فقط بیس سال تھی، ایک ضرب سے قریش کے ایک سوار کے دو ٹکڑے کر دیئے، جنگ احد میں رسول خدا کی تلوار ذوالفقار سے زرہوں اور سپروں کے سینے چاک کرکے حملے کئے، قلعہ خیبر پر حملہ کیا تو اپنے طاقتور ہاتھوں سے اس سنگین لوہے کے دروازے کو اکھاڑ کر اپنی ڈھال بنا لیا۔ پیامبر کو ان سے شدید محبت تھی اور وہ انکے اوپر مکمل اعتماد کرتے تھے۔

کارا ڈیفو

بہت کم لوگ ہیں جو معنویت اور روح حقیقی کی طرف توجہ رکھتے ہیں، لوگوں کی اکثریت ہمیشہ مادیات کے پیچھے بھاگتی ہے، ان راتوں میں جب میں دکھ اور تکلیف میں ہوتا تھا، میرے افکار اور تخیلات مجھے ماضی کی جانب کھینچنے لگے، امام علی اور امام حسین مجھے یاد آنے لگے، میں کافی دیر تک گریہ کرتا رہا اور پھر میں نے کچھ اشعار "علی و حسین" کے بارے میں سپرد قرطاس کئے۔ اے داماد پیامبر آپ کی شخصیت ان ستاروں کے مدار سے بلند ہے، یہ نور کی خصوصیات میں

سے ہے کہ وہ پاک اور منزہ باقی رہتا ہے، جسکو زمانے کا گرد و غبار میلا اور داغ دار نہیں کرسکتا، اور جو کوئی شخصیت کے لحاظ سے ثروت مند ہے، وہ کبھی فقیر نہیں ہوسکتا، اے شہید راہ دین و ایمان، آپ نے مسکراتے لبوں کے ساتھ دنیا کے دردوں اور مشقتوں کو قبول کیا، اے ادب و سخن کے استاد، آپ کا شیوہ گفتار اور طرز تکلم اس سمندر کی طرح ہے کہ جس کی وسعتوں اور گہراییوں میں روحیں ایک دوسرے سے ملاقات کرتی ہیں۔ ہاں زمانہ بوڑھا ہو جائے گا، لیکن علیؑ کا نام چمکتی صبح کی طرح ہمیشہ قائم و دائم رہے گا، ہر روز تمام زمانوں اور صدیوں میں علیؑ کا نام صبح کی سفیدی اور نور کی طرح تمام بشریت کے چہرے پر چمکتا اور دمکتا رہے گا اور ہر روز طلوع ہوا کرے گا۔

ڈاکٹر پولس سلامہ

علیؑ فیصلوں کے وقت انتہائی درجے تک عادلانہ فیصلے کرتے تھے، علیؑ قوانین الہٰی کے اجرا میں سختی سے کام لیتے تھے، علیؑ وہ ہستی ہیں کہ مسلمانوں کی نسبت جن کے تمام اعمال کی رفتار بہت ہی منصفانہ ہوتی تھی، علی وہ ہیں کہ جنکی دھمکی اور خوشخبری قطعی ہوتی تھی، پھر لکھتی ہیں کہ اے میری آنکھوں گریہ کرو اور اپنے اشکوں کو میرے آہ و فغاں کے ساتھ شامل کرو کہ اہل بیت کو کس طرح مظلومانہ طریقے سے شہید کردیا گیا۔

میڈم ڈیلفائی

....

لبنانی عیسائی مصنف جارج جرداق نے ایک کتاب ”صوت العدالۃ الانسانیہ“ یعنی ندائے عدالت انسانی، حضرت علی کے بارے میں تحریر کی تھی لیکن کسی مسلمان نے اسے چھاپنا گوارا نہ کیا تو وہ کافی بے چین ہو گیا، لبنان کے ایک بشپ نے اس کی بےچینی کی وجہ پوچھی تو اس نے سارا ماجرا گوش گزار کر دیا، بشپ نے اسے رقم کی ایک تھیلی دی اور کہا کہ اس کتاب کو خود چھپواؤ، جب یہ کتاب چھپ گئی اور مقبول ہو گئی تو اس کی اشاعت سے اسے بھرپور منافع ہوا۔

جارج نے بشپ کی رقم ایک تھیلی میں ڈال کر اسے واپس کرنا چاہی تو بشپ نے کہا کہ یہ میرا تمہارے اوپر احسان نہیں تھا بلکہ یہ امیرالمؤمنین حضرت علیؑ کے ان احسانوں کا ایک معمولی سا شکریہ ادا کیا ہے کہ جب وہ خلیفہ تھے تو آپ نے تمام اقلیتوں بشمول عیسائیوں کے نمائندوں کو طلب کیا اور فرمایا کہ مجھ علیؑ کے دور میں تم اقلیتوں کو تمام تر اقلیتی حقوق اور تحفظ حاصل رہے گا اسلئے حضرت محمد رسول اللہ ص کے بعد ان کے وصی امیر المومینن حضرت علیؑ کا دور خلافت اقلیتوں بالخصوص عیسائیوں کے ساتھ مثالی ترین دور تھا ،جس میں اقلیتوں بالخصوص عیسائیوں کے خلاف کہیں بھی ظلم و جبر نہ ہوا اسلئے میں نے حضرت علیؑ کے احسان کا

معمولی شکریہ ادا کیا ہے اسلئے یہ رقم مجھے واپس کرنے کی بجائے غریبوں میں بانٹ دو۔

حقیقت میں کسی بھی مورخ یا محقق کے لئے چاہے وہ کتنا ہی بڑا زیرک اور دانا کیوں نہ ہو، وہ اگر چاہے تو ہزار صفحے بھی تحریر کر دے لیکن علیؑ جیسی ہستیوں کی کامل تصویر کی عکاسی نہیں کرسکتا، کسی میں یہ حوصلہ نہیں ہے کہ وہ ذات علیؑ کو الفاظ کے ذریعے مجسم شکل دے، لہذا ہر وہ کام اور عمل جو حضرت علیؑ نے اپنے خدا کے لئے انجام دیا ہے، وہ ایسا عمل ہے کہ جسے آج تک نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آنکھ نے دیکھا، اور وہ کارنامے جو انہوں نے انجام دیئے، اس سے بہت زیادہ ہیں کہ جن کو زبان یا قلم سے بیان اور آشکار کیا جائے۔ اس بنا پر ہم جو بھی علیؑ کا عکس یا نقش بنایں گے، وہ یقیناً ناقص اور نامکمل ہوگا۔

....

لبنانی عیسائی مفکر خلیل جبران بھی حضرت علیؑ کے عاشقوں میں سے ہے۔ اسکے آثار میں یہ چیز نظر آتی ہے کہ وہ جب بھی دنیا کی عظیم ہستیوں کا ذکر کرتا ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت علی کرم اللہ وجھہ کا نام لیتا ہے۔

خلیل جبران لکھتا ہے کہ علی ابن ابی طالب دنیا سے اس حالت میں چلے گئے کہ انکی اپنی عظمت و جلالت انکی شہادت کا سبب بنی۔ علی نے اس دنیا سے اس حالت میں آنکھیں بند کیں

جب انکے لبوں پر نماز کا زمزمہ تھا، انہوں نے بڑے شوق و رغبت اور عشق سے اپنے پروردگار کی طرف رخت سفر باندھا، عربوں نے اس شخصیت کے حقیقی مقام کو نہ پہچانا، لیکن عجمیوں نے جو عربوں کی ہمسائیگی میں رہتے تھے، جو پتھروں اور سنگ ریزوں سے جواہرات جدا کرنے کا ہنر جانتے تھے، کسی حد تک اس ہستی کی معرفت حاصل کی ہے۔

خلیل جبران ایک جگہ تحریر کرتا ہے کہ میں آج تک دنیا کے اس راز کو نہ سمجھ پایا کہ کیوں بعض لوگ اپنے زمانے سے بہت آگے ہوتے ہیں، میرے عقیدے کے مطابق علی ابن ابی طالب اس زمانے کے نہیں تھے، وہ زمانہ علیؑ کا قدر شناس نہیں تھا، علیؑ اپنے زمانے سے بہت پہلے پیدا ہوگئے تھے، مزید کہتے ہیں کہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ علی ابن ابی طالب عربوں میں وہ پہلے شخص تھے، جو اس کائنات کی کلی روح کے ساتھ تھے، یعنی خدا کے ہمسایہ تھے اور علیؑ وہ ہستی تھے جو اپنی راتوں کو اس روحِ کلی عالم کے ساتھ گزارتے تھے۔

میرے عقیدے کے مطابق ابو طالب کا بیٹا علی علیہ السلام پہلا عرب تھا جس کا رابطہ کل جہان کے ساتھ تھا اور وہ ان کا ساتھی لگتا تھا، رات ان کے ساتھ ساتھ حرکت کرتی تھی، علی علیہ السلام پہلے انسان تھے جن کی روحِ پاک سے ہدایت کی ایسی شعائیں نکلتی تھیں جو ہر ذی روح کو بھاتی تھیں،

انسانیت نے اپنی پوری تاریخ میں ایسے انسان کو نہ دیکھا ہوگا، اسی وجہ سے لوگ ان کی پُرمعنی گفتار اور اپنی گمراہی میں پھنس کے رہ جاتے تھے، پس جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرتا ہے، وہ فطرت سے محبت کرتا ہے اور جو اُن سے دشمنی کرتا ہے، وہ گویا جاہلیت میں غرق ہے۔

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور غیرمسلم شعراء

میرے سینے کی دھڑکن ہیں میری آنکھوں کے تارے ہیں

سہارا بے سہاروں کا نبی کے وہ دُلارے ہیں

سمجھ کر تم فقط اپنا انہیں تقسیم نہ کرنا

علی جتنے تمہارے ہیں علی اتنے ہمارے ہیں

نبی نورِ خدا ھے تو علی نورِ نبی سمجھو

نہ اس سے کم گوارا تھا نہ اس سے کم گوارا ھے

سمندر درد کا اندر مگر میں پی نہیں سکتا

لگے ھوں لاکھ پہرے پر لبوں کو سی نہیں سکتا

علی والو علی کے عشق کی یہ داستان سن لو

اگر علی کا ذکر نہ ہو تو یہ بندہ جی نہیں سکتا

پنڈٹ اچاریہ پرمود

ٹُو تو ہر دین کے، ہر دور کے انسان کا ہے

کم کبھی بھی تیری توقیر نہ ہونے دیں گے

ہم سلامت ہیں زمانے میں تو انشاء اللہ

تجھ کو اک قوم کی جاگیر نہ ہونے دیں گے

کنور مہندر سنگھ بیدی

دریائے پر خروش ز بند و شکن گزشت

از تنگنائے وادی و کوہ و دمن گزشت

یکساں چو سیل کردہ نشیب و فراز را

او کاخ شاہ و پارہ و کشت و چمن گزشت

بیتاب و تندوتیز و جگرسوز و بیقرار

در ہر زمان تازہ رسید او کہن گزشت

زی بحر بیکرانہ چہ مستانہ می رود

در خود یگانہ از ہمہ بیگانہ می رود

گوئٹے کا نغمہ محمد

ترجمہ از علامہ اقبال

حضرت حسین علیہ السلام غیر مسلموں کی نظر میں

کاش دنیا امام حسینؓ کے پیغام‘ ان کی تعلیمات اور مقصد کو سمجھے اور ان کے نقش قدم پر چل کر اپنی اصلاح کرے۔

ڈاکٹر کرسٹوفر

امام حسین صداقت کے اصول پر سختی کے ساتھ کاربند رہے اور زندگی کی آخری گھڑی تک مستقل مزاج اور اٹل رہے۔ انہوں نے ذلت پر موت کو ترجیح دی۔ ایسی روحیں کبھی فنا نہیں ہوسکتیں اور امام حسینؓ آج بھی انسانیت کے رہنمائوں میں بلند مقام رکھتے ہیں۔

ڈاکٹر ایچ ڈبلیو بی مورنیو

حسینؓ کی قربانی نے قوموں کی بقاء اور جہاد زندگی کے لیے ایک ایسی مشعل روشن کی جو رہتی دنیا تک روشن رہے گی۔

جے اے سیمسن

تاریخ اسلام میں ایک باکمال ہیرو کا نام نظر آتا ہے جس کو حسینؓ کہا جاتا ہے۔ یہ محمدؐ کا نواسہ‘علیؓو فاطمہؓ کا بیٹا‘ لاتعداد صفات و اوصاف کا مالک ہے جس کے عظیم‘ اعلیٰ کردار نے اسلا م کو زندہ کیا اور دین خدا میں نئی روح ڈال دی۔ حق تو یہ ہے کہ اسلام کا یہ بہادر میدانِ کربلا میں شجاعت کے جوہر نہ

دکھاتا اور ایک پلید و لعین حکمران کی اطاعت قبول کرلیتا تو آج محمدؐ کے دین کا نقشہ کچھ اور نظر آتا‘ وہ کبھی اس طرح کہ نہ تو قرآن ہوتا اور نہ اسلام ہوتا‘ نہ ایمان‘ نہ رحم و انصاف‘ نہ کرم و وفا بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ انسانیت کا نشان تک دکھائی نہ دیتا۔ ہر جگہ وحشت و بربریت اور درندگی نظر آتی۔

جی بی ایڈورڈ

قربانیوں ہی کے ذریعے تہذیبوں کا ارتقا ہوتا ہے۔ حضرت امام حسینؓ کی قربانی نہ صرف مسلمانوں کے لیے بلکہ پوری انسانیت کے لیے ایک قابلِ فخر کارنامے کی حیثیت رکھتی ہے۔ انہوں نے جان دے دی لیکن انسانیت کے رہنما اصولوں پر آنچ نہیں آنے دی۔ دنیا کی تاریخ میں اس کی دوسری مثال نہیں ملتی۔ حضرت امام حسینؓ کی قربانی کے زیر قدم امن اور مسرت دوبارہ بنی نوع انسان کو حاصل ہوسکتی ہیں بشرطیکہ انسان ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرے۔

مہاراج یوربندسرنٹور سنگھ

کربلا کے شہیدوں کی کہانی انسانی تاریخ کی ان سچی کہانیوں میں سے ایک ہے جنہیں کبھی نہیں بھلایا جائے گا‘ نہ ان کی اثر آفرینی میں کوئی کمی آئے گی۔ دنیا میں لاکھوں کروڑوں مرد اور عورتیں اس سے متاثر ہیں اور رہیں گے۔

شہیدوں کی زندگیاں وہ مشعلیں ہیں جو صداقت اور حریت کی

راہ میں آگے بڑھنے والوں کو راستہ دکھاتی ہیں‘ ان میں استقامت کا حوصلہ پیدا کرتی ہیں۔

راجندر پرشاد

اگر حسینؓ نہ ہوتے تو دنیا سے اسلام ختم ہوجاتا اور دنیا ہمیشہ کے لیے نیک بندوں سے خالی ہوجاتی۔ حسین سے بڑھ کر کوئی شہید نہیں

سوامی شنکر اچاریہ

معرکہ کربلا دنیا کی تاریخ میں پہلی آواز ہے اور شاید آخری بھی ہو جو مظلوموں کی حمایت میں بلند ہوئی اور اس کی صدائے بازگشت آج تک فضائے عالم میں گونج رہی ہے۔

منشی پریم چند

اس میں اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں کہ دنیا کے شہیدوں میں امام حسینؓ کو ایک ممتاز اور بلند حیثیت حاصل ہے۔

ڈاکٹر سہنا

محمدؐ نے جو انسانیت کے بہترین اصول پیش کیے تھے حسینؓ نے اپنی قربانی اور شہادت سے انہیں زندہ کردیا۔ ان پر ہدایت کی مہر لگادی۔ حسینؓ کا اصول اٹل ہے۔

سردار کرتار سنگھ

زہد و تقویٰ اور شجاعت کے سنگم میں خاکی انسان کے عروج کی انتہا ہے جن کو زوال کبھی نہیں آئے گا۔ اس کسوٹی کے اصول پر امام عالی مقام نے اپنی زندگی کی بامقصد اور عظیم الشان قربانی دے کر ایسی مثال پیش کی جو دنیا کی قوموں کی ہمیشہ رہنمائی کرتی رہے گی۔

نطشے

راہِ حق پر چلنے والے جانتے ہیں کہ صلوٰۃ عشق کا وضو خون سے ہوتا ہے اور سب سے سچی گواہی خون کی گواہی ہے۔
تاریخ کے حافظے سے بڑے سے بڑے شہنشاہوں کا جاہ و جلال، شکوہ و جبروت، شوکت و حشمت سب کچھ مٹ جاتا ہے لیکن شہید کے خون کی تابندگی کبھی ماند نہیں پڑتی۔ اسلام کی تاریخ میں کوئی قربانی اتنی عظیم، اتنی ارفع اور اتنی مکمل نہیں ہے جتنی حسین ابن علیؑ کی شہادت۔

کربلا کی سرزمین ان کے خون سے لہولہان ہوئی تو درحقیقت وہ خون ریت پر نہیں گرا بلکہ سنتِ رسولؐ اور دین ابراہیمی کی بنیادوں کو ہمیشہ کے لیے سینچ گیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ یہ خون ایک ایسے نور میں تبدیل ہوگیا جسے نہ کوئی تلوار کاٹ سکتی ہے نہ نیزہ چھید سکتا ہے اور نہ زمانہ مٹا سکتا ہے۔
اس نے اسلام کو جس کی حیثیت اس وقت ایک نوخیز پودے کی سی تھی، استحکام بخشا اور وقت کی آندھیوں سے ہمیشہ کے لیے محفوظ کردیا۔

پروفیسر گوپی چند نارنگ

حسینی برہمن

حسینی برہمن غم حسین میں شریک

کربلا کے سانحے نے ہراس شخص کو متاثر کیا ہے جس نے اسے سنا، خواہ وہ کسی مذہب اور عقیدے سے تعلق رکھتا ہو۔

جب اکتوبر ٦٨٠ عیسوی میں واقعہ کربلا پیش آیا تو راہیب دت نامی ہندو تاجر امام حسین علیہ السلام کی فوج میں اپنے سات بیٹوں شاس رائے، شیرخا، رائے پن، رام سنگھ، دھارو اور پورو اور دو دیگر برہمنوں کے ساتھ شامل ہوا اور یزیدی لشکر سے جنگ کی۔

امام حسین علیہ السلام نے راہیب کو سلطان کا خطاب عطا کیا۔

حسینی برہمن عاشورہ کے روز سوگ مناتے ہیں۔ اس دن کھانا نہیں کھاتے۔

حسینی برہمنوں کے بارے میں دلچسپ بات یہ ہے کہ ہندو ان کا بہت احترام کرتے تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ رہاب دت کے براہ راست خاندان میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اس کی گردن پر ایک ہلکا سا نشان ہوتا جو ان کی قربانی کو ظاہر کرتا تھا۔

حسینی برہمنوں کا عقیدہ ہے کہ تمام اٹھارہ پرانوں میں سے سب سے آخری پُران، کالکی ُپرانا اور چوتھی وید یعنی اتھر وید میں کل یگ (یعنی آج کے دور) امام حسین کا ذکر ایک اوتار کے طور پر کیا گیا ہے۔ ان کا یقین ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان اوم مُورتی ہے یعنی خدا کے نزدیک سب سے قابلِ احترام خاندان ہے۔

سری نگر کے امام باڑے میں حضرت امام حسین علیہ السلام کا موئے مبارک موجود ہے جو کابل سے لایا گیا ہے۔ ایک حسینی برہمن اسے سو سال قبل کابل کے امام باڑے سے لایا تھا۔

ہندوستان کے سابق رجواڑوں میں عزاداری کی تاریخی روایات ملتی ہیں جس میں راجستھان، گوالیار، مدھیہ پردیش قابل ذکر ہیں۔

جھانسی کی رانی مہارانی لکشمی بائی کو امام حسین علیہ

السلام سے غیرمعمولی عقیدت تھی۔

وہ یوم عاشورہ بڑے خلوص و عقیدت کے ساتھ مجلس عزا برپا کرتی تھی۔ مہارانی لکشمی بائی کی قائم کردہ مجلس اب تک جھانسی پولیس کوتوالی میں منعقدکی جاتی ہے جہاں پہلے اس رانی کا قلعہ تھا، جس نے امام حسینؑ سے حق پر ڈٹے رہنے کا سبق حاصل کیا تھا

ہندوستان میں عزاداری

صوبہ اودھ میں امام حسین کی فوج کے سپہ سالار اور علمبردار حضرت عباس کے نام کا پہلا علم اودھ کی سرزمین سے اٹھاجس کے اٹھانے کا سہرا مغلیہ فوج کے ایک راجپوت سردار دھرم سنگھ کے سر ہے

لکھنؤ کا مشہور روضہ "کاظمین" ایک ایسے ہی ہندو عقیدت مند جگن ناتھ اگروال نے تعمیر کرایا تھا۔

راجہ جھاؤ لال کا عزاخانہ آج بھی لکھنؤ کے ٹھاکر گنج محلہ میں واقع ہے

راجہ بلاس رائے اور راجہ ٹکیل رائے نے بھی عزاخانے تعمیر کرائے اور ان میں علم اور تعزیے رکھے۔

گوالیار کے ہندو مہاراجاؤں کی امام حسین علیہ السلام سے

عقیدت خصوصی طور پر قابل ذکر ہے جو ہر سال ایام عزا کا اہتمام بڑی شان و شوکت سے کرتے تھے

مدھیہ پردیش کے علاقہ گونڈوانہ کے ضلع بیتول میں بلگرام خصوصًا بھاریہ نامی قصبہ میں ہریجن اور دیگر ہندو حضرات امام حسین علیہ السلام سے بے پناہ عقیدت و محبت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اپنے اہم اور ضروری کاموں میں کامیابی کے لئے حسین بابا کا تعزیہ اٹھانے کی منت مانتے ہیں۔

کشمیر سے کنیا کماری تک پھیلے ہوئے ہندوستان میں ماہ محرم آتے ہی یہاں کے مختلف شہروں،قصبوں، پہاڑی بستیوں اوردیہاتوں میں عزاداری، سید الشہدا کی مجالس اور جلوس عزا میں مشترکہ تہذیب کے نمونے دیکھنے کو ملتے ہیں جس میں ہندو عقیدت مند مسلمان عقیدت مندوں کے ساتھ شریک عزا ہوتے ہیں۔

کہیں ہندو حضرات عزاداروں کے لئے پانی و شربت کی سبیلیں لگاتے ہیں تو کہیں عزا خانوں میں جا کر اپنی عقیدتوں کے نذرانے پیش کرتے ہیں اوراپنی منتیں بڑھاتے ہیں۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ عقیدت مند ہندو خواتین اپنے بچوں کو علم اور تعزیوں کے نیچے سے نکال کر حسین بابا کی امان میں دیتی ہیں۔

آندھرا پردیش کے لاجباڑی ذات سے تعلق رکھنے والے اپنے

منفرد انداز میں تیلگو زبان میں درد ناک لہجہ میں پرسوز المیہ کلام پڑھ کر کربلا کے شہیدوں کو اپنی عقیدت پیش کرتے ہیں۔

راجستھان کی بعض ہندو ذات کے لوگ کربلا کی جنگ کا منظرنامہ پیش کرتے ہیں اور ان کی عورتیں اپنے گاؤں کے باہر ایک جلوس کی شکل میں روتی ہوئی نکلتی ہیں۔ یہ عورتیں اپنی مقامی زبان میں یزیدی ظلم پر اسے کوستی ہیں اور اپنے رنج و غم کا اظہار اپنے بینوں کے ذریعے کرتی ہیں۔

راجستھان میں مہاراجے جو ہندو سوراج کے لقب سے جانے جاتے تھے شب عاشور برہنہ سر و پا نکلتے تھے اور تعزیہ پر نقدی چڑھایا کرتے تھے۔

کربلا اور غیر مسلم شعراء

اے کربلا ہے تیری زمین رشکِ کیمیا

تانبے کو خاک سے ہم زر بنائیں گے

اعظمؔ تُو اپنے شوق کو بے فائدہ نہ جان

فردوس میں یہ شعر تیرا گھر بنائیں گے

حکم ترلوک ناتھ اعظمؔ جلال آبادی

لوحِ جہاں پہ نقش ہے عظمت حسینؓ کی

حق کو شرف ملا ہے بدولت حسینؓ کی

ہوئی ہے تازہ دل میں رسولؐ خدا کی یاد

کہتے تھے لوگ دیکھ کے صورت حسینؓ کی

تھا اعتقاد میرے بزرگوں کو بھی ادیبؔ

میراث میں ملی ہے محبت حسینؓ کی

گرسرن لال ادیبؔ لکھنوی

حسینؓ درد کو، دل کو ، دعا کو کہتے ہیں

حسینؓ اصل میں دینِ خدا کو کہتے ہیں

حسینؓ حوصلۂ انقلاب دیتا ہے

حسینؓ شمع نہیں آفتاب دیتا ہے

حسینؓ لشکرِ باطل کا غم نہیں کرتا

حسینؓ عزم ہے ماتھے کو خم نہیں کرتا

حسینؓ سلسلۂ جاوداں ہے رحمت کا

حسینؓ نقطۂ معراج ہے رسالت کا

حسینؓ جذبۂ آزادئ ہر آدم ہے

حسینؓ حریتِ زندگی کا پرچم ہے

حسینؓ صبحِ جہاں تاب کی علامت ہے

حسینؓ ہی کو بھلا دیں یہ کیا قیامت ہے

بروزِ حشر نشاطِ دوام بخشے گا

حسینؓ درشنِؔ تشنہ کو جام بخشے گا

سنت درشن جی مہاراج درشنؔ

بڑھائی دینِ محمدؐ کی آبرو تُو نے

جہاں میں ہو کے دکھایا ہے سرخرو تُو نے

چھڑک کے خون شہیدوں کا لالہ و گل پر

عطا کیے ہیں زمانے کو رنگ و بو تُو نے

زندہ اسلام کو کیا تُو نے

حق و باطل دکھایا تُو نے

جی کے مرنا تو سب کو آتا ہے

مر کے جینا سکھا دیا تُو نے

کنور مہندر سنگھ بیدی سحرؔ

برہنہ پا، سیاہ پوش، چشم سفید، اشکبار تیری

مصیبتوں پہ آہ، روتی ہے خلق زار زار

ہائے حسینؑ بے وطن، وائے حسینؓ بے کفن

پیارے ولیِ حق نما، تیرے مُحب با صفا

جس کی نہیں کوئی مثال، گاڑ گیا وہ اک نشان

جد سے وراثتاً ملی، دولتِ دینِ بے زوال

سروجنی نائیڈو

ترجمہ مولانا صفی لکھنوی

ہے حق و صداقت مرا مسلک ساحرؔ

ہندو بھی ہوں شبیرؓ کا شیدائی بھی

(رام پرکاش ساحرؔ)

لاالٰہ کی سطوتِ شوکت کے حامل زندہ باد

قائدِ اربابِ حق جانِ قیادت زندہ باد

(رانا بھگوان داس)

مذاہب میں روزہ رکھنے کی روایت

اسلام

اے ایمان والو! تم پر روزے فر ض کئے گئے ہیں جیسا کہ ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے قبل ہوئے ہیں تاکہ

تم متقی بن جاؤ

سورہ بقرہ

یہودی مذہب

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں صرف ایک روز ہ فرض تھا اور یہ عاشورہ کا روزہ تھا ۔یوم عاشورہ کے روزے کو کفارہ کا روزہ کہا جاتا ہے، روزے میں یہودی اپنا بیش تر وقت سینیگاگ میں گزارتے ہیں اور توبہ و استغفار کرتے ہیں نیز توریت کی تلاوت میں مصروف رہتے ہیں۔

تورات کی بعض روایات سے ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل پر ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو کفارہ کا روزہ رکھنا ضروری تھا ۔ یہ روزہ نہ رکھنے والوں کے لئے سخت بات کہی گئی تھی کہ جو کوئی اس روزہ نہ رکھے گا اپنی قوم سے الگ ہو جائے گا ۔

توریت کی روایات بتاتی ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب طور پہاڑ پر توریت لینے کے لئے گئے اور چالیس دن مقیم رہے تو روزے کی حالت میں رہے۔

یہودیوں کے ہاں مصیبت اور آفات آسمانی کے وقت میں روزے رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور وہ رکھتے بھی ہیں۔ جب بارشیں نہیں ہوتی ہیں اور قحط سالی پڑتی ہے تو بھی یہودیوں کے ہاں روزہ رکھا جاتا ہے۔

یہودیوں میں اپنے بزرگوں کے یوم وفات پر روزہ رکھنے کا رواج بھی پایا جاتا ہے۔ مثلاً موسیٰ علیہ السلام کے یوم انتقال پر یہودی روزہ رکھتے ہیں، علاوہ ازیں کچھ دوسرے بزرگوں کے یوم وفات پر بھی روزے رکھے جاتے ہیں۔

عیسائی مذہب

انجیل کی روایات کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام نے چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکھا تھا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے روزے کے بارے میں اپنے حواریوں کو ہدایت بھی فرمائی ہے۔

بائبل میں اس بات کی تاکید ملتی ہے کہ روزہ خوشدلی کے ساتھ رکھا جائے اور چہرہ اداس نہ بنایا جائے اور نہ ہی بھوک وپیاس سے پریشان ہوکر چہرہ بگاڑا جائے۔

رومن کیتھولک

عیسائیوں میں سب سے بڑا فرقہ رومن کیتھولک ہے، رومن کیتھولک عیسائیوں میں بُدھ اورجمعہ کو روزہ رکھاجاتا ہے۔ اِن روزوں کی خاص بات یہ ہے کہ اِس میں پانی پینے کی اجازت ہوتی ہے کیونکہ اُن کے بقول پانی خوراک میں شامل نہیں ہے۔

بُدھ مت

بدھ مت میں روزے کو ان تیرہ اعمال میں شمار کیا گیا ہے، جو ان کے نزدیک خوش گوار زندگی اپنانے میں مدد دیتے ہیں۔

وہ روزے کو باطن کی پاکیزگی کا ایک ذریعہ سمجھتے ہیں۔

بُدھ مت کے بھکشو (مذہبی پیشوا) کئی دنوں تک روزہ رکھتے ہیں اور اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔

گوتم بُدھ کی برسی سے مُتصِل پہلے پانچ دن کے روزے رکھے جاتے ہیں یہ روزے بھکشو مکمل رکھتے ہیں لیکن عوام جزوی روزہ رکھتے ہیں جس میں صرف گوشت کھانامنع ہوتاہے۔

بُدھ مت میں عام پیروکاروں کو ہر ماہ چار روزے رکھ کر گناہوں کا اعتراف اور توبہ کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

جین مذہب

سنیاسی مقدس مقامات کی زیارت کے دوران میں روزے رکھتے ہیں اور اسی طرح بعض خاص تہواروں سے پہلے روزے رکھنے کا دستور بھی ان میں پایا جاتا ہے، ان کے مذہب میں مشہور تہوار وہ ہیں، جو ان کے مذہب کے بانی مہاویر کی زندگی کے مختلف ایام کی یاد میں منائے جاتے ہیں۔

ان کا پہلا تہوار سال کے اس دن منایا جاتا ہے، جس دن مہاویر عالم بالا سے بطن مادر میں منتقل ہوئے تھے۔

دوسرا تہوار ان کے یوم پیدایش پر منایا جاتا ہے۔

تیسرا تہوار اس دن منایا جاتا ہے جس دن انھوں نے دنیا سے تیاگ اختیار کیا تھا، یعنی ترک دنیا کی راہ اختیار کی تھی۔

چوتھا تہوار اس دن منایا جاتا ہے جس دن انھوں نے الہام پا لیا تھا

پانچواں تہوار اس دن منایا جاتا ہے جس دن ان کی وفات ہوئی تھی اور ان کی روح نے جسم سے مکمل آزادی حاصل کر لی تھی۔

ان تہواروں میں سب سے نمایاں تہوار پرسنا کے نام سے موسوم ہے۔ یہ تہوار بھادرا پادا (اگست۔ ستمبر) کے مہینے میں منایا جاتا ہے۔

جین مت کے بعض فرقوں میں یہ تہوار آٹھ دن تک اور بعض میں دس دن تک جاری رہتا ہے۔ اس تہوار کا چوتھا دن مہاویر کا یوم پیدایش ہے۔ اس تہوار کے موقع پر عام لوگ روزے رکھتے اور اپنے پچھلے گناہوں کی معافی مانگتے اور توبہ کرتے ہیں۔

جینیوں کے ہاں یہ رواج بھی ہے کہ ان کی لڑکیاں شادی سے پہلے روزے رکھتی۔

ہندو مذہب

ہر بکرمی مہینہ کی گیارہ بارہ تاریخوں کو ’’اکادشی‘‘ کا روزہ ہے، اس حساب سے سال میں چوبیس روزے ہوئے۔

بعض تہوار روزہ (برت) کے لیے مخصوص ہیں، جو تزکیۂ نفس

کے لیے رکھا جاتا ہے۔ ہر ہندو فرقے نے دعا و عبادت کے لیے کچھ دن مقرر کر لیے ہیں۔ جن میں اکثر افراد روزہ رکھتے ہیں، کھانے پینے سے باز رہتے ہیں۔ رات رات بھر جاگ کر اپنی مذہبی کتابوں کی تلاوت اور مراقبہ کرتے ہیں۔ ان میں سب سے اہم اور مشہور تہوار جو مختلف فرقوں میں رائج ہے، ''ویکنتاایکاوشی'' کا تہوار ہے، جو ''وشنو'' کی طرف منسوب ہے، لیکن اس میں صرف وشنو ہی کے ماننے والے نہیں، بلکہ دوسرے بہت سے لوگ بھی روزہ رکھتے ہیں،اس تہوار میں وہ دن میں روزہ رکھتے ہیں،اور رات کو پوجا کرتے ہیں۔

جوگی کئی روزے رکھتے ہیں اور اپنے اس عمل کی وجہ سے عوام میں بہت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں

میں بعض روزے ایسے بھی ہیں جو برہمنوں (ہندووں کی برتر ذات) کے ساتھ خاص ہیں۔ مثلاً ہر ہندی مہینے کی گیارہ بارہ تاریخ کو برہمنوں پر اکاوشی کا روزہ فرض ہے، اس کے علاوہ بعض برہمن ہندی مہینے 'کاتک' کے ہر پیر کو روزہ رکھتے ہیں

سنیاسیوں کا طریقہ ہے کہ وہ یاترا یعنی مقدس مقامات کی زیارت کے دوران میں بھی روزے رکھتے ہیں

نئے اور پورے چاند کے دنوں میں بھی روزہ رکھنے کا رواج ہے۔

صاحب خانہ اور اس کی بیوی کو نئے اور پورے چاند کے دنوں میں روزہ رکھنا چاہیے۔

۲/ ۱۰۰

پورے چاند کے دن جبکہ رات اور دن کے ملاپ کے وقت چاند طلوع ہوتا ہے تو آدمی کو چاہیے کہ وہ روزہ رکھے۔

۳۰/ ۲۵

ان کے ہاں قریبی عزیز یا بزرگ کی وفات پر بھی روزے رکھنے کا رواج ہے۔

اگر آدمی کی بیوی، بڑا گرو یا باپ انتقال کر جائے تو موت کے دن سے لے کر اگلے دن اسی وقت تک روزہ رکھنا چاہیے۔

(۲/ ۱۳۷

گناہوں کے کفارے کے طور پر بھی روزہ رکھا جاتا ہے۔

کھانے کے دوران اگر میزبان کو یاد آجائے کہ اس نے مہمان کو خوش آمدید نہیں کہا تو اسے فوراً کھانا چھوڑ کر روزہ رکھنا چاہیے۔

۲/ ۱۲۱

اگر کسی نے اپنے اساتذہ کو بے ادبی کرتے ہوئے ناراض کر دیا تو اسے روزہ رکھنا ہو گا اور اس وقت تک کھانے سے

پرہیز کرنا ہو گا جب تک اسے معافی نہ مل جائے۔

۷/ ۱۳۰

مذاہب میں قربانی کا تصور

دنیا کے سب سے پہلے انسان سیدنا آدم علیہ السلام کے بیٹوں قابیل اور ہابیل میں کسی بات پر جھگڑا ہوا تو اللہ تعالی نے دونوں سے قربانی مانگی۔ دونوں نے اپنا اپنا جانور پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا دیا۔ ہابیل کی قربانی قبول ہو گئی اور جانور کو آگ کھا گئی۔ جبکہ قابیل کی قربانی قبول نہ ہو سکی۔

مسلمان دس ذوالحجہ کو اپنے جانوروں کی قربانی محض رضائے الہی کے لیے کرتے ہیں۔ اس کا کوئی دنیاوی مقصد نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ عمل سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی پیروی میں کیا جاتا ہے۔

یہودیت میں عید فصیح یہودیوں کا اہم تہوار ہے جو سات دن تک منایا جاتا ہے اس موقع پر ایک سالہ بھیڑ کے بچے کی قربانی دی جاتی ہے اور اس کا بھنا ہوا گوشت سب تبرک کے طور پر کھاتے ہیں۔

عید فصیح کے بعد پچاسویں دن یومَ خمس منایا جاتا ہے اس میں سات بھیڑیں یا بیل اور دو دنبے ذبح کئے جاتے ہیں اور

غریب غرباء کو دعوت دی جاتی ہے۔

اسلام سے پہلے بھی عرب کے لوگوں میں قربانیوں کا رواج تھا یہ قربانی سنتِ ابراہیمی کے مطابق جانوروں یعنی اونٹ، بھیڑ، بکریوں وغیرہ کی جاتی تھی۔

عرب میں خصوصی منتیں مان کر بھی اپنی اولاد کو قربان کرنے کا رواج تھا جیسا کہ آپؐ کے والد حضرت عبداللہ کی قربانی کا واقعہ ہے۔ ” جب حضرت عبدالمطلب زمزم کا کنواں جو گمنام ہو چکا تھا اسے الہام الٰہی سے نشاندہی ملنے کے بعد کھودنے لگے تو انہیں دشواری ہوئی تو انہوں نے منت مانی کہ اگر میرے دس بیٹے ہوں تو میں ان میں سے ایک کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دوں گا۔ ان کے بیٹے ہوئے تو انہوں نے قرعہ اندازی کی جس میں حضرت عبداللہ کا نام نکلا جو کہ ان کے چہیتے بیٹے تھے۔

حضرت عبدالمطلب انہیں قربان گاہ کی طرف لے گئے تو ان کے بھائیوں اور قبیلے کے دوسرے لوگوں کے اصرار پر حضرت عبداللہ اور دس اونٹوں پر قرعہ ڈالا گیا مگر نام حضرت عبداللہ کا ہی نکلا پھر اونٹوں کی تعداد بڑھائی گئی مگر ہر بار قرعہ میں نام حضرت عبداللہ کا ہی نکلتا آخر کار سو اونٹوں پر قرعہ ڈالا گیا تو اونٹ پر قرعہ نکلا اس کے بعد حضرت عبداللہ کی جگہ سو اونٹوں کی قربانی کی گئی۔

(طبقات ابن سعد، سیرت ابن ہشام جلد اول)

اس کے علاوہ قربانی کی ایک قسم ”انصاب“ تھی جس کا ذکر سورہ مائدہ میں ہوا ہے عرب کے لوگ کوئی ایک نشانی بنا لیتے تھے کوئی لکڑی وغیرہ زمین میں دبا کے اس کے قریب جانوروں کی قربانی کرتے تھے یہ قربانیاں بھی بتوں کی خوشنودی کے لیے کی جاتی تھیں۔

دنیا کے کئی مذاہب میں دیوی، دیوتائوں کی خوشی اور رضا مندی کی خاطر بھی قربانیاں دی جاتی ہیں۔

حضرت مہدی علیہ السلام کا ذکر مذاہب میں

مذہب زرتشت میں حضرت مہدی علیہ السلام کا ذکر

ایک مرد سرزمین "تازیان سے ذریت ہاشم سے خروج کرے گا اِس کا سر بڑا بدن عظیم اور پنڈلی بڑی ہوگی اور وہ اپنے جد کے دین کے لیے ایک لشکر کے ساتھ ایران کی جانب چلے گا وہ زمین کو آباد اور عدالت سے بھر دے گا

وہ پیغمبر اسلام کی دختر کہ جو خورشید عالم اور شاہ زنان کے نام سے معروف ہیں ان کی ذریت سے ایک مرد تک خلافت آئے گی کہ وہ دنیا میں حکم یزدان جاری کرے گا وہ اس پیغمبر کا آخری خلیفہ ہوگا جو کہ دنیا کے درمیان یعنی مکہ میں ہوگا اُس کی حکومت تا قیام قیامت رہے گی۔

جاماسب نامہ

کتاب "اوستا" کی شرح کتاب "ژند بھمن یسن" میں کلام جاماسب کو ان کے استاد ذرتشت کے قول کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ

سوشیانوس کے ظہور سے پہلے وعدہ خلافی، دروغگوئی، بےدینی کا دنیا میں چرچا ہوگا لوگ خدا سے دور ظلم و فساد کے دلدادہ ہوں گے یہ چیزیں دنیا کو دگرگوں کردیں گی اور منجی عالم کے ظہور کی راہ کو ہموار کریں گی

خرد شہر ایزد" کے ظہور کی علامت ہے ملائکہ شرق سے غرب اُس کے حکم سے پیغام رسانی کا کام کریں گے تاکہ خبریں اور اعلان

وغیرہ دنیابھر میں پہنچ جائے۔

نیز کتاب "ژند بھمن یسن" میں پڑھتے ہیں اس کے بعد سوشیانوس دنیا کو پاک کرے گا اُس وقت قیامت آجائے گی

اِسی کتاب میں سوشیانوس کی تفسیر میں آیا ہے کہ سوشیانوس وہ آخری فرد ہے جو دنیا میں آئے گا اور ذرتشت کو عالم میں نجات دے گا۔

حضرت مہدی علیہ السلام ہندو مذہب میں

آخری چوتھے دور میں اہل زمین فساد برپا کریں گے اور اکثر لوگ کافر ہوجائیں گے اور معصیت انجام دیں گے ان کے حاکم پست فطرت افراد ہوں گے اُس دور کے لوگ بھیڑیوں کی مانند ہوں گے ایک دوسرے کو قتل و غارت کریں گے، کاہن اور دین دار فاسد ہوجائیں گے، حق چوروں اور لٹیروں کے ساتھ ہوگا ،باتقوا و پرہیزگار افراد کی تحقیر کی جائے گی ۔اِسی زمانے میں "برھمن کلا" یعنی مرد شجاع و دین دار کا ظہور ہوگا وہ زمین کو تلوار سے فتح کرے گا زمین کو فساد اور مفسدین اور برائی سے پاک اور نیک خو افراد کی حفاظت کرے گا۔

کتاب "ما للھند"

"سرور کائنات" "کشن" کی ذریت سے ایک مرد کے ہاتھوں دنیا کی حکومت آئے گی، وہ ، وہ ہے جس کی حکومت دنیا کے شرق و غرب کے پہاڑوں پر ہوگی تمام ادیان الٰہی ایک دین ہوجائیں گے اُس کا نام قائم و عارف باللہ ہے اور دین خدا کو زندہ کرے گا

کتاب "شاکمونی"

آخری زمانے میں زمین ایک ایسے مرد کے ہاتھوں میں آئے " گی کہ خدا جس کو دوست رکھتا ہے وہ خدا کے خاص بندوں میں سے ہوگا اُس کا نام "مبار ک و نیک"ہے۔

"وشن جوک"

"آخری زمانے میں "مظہر وشنود" سفید گھوڑے پر سوار ہاتھوں میں برہنہ تلوار لئے ظہور کرے گا دم دار ستارے کی مانند چمکے گا مجرموں کو ہلاک کرے گا ایک نئی زندگی پیدا کرے گا طہارت و پاکیزگی کو پلٹائے گا".

اوپانیشاد

میں لکھا کہ

"دنیا کی خرابی کے بعد آخری زمانہ میں ایک بادشاہ پیدا ہوگا جو خلائق کا پیشوا ہوگا. اس کا نام "منصور" ہوگا. وہ ساری دنیا کو اپنے قبضہ میں کرکے اپنے دین پر لے آئے گا اور مومن و کافر میں سے ہر ایک کو پہچانتا ہوگا، وہ جو کچھ خدا سے مانگے گا وہ اس کو ملے گا.

کتاب "وید"

حضرت مہدی علیہ السلام عیسائی مذہب میں

حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام نے جس کلمہ کا بہت زیاد استعمال کیا وہ کلمہ "فرزندِ انسان" ہے متیٰ کی انجیل میں آیاہے کہ

میں سچ کہتا ہوں کہ یہاں موجود حاضرین میں بعض افراد " "فرزندِ انسان " کو حکومت کرتے ہوئے دیکھے بغیرمریں گے نہیں یہ زندہ رہیں گے اور "فرزندِ انسان" کا مشاہدہ کریں گے

اور جو اسکی حکومت میں آئے گا۔"

اور یہ بھی ملتا ہے

جیسا کہ نور مشرق سے طلوع ہوکر سب کو منور کرتا ہے
فرزندِ انسان" کا آنا بھی اسی طرح ہے "۔

نیز ایک مقام پر یہ بھی ملتا ہے:

"ہر طرح سے آمادہ ہوجاؤ انتظار کو کچھ ہی عرصہ نہیں گذرے
گا کہ"فرزندِ انسان" آجائے گا"۔

اس "فرزندِ انسان "سے کیا مراد ہے؟

فرزندِ انسان " کون ہے؟"

انجیل یوحنا میں حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام سے منقول ہے کہ

میں اپنے لئے بزرگی و عظمت نہیں چاہتا،وہاں کوئی ہے جو
اسکو چاہا رہا ہے اور حکم دے رہاہے

پھر تم انسان کے بیٹے کو دیکھو گے کہ جو عظیم قوت اور
جلالت کے ساتھ بادلوں پر آرہا ہوگا اس وقت فرشتے چاروں
طرف سے زمین کی انتہا اور آسمان کے آخری سرے سے اپنے
کو جمع کریں گے لیکن باپ (خدا) کے علاوہ اس دن کی کسی
کو خبر نہیں ہے۔ نہ فرشتوں کو آسمان میں اور نہ بیٹے کو لہٰذا
ہوشیار اور بیدار ہو کر دعا کرو اس لئے کہ تم کو نہیں معلوم کہ
وقت کیسا آنے والا ہے ... اور وقت گھر والا آئے گا۔

کیا اہلِ یہود کی مقدس کتاب میں انتظارِ فرج کا ذکر ہے؟

یہود کی پُر فراز و نشیب تاریخ میں موعود آخرالزمان کا ذکر موجزن ہے کتابِ مقدس کے عہدِ قدیم میں سفرِ مزامیر داود علیہ السلام میں مزبور ۳۷ پر اگر نظر ڈالیں تو ملتاہے کہ

اشرار و ظالمین کے وجود سے نہ اُمید نہ ہو نا کیونکہ ظالمین کی نسلیں روی زمین پر ختم ہونے والی ہیں اور منتظرانِ عدلِ الٰہی وارثان زمین ہونے والے ہیں اور جو کوئی لعنت کا حقدار ہو گا تفرقہ انکے درمیان آن پڑے گا اور صالح انسان وہی ہیں جو وارثانِ زمین ہیں اور تا قیامت روی زمین پر زندگی کرنے والے ہیں

فلسطین پر والیان روم کے تسلط کے دوران انتظار اپنی آب و تاب کے ساتھ نظر آتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب حضرتِ یحی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو پکا را "توبہ کرو کیونکہ حکومتِ آسمانی کا وقت نزدیک ہے

تو عوام الناس نے اُنکا یہ پیغام دل و جان سے سنا ان کے اس ہیجان انگیز کلام نے سننے والوں کے کلیجوں کو دہلا اور قلوب کو گرما دیا،یہ ستم دیدہ و بے نوا افراد ہی تھے کہ قیامِ مسیح علیہ السلام کے لئے انکے قلوب آتش شوقِ انتظار میں دھڑک رہے تھے ۔

انتظارِ مسیحا سے کیا مراد ہے؟

یہود نے ہر طرح کی مصیبت اور مشکلات کو فقط اس لئے برداشت کیا کہ ایک روز مسیحا ان میں ظہور کرے گا اور انھیں ذلت ورنج و الم سے نجات دے گا تاکہ وہ اس دنیا پر حکومت کریں۔آج بھی فلسطین پر قابض یہودی اپنے دعاؤں کے مراسم میں مسیحائی کی دعا کے علاوہ اپنی حکومت کے قیام کی سالانہ تقریبات میں (۵ایّار عبری)بگل بجانے کے بعد اس طرح سے دعا کرتے ہیں

خدا کا ارادہ یہ ہے کہ اُسکے لطف سے ہم ایک صبح آزادی دیکھیں گے اور مسیحا کی آمد کا صور ہمارے کانوں میں رس گھولے گا

حضرتِ داؤد علیہ السلام کی بادشاہی تھی کہ جس میں یہودیوں کے ارمان پورے ہوئے حضرت ِ داؤد علیہ السلام بادشاہی میں یہودیوں کے لئے ایک نمونہ اورمنجی ٹھہرے بعض انبیاء اور حکماء نے بھی حضرتِ داؤد علیہ السلام کو سچا جانا۔

عصرِ داؤد علیہ السلام اور عصر سلمان علیہ السلام کو قوم ِ بنی اسرائیل کی خواہش ِ مسیح کا زمانہ کہاجاسکتا ہے۔حضرتِ سلمان علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کی حکومت دو نیم ہو گئی جس کی وجہ سے ان میں مسیحا کی اُمید اور زیادہ ہو گئی۔

انبیاء علیہم السلام نے نا صرف اس "مسیحا" کی آمد کی آتش شوق کو قومِ یہود میں گرما ئے رکھا بلکہ مفہوم "مسیحا " کو اور وسیع تر کیا ،قومِ یہود اس بات کا اعتقاد رکھتی تھی کہ

"مسیحا" جسکی بدولت جہان میں امن وخوشحالی آنے والی ہے اذہانِ انبیاء علیہم السلام میں وہ "مسیحا"حاضر تھا ۔

اندیشہ "مسیحا " اشعیاء کی پیشن گوئی میں واضح طور پر آیا ہے

قومِ یہود کی تصویرکَشی اس طرح کی کہ مسیحا ایک عادلانہ حکومت لیکر آئے گا اور وہ زمانہ وہ ہو گا کہ جہانِ عالم خدا کی معرفت سے اس طرح پُر ہو گا جیسے پانی دریا کی گھیرائی کو چھپالیتا ہے دینِ بنی اسرائیل کو ساری دنیا میں عام کرنے کے بعد قومِ یہود کے پرچم کو بلند کرے گا اور قومیں "مسیحا" کو پکاری گی۔

سب ایام آخر میں رونا ہو گا کہ پہار کی چوٹی پر خدا کا گھر ہو گا اور لوگ اسکی جانب رواں دواں ہونگے"

صَفَنیا کی بعض پیشن گوئیاں "اشعیا" کی پیشن گوئیوں سے زیادہ عام ہیں اور کُل جہان کو شامل کرتی ہیں ،انکے نزدیک عصر مسیحا تمام دنیا میں اصلاح کلی کا زمانہ ہو گا کیونکہ اس زمانے میں تمام امتوں کی زبان پاک کردی جائے گی اور پھر سب کی زبان پر "یہوا" کا اسم جا ری ہو گا اور سب ایک دل ہو کے اسکی عبادت کریں گے،تصور مسیحا کچھ اس طرح سے ہے

داؤد کے خاندانِ سلطنتی کا ایک شخص ہے، تنہااسکی قداست

اسکے عطاکرنے کا سبب بنے گا مشرک امتیں اسکے ہاتھوں نابود ہونگیں اور بنی اسرائیل قوی اور مضبوط ہو نگیں

یاجوج و ماجوج کی آمد

عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں ہے انہوں نے کہا کہ یاجوج ماجوج کا قد ایک بالشت اور دو بالشت ہوتا ہے۔ ان میں جو سب سے لمبے قد والے ہوتے ہیں ان کے قد تین بالشت ہوتے ہیں۔ یہ سب اولاد آدم ہیں، یعنی انسانوں میں سے ہیں۔ کوئی دوسری مخلوق نہیں ہیں۔

عبداللہ بن عباسؓ نے کہا۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ مجھے شب معراج قوم یاجوج ماجوج کے پاس لے جایا گیا تھا۔ میں نے ان کو اسلام کی دعوت دی اور اللہ کی عبادت کرنے کی تبلیغ کی۔ مگر انہوں نے مجھے جواب دینے سے انکار کر دیا۔ وہ سب کے سب جہنمی ہیں۔ وہ تمام مشرک و کافر انسانوں اور شیطانوں کے ساتھ جہنم میں جھونک دیئے جائیں گے۔

عبداللہ بن عمرؓ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ یاجوج ماجوج اولاد آدم میں سے ہیں اگر وہ عام انسانوں میں آباد ہوتے تو لوگوں کی زندگیاں اجیرن ہو جاتیں ان میں کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرتا جب تک اس کی ذریت میں ایک ہزار یا اس سے زائد افراد نہ پیدا ہو جائیں۔ ان لوگوں کے تین

فرقے ہیں تاویل، تادیس اور منسلک یا منسک۔

بائبل کی کتاب پیدائش (باب ۱۰) میں ان کو حضرت نوحؑ کے بیٹے یافث کی نسل میں شمار کیا گیا ہے۔

توریت پیدائش باب ۱۰ نوح کے بیٹوں سام، حام اور یافث کی اولاد میں طوفان نوح کے بعد ان کے ہاں بیٹے پیدا ہوئے۔

حزقی ایل کے صحیفے (باب ۳۸، ۳۹) میں ان کا علاقہ روس اور توبل (موجودہ بالسک) اور مسک (موجودہ ماسکو) بتایا گیا ہے۔

توریت حزقی ایل باب ۳۸۔ اور خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا کہ اے آدم زاد جوج کی طرف جو ماجوج کی سرزمین کا ہے اور روش اور مسک اور توبل کا فرمانروا ہے متوجہ ہو اور اس کے خلاف نبوّت کر۔ باب ۳۹ بس اے آدم زاد تو جوج کی طرف نُبوّت کر اور کہہ خداوند یوں فرماتا ہے دیکھ اے جوج روش اور مسک اور توبل کے فرمانروا میں تیرا مخالف ہوں اور میں ماجوج پر اور ان پر جو بحری ممالک میں امن سے سکونت کرتے ہیں آگ بھیجوں گا اور وہ جانیں گے میں خداوند ہوں۔

اسلام کی تعلیمات

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کا خاندان ہے۔ تمام لوگوں میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو اُس کے خاندان کے ساتھ حُسنِ سلوک کرے۔

کامیاب ہو گیا وہ شخص جس نے اپنے نفس کو پاک کیا اور ناکام و نامراد ہو گیا وہ شخص جس نے اپنے نفس کو گناہوں کی میل سے ملوث کیا۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

میں اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کروں۔

2

غیرمسلموں کے حقوق

جو حقوق مسلمانوں کو حاصل ہیں وہی حقوق ذمیوں کو بھی حاصل ہوں گے، نیز جو واجبات مسلمانوں پر ہیں وہی واجبات ذمی پر بھی ہیں۔ ذمیوں کا خون مسلمانوں کے خون کی طرح محفوظ ہے اور ان کے مال ہمارے مال کی طرح محفوظ ہے۔

(درمختار کتاب الجہاد)

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

جس نے کسی شخص کو بغیر قصاص کے یا زمین کے (ناحق)قتل کر دیا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو قتل کر ڈالا۔

(المائدہ)

اس آیت کریمہ میں نفساً کا لفظ عام ہے۔لہٰذا اس کا اطلاق بھی عموم پر ہو گا۔ یعنی کسی ایک انسانی جان کا قتل خواہ کسی بھی ملک یا علاقے کارہنے والا ہو قطعاً حرام ہے اور اس کا گناہ اتنا ہی ہے جیسے پوری انسانیت کو قتل کرنے کا ہے۔

اسلام نے طے کیا ہے کہ جو شخص اس غیرمسلم کو قتل کرے گا جس سے معاہدہ ہوچکا ہے وہ جنت کی خوشبوسے بھی محروم رہے گا، جبکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت تک پہنچتی ہے۔

(ابن کثیر:۲،۲۸۹)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو کسی معاہد (غیرمسلم ذمی) پر ظلم کرے گا یا اس کے حقوق میں کمی کرے گا،یا طاقت سے زیادہ اس کو مکلف کرے گا یا اس کی کوئی چیز اس کی مرضی کے بغیر لے گا تو میں قیامت کے دن اس کی طرف سے دعوے دار بنوں گا۔

(مشکوٰۃ شریف،ص:۳۵۴)

دشمن کے قاصدوں کو امن دیا ۔(البدایہ والنہایہ: ۳،۴۷

دشمن کی عورتوں، بچوں اور معذوروں کو مارنے سے منع کیا۔

تاریخ ابن خلدون: ۲،۴۸۹

سرسبز کھیتوں اور پھل دار درختوں کے کاٹنے کی ممانعت کی۔

تاریخ ابن خلدون: ۲،۴۸۹

عبادت گاہوں کو ڈھانے اور تارک الدنیا عابدوں اور مذہبی رہنماؤں کو قتل کرنے سے روکا۔

تاریخ ابن خلدون: ۲،۴۸۹

جنگی قیدیوں کو تکلیف پہنچانے کی ممانعت کی۔

دشمن کی جانب سے صلح کی درخواست قبول کرنے کا حکم دیا۔

پناہ میں آنے والے غیر مسلم کو امن دینے اور عافیت سے رکھنے کی تاکید کی۔

سورہ توبہ: ۳۶

محض مال غنیمت کے لیے جہاد کرنے سے روکا۔

ابوداؤد: ۱،۳۴۸

معاہدہ کرنے والے ذمیوں کی جان ومال کی پوری حفاظت کا مسلمانوں کو پابند فرمایا۔

دین رحمت: ۲۳۹

غیرمسلموں کواپنے شخصی معاملات،مثلاً نکاح، طلاق وغیرہ خود اپنی شریعت کے مطابق حل کرنے کی آزادی ہے، اسلامی قانون ان پر نافذ نہیں کیا جائے گا۔

غیر مسلموں پر صرف ان اُمور میں حدود نافذ ہوں گی جن کو وہ حرام سمجھتے ہیں،جیسے چوری اور زنا، لیکن جن اُمور کو وہ حرام نہیں سمجھتے مثلاً شراب نوشی اور خنزیر کا گوشت کھاناجیسے معاملات میں ان پر اسلامی سزاؤں کا نفاذ نہیں کیا جائے گا۔

فَإِن جَآءُوكَ فَٱحْكُم بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ ۖ وَإِن تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَن يَضُرُّوكَ شَيْـًٔا ۖ وَإِنْ حَكَمْتَ فَٱحْكُم بَيْنَهُم بِٱلْقِسْطِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ

سورة المائده

اگر یہ تمہارے پاس اپنے مقدمات لے کر آئیں تو تمہیں اختیار ہے کہ چاہو تو ان کا فیصلہ کرو، ورنہ انکار کر دو۔ انکار کر دو تو یہ تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے اوراگر فیصلہ کرو تو پھر ٹھیک ٹھیک انصاف کے ساتھ کرو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ۔

وَٱلسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ ٱلْمِيزَانَ

أَلَّا تَطْغَوْا فِى ٱلْمِيزَانِ

وَأَقِيمُواٱلْوَزْنَ بِٱلْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُواٱلْمِيزَانَ

سورة الرحمن

اس نے آسمان کو بلند کیا اور میزان قائم کر دی۔

اس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو

انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

من قذف ذمیا حُدَّ له یوم القیمة بسیاط من نار

جس نے کسی ذمی پر ناحق تہمت لگائی، روز قیامت اس پر آگ کے کوڑوں کے ساتھ حد قائم کی جائے گی۔

حضرت علیؓ کا ایک یہودی سے تنازع ہوگیا۔ اس وقت آپ ؓامیرالمؤمنین تھے۔دونوں اپنا فیصلہ قاضی شریح بن حارث الکندی کی عدالت میں لے گئے۔ بقول قاضی شریح واقعہ یہ ہوا تھا کہ حضرت علیؓ کی ایک ذرع گم ہوگئی تھی، چند روز بعد اُنہوں نے وہ ذرع ایک یہودی کے ہاتھ میں دیکھی جو اسے فروخت کررہا تھا۔

اُنہوں نے کہا:اے یہودی! یہ ذرع تو میری ہے،میں نے نہ کسی کو تحفہ دی ہے اور نہ بیچی ہے۔

یہودی کہنے لگا: ذرع میری ہے اور میرے ہاتھ میں ہے۔

حضرت علیؓ نے کہا: میرا اور تمہارا فیصلہ قاضی کرے گا۔

قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ وہ دونوں میرے پاس آئے۔ علیؓ میرے پہلو میں بیٹھ گئے اور یہودی میرے سامنے بیٹھ گیا۔

علیؓ نے کہا: یہ ذرع میری ہے، میں نے نہ کسی کو ہبہ کی ہے اور نہ ہی فروخت۔

شریح نے یہودی سے کہا: تم کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا: ذرع میری ہے اور میرے ہاتھ میں ہے۔

قاضی شریح نے کہا:امیرالمومنین آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے؟

کہا: ہاں میرا بیٹا حسن اور غلام قنبر گواہی دیں گے کہ یہ ذرع میری ہے۔

شریح نے کہا: اے امیرالمومنین! بیٹے کی گواہی باپ کے حق میں قابل قبول نہیں ہے۔

حضرت علیؓ نے کہا: سبحان اللہ! وہ جنتی آدمی ہے، اس کی گواہی کیسے قابل قبول نہیں ہوسکتی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ

حسنؓ اور حسینؓ اہل جنت کے سردار ہیں

یہودی یہ سب دیکھ کر کہنے لگا: تعجب ہے کہ خود امیرالمومنین میرے ساتھ عدالت میں پیش ہورہے ہیں اور قاضی اس کے خلاف فیصلہ کررہا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ دین یقینا برحق ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسولؐ ہیں اور اے امیرالمومنین! ذرع یقینا آپ کی ہی ہے، رات آپؓ سے گر گئی تھی۔

اخلاقیات کے مسلمہ عمومی اصول

عظمتِ انسانی، صداقت، علم و حکمت، عقل و عشق، انسان دوستی، جواں مردی، کم آزاری، صدق و اخلاص، شجاعت، استقامت، عدل و انصاف، تواضع، حلم و انکساری، ترکِ خواہشات، محبت اور دوستی، قناعت پسندی، صبر و رضا، عفت و عصمت، تسلیم و رضا، نیکی و سعادت اور امن و محبت وغیرہ

مذاہبِ عالم میں انسان دوستی ، بھائی چارہ، ریاضت اور گیان دھیان، اطاعت و عبادات، امن، اخلاص، جنگ کی مذمت، ہمت، نیک اعمال، فرض ، ایمان، عفو و درگزر، دوستی، سخاوت ، مسرت، ابدیت، انصاف، محبت اور عدل جیسے اہم مذہبی

اصولوں پر اخلاقی بنیاد رکھی گئی ہے۔

بدھ مت کی تعلیمات

عقیدہ پاک، ارادہ پاک، سخن پاک، رفتار پاک، روزی پاک، جدوجہد پاک، تفکر پاک، تصور پاک۔

دکھ کا سبب خواہشاتِ نفسانی ہیں۔

خواہشاتِ نفسانی کو قابو کر لیا جائے تو دکھ کم ہو جاتا ہے۔

بدھ مت میں انسان کو خود اپنی اصلاح کرنے کو کہا گیا ہے۔

لوگ آپس میں محبت سے رہیں۔ کسی پر ظلم نہ کریں، یہاں تک کہ جانوروں کوبھی نہ ستائیں۔

ہر حال میں سچ کا دامن تھامے رہیں اور جھوٹ سے پرہیز کریں۔

ماں باپ اور استاد کا حق پہچانیں اور ان کی عزت وخدمت کریں۔

پیدائش کی بنا پر کسی کو حقیر و رذیل نہ خیال کریں، کیونکہ یہ فرق صرف اعمال پر موقوف ہے۔

غریبوں، محتاجوں اور بےکسوں کی مدد کریں۔

افراط و تفریط سے بچیں اور ہر معاملے میں میانہ روی اختیار کریں۔

حلال ذریعےسے اپنی روزی کمائیں۔

تپسیا اور برہمنوں کی من گھڑت رسموں کے ذریعے نجات حاصل کرنے کا خیال ترک کریں۔

خلوص نیت سے کام کریں اور دوسروں کو بھی نیکی کی تلقین کریں۔

اگرعورتوں کو تنظیم میں نہ لیا جاتا تو دھرم زیادہ دیر نہ چلتا

بدھ مت میں عورتوں کو تحفظ دیا گیا ہے۔

گوتم بدھ نے بدھ مت میں ذات، پات کی تقسیم کے خلاف آواز اُٹھائی اور ایسے مذہب کی بنیاد ڈالی جس میں ذات،پات کی نفی شامل تھی۔

انسان اپنی فکر کا نتیجہ ہے وہ جو کچھ ہے اس کے آدرش ، اس کی پسند ناپسند، اس کی اپنی ذات یہ سب کچھ اس کی فکر کا نتیجہ ہے

دوست بہت بڑی دولت ہے، بھائی کی طرح اسے عزیز رکھو۔
اچھے لوگوں کو اپنا سب سے قریبی دوست اور بھائی بنا لو

۔سچی خوشی انہی لوگوں کو ملتی ہے جو ساتھی انسانوں کے درمیان امن و خوشی کے ساتھ رہتے ہیں

عقل اور ضبطِ نفس ہی سچی دولت ہیں

جفاکش قابلِ تعریف ہے

حالات کچھ ہی کیوں نہ ہوں ہمیشہ صدقِ دل سے اپنا فرض ادا کرنا چاہیے

برے کاموں کی سزا ہر حال میں ملے گی اور اچھے کاموں کی جزا بھی

نفرت انسان کو نقصان پہنچاتی ہے۔

تاؤ مت کی تعلیمات

تاؤ مت بھی چین کا مذہب ہے۔اس کی ہیت بھی مذہب سے زیادہ اخلاقی فلسفہ کی ہے۔

اس مذہب کی کتاب کا نام تاوتی چنگ ہے جس کا معنی فطرت کا راستہ ہے۔

تاؤ مت کے بانی چھ سو چار قبل مسیح میں پیدا ہوئے اور ایک عرصے تک شاہی کتب خانے کے انچارج کے طور پر کام کیا اور بعد ازاں ملازمت ترک کردی اور ایک لمبی سیاحت کو نکل گئے اور بعد میں گوشہ نشینی اختیار کر لی۔

تاؤ انسانی زندگی کو ایک عظیم اثاثہ قرار دیتے ہیں۔انھوں نے تعلیم،دولت،طاقت ،خاندان اور شہرت وغیرہ کو زندگی کےلئے بیکار بوجھ قرار دیا جس سے چھٹکارا پانا ضروری ہے۔

اس مذہب میں بھی دوسرے مذاہب کی طرح قتل، شراب نوشی، چوری، زنا کاری، جھوٹ بولنے کو حرام سمجھا جاتا ہے۔

ماں باپ کی اطاعت، استاد کا احترام

سب انسانوں سے محبت، رفاہِ عامہ کے کام کرنے، علم کی روشنی پھیلانے کی تلقین کی گئی ہے

لاؤزے کی اخلاقی تعلیمات کا ایک اہم پہلو عدمِ مداخلت ہے اس کا قول ہے کہ اگر بنی آدم اس اصول کو اپنا لیں تو جنگ و جدل، حرص و ہوس کا خاتمہ ہو جائے گا اور انسانی زندگی میں امن و امان اور خوشحالی کا دور دورہ ہوگا۔

لاؤزے نے محبت اور انکسار کا درس دیا ہے اور نیک و بد، اچھے برے ہر ایک کو مخلص اور راست باز ہونے کی تعلیم دی ہے۔

لاؤزے کا خیال ہے کہ نرم اور نازک ترین شے دنیا میں سخت ترین شے کو توڑ ڈالتی ہے جیسے دنیا میں پانی سے زیادہ نرم شے کوئی نہیں لیکن پانی سخت ترین چٹانوں کو کاٹ دیتا ہے۔

تاؤمت میں انسانی زندگی کو عظیم اثاثہ سمجھا جاتا ہے۔ انسانی زندگی کو سادگی اور انکساری سے بسر کرنا ہی اس کا اصل مصرف ہے۔ اسی طرح انسان کو زندگی کی سطحیت اور مصنوعی پن سے اجتناب کرکے حقیقی معنوں میں صاف ستھری اور سادہ زندگی اپنانی چاہیے ۔

لاؤزے کے اخلاقی اقوال

برائی کے بدلے میں اچھائی کرو۔

سب سے بہترین وہ شخص ہے جو بنی آدم سے محبت کرے اور کسی سے نفرت نہ کرے

دنیا میں اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں کہ انسان اپنی خواہشات کا غلام بن جائے

لالچ اور حرص سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں

موت ہر ذی حیات پر لازم ہے اس لیے اس سے ڈرنا نہیں چاہیے

اچھا خیال وہ ہے جو دانائی سے پُر ہو

جس طرح نیچر میں تمام چیزیں خاموشی سے کام انجام دیتی ہیں اسی طرح انسان کو بھی بغیر کسی حرص اور شہرت کا خیال کیے اپنے کام میں مشغول رہنا چاہیے

ایک پاکیزہ آدمی کا دل سینکڑوں دلوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کا کوئی ایک مخصوص فعل نہیں ہوتا۔ پاکیزہ آدمی ان سب کو اپنے بچے سمجھتا ہے۔

جین مت کی تعلیمات

مہاویر کے پانچ اخلاقی اصول

اھنسا: عدم تشدد کا اصول

ستیہ: راست بازی

آستیہ: چوری نہ کرنا

برہم چربہ: پاک بازی

اپری گرہ: دنیا سے بےتعلقی۔

اس مذہب کی تعلیمات کا نچوڑ یہ ہے کہ ہر ایک کی فلاح و بھلائی چاہنا۔

یہ ذات پات کے نظام کے خلاف ہے۔

جین مت میں راست عقیدہ ، راست علم اور راست رویہ پر خصوصی زور دیا جاتا ہے ۔

زرتشت مذہب کی تعلیمات

ہوخت، ہورشت، ہومت یعنی گفتار نیک، کردار نیک، پندار نیک

اس مذہب کے دو بنیادی اصول

غرباء کی خدمت، خیرات، ایمانداری، صداقت، نیک اعمال، نیک خیال، رحمدلی

تقویٰ اس مذہب کی اخلاقیات کا نمایاں حصہ ہے۔

اسی طرح منافقت، کینہ پروری، طمع، لالچ، لاپرواہی اور بے اعتقادی جیسی سلبی اقدار کی بھرپور مذمت کی گئی ہے۔

زرتشت کے نزدیک انسانی زندگی کے دو حصّے ہیں۔ دنیاوی زندگی اور دنیا کے بعد کی زندگی۔ وہ زندگی جو آخرت میں ہوگی وہ حصّہ اوّل کی زندگی کے نتیجے میں ملے گا۔

زرتشت مذہب میں ذات،پات کی نفی موجود ہے۔

زرتشت کے نزدیک وہ شخص جس کی بیوی ہو اس شخص سے بہتر ہے جس کی بیوی نہ ہو۔

سکھ مت کی تعلیمات

کردار اورفضائل کی نشوونما

خدا کا حصول اور اچھے اعمال کرنا سکھ کا بنیادی مقصد ہے

انا یا خودی تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ انا خدا اور انسان کے درمیان پردہ ہے

اچھے اور نیک اعمال کرو، نیک اعمال کے ذریعے ہم خدا کے بہت قریب اور برے اعمال کے ذریعے ہم بہت دور ہوتے ہیں

سکھ مت خدا کی ہدایت اور انسان کے بھائی چارے کی تبلیغ

کرتا ہے۔ یہ انسانوں پر زور دیتا ہے کہ خوش اعتقادی کے ساتھ الوہی فرض جان کر کام کریں

عبادت اورخود سپردگی کے ذریعے ہی خدا کی رحمت حاصل ہوتی ہے

خدا میں جذب ہو جانا انسان کی حتمی کامیابی ہے جسے نروان کہتے ہیں

ہر فرد کو روحانی زندگی گزارنی چاہیے

۔ہر فرد کا مطمحِ نظر اخلاقی اور روحانی زندگی گزارنے کے لیے کاملیت حاصل کرنا ہے۔

ابدی مسرت حاصل کرنے کے لیے سکھ مت میں ''جپ جی'' میں پانچ مرحلے بتائے گئے ہیں وہ مراحل یہ ہیں

دھرم کھنڈ، گیان کھنڈ، شرن کھنڈ، کرم کھنڈ، سچ کھنڈ

بابا گرونانک کے مذہب اور سکھ مت کی اخلاقیات پر روشنی ڈالتے ہوئے امولیہ رنجن مہاپتر رقمطراز ہے

قناعت، خدا کی ہدایت، انسانی بھائی چارے، تزکیۂ نفس، زندہ چیزوں پر رحم کرنا، جسم اور ذہن کی پاکیزگی، روحانیت کی تلاش، مرد اورعورت کی برابری، دوسرو ں کی خدمت، کھانے پینے اور پہننے کے انداز میںآزاد خیالی کا پیغام اسے ایک ہمہ گیر مذہب بناتا ہے۔ یہ بھگتی اور خدا کی مرضی کے سامنے

سرِتسلیم خم کرنے کا مذہب ہے۔

سکھ مت میں جس طرح انسان دوستی، امن، محبت ، بھائی چارے اور صلح کل کا پیغام دیا گیا ہے وہ اسے ہر دلعزیزی اور مقبولیت دلاتا ہے اور ایک انسانیت نواز اور انسان دوست مذہب کے طورپر سامنے لاتا ہے۔

سکھ مت میں ذات ،پات کی نفی موجود ہے بلکہ باباگرونانک کا ایک قول ہے

ناکوئی ہندو ناکوئی مسلمان

سکھ مت میں عورتوں کے حقوق کومُطعین کیا گیا ہے۔

شراب بھنگ کے نشے کی مذمت ان الفاظ میں کرتے ہیں

نانک آکھے رکن الدین لکھیا وچ کتاب

درگاہ اندر مارئیں جوپیندے بھنگ شراب

علامہ اقبال گرونانک کو عظیم رہنما کے طور پر پیش کر تے ہیں

چشتی نے جس زمیں پہ پیغام حق سنایا

نانک نے جس چمن میں وحدت کا گیت گایا

تاتار یوں نے جس کو اپنا وطن بنایا

جس نے حجازیوں سے دشتِ عرب چھڑایا

میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

یہ بتوں کو نہیں پوجتے بلکہ ایک خدا پر یقین رکھتے ہیں۔

شنتو مت کی تعلیمات

شنتو چینی زبان کا لفظ ہے جس کے معانی خدائی راستہ کے ہے۔

شنتو مذہب کا باقاعدہ آغاز تین سو سال قبل مسیح میں ہوا۔

بنیادی تعلیمات

انسان خدا کی مرضی سے فرار حاصل نہیں کر سکتا

آباؤ اجداد اور بزرگوں کی خدمت کرنا لازمی فرض ہے

حکومت اور ریاست سے وفاداری کرنا ضروری ہے

دیوتاؤں کی اچھائی پر نظر رکھو

اپنے غصے پر قابو پاؤ

اپنی حدود کو فراموش نہ کرو

بیرونی تعلیمات کی اندھا دھند تقلید مت کرو

اپنا کام دل جمعی اور لگن کرو۔

شنتو مت میں اخلاقی تعلیمات کے حوالے سے امولیہ رنجن مہاپتر نے مندرجہ ذیل دس نکات وضع کیے ہیں

خدا کی مشیت سے روگردانی نہ کرو

آباؤ اجداد کی جانب اپنے فرائض نہ بھولو،

ریاست کے احکامات کی خلاف ورزی کا جرم نہ کرو۔

یہ مت بھولو کہ دنیا ایک بہت بڑا خاندان ہے

اپنی شخصیت کی حدود مت بھولو

دوسروں کے غصے میں آنے پر بھی غصے میں نہ آؤ

اپنے کام میں سستی نہ کرو

تعلیمات پر الزام نہ دھرو

بیرونی تعلیمات کے پیچھے اندھا دھند نہ دوڑو۔

عیسائیت کی تعلیمات

عیسائیت حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات یہودیت کی تکمیل ہیں اور انہوں نے عیسائی اخلاقیات کی تعریف اور دائرۂ کار میں مندرجہ ذیل امور بیان کیے ہیں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اخلاقی تعلیمات کا نچوڑ ان کا ’’پہاڑی وعظ‘‘ ہے جس کے چیدہ چیدہ نکات یہ ہیں

۱۔مبارک ہیں وہ جو غریب ہیں، کیونکہ ان کے لیے آسمان کی

بادشاہت ہے

۲۔مبارک ہیں وہ جو دکھ سہتے ہیں کیونکہ انہیں راحت ملے گی

۳۔مبارک ہیں وہ جو کمزور ہیں کیونکہ زمین کی میراث پائیں گے

۴۔مبارک ہیں وہ جو سچائی کے لیے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ ان کو تسکین ملے گی

۵۔مبارک ہیں وہ جو دردمند ہیں کیونکہ انہیں رحم حاصل ہوگا

۶۔مبارک ہیں وہ جن کا دل پاکیزہ ہے کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے

مبارک ہیں وہ جو سچائی کی خاطر مصلوب کیے جاتے ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت ان کی ہے

کنفیوشس کی تعلیمات

اگر تم اپنا سفر روکتے نہیں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تم کتنا آہستہ چلتے ہو۔

جب تم غصہ میں آؤ، تو اس کے بعد کے نتائج کے بارے میں سوچو۔

اگر تم یہ جان جاؤ کہ تم اپنا مقصد حاصل نہیں کرسکتے، تب

بھی تم اپنا مقصد تبدیل مت کرو، اپنے اعمال تبدیل کرو۔

اگر تم نے نفرت کی، تو تم ہار گئے۔

زندگی میں جو بھی کرو، اسے پورے دل اور دلچسپی کے ساتھ کرو۔

صرف ان لوگوں کی رہنمائی کرو، جو اپنی کم علمی کے بارے میں جانتے ہوں اور اس سے پیچھا چھڑانا چاہتے ہوں۔

چھوٹی چیزوں پر اسراف کرنا بڑے نقصانات کا سبب بن سکتا ہے۔

اگر لوگ تمہارے پیٹھ پیچھے باتیں کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ تم آگے بڑھ رہے ہو۔

چیزوں کا خاموشی سے مشاہدہ اور مطالعہ کرو۔ چاہے کتنی ہی تعلیم حاصل کرلو، اشتیاق اور لگن کو برقرار رکھو۔

ہر چیز میں ایک خوبصورتی ہوتی ہے، لیکن اسے ہر شخص نہیں دیکھ پاتا۔

عظمت یہ نہیں کہ کوئی انسان کبھی نہ گرے، بلکہ کئی بار گر کر دوبارہ اٹھنا عظمت ہے۔

کنفیوشس مذہب اور سیاست کو علیحدہ نہیں سمجھتے تھے

کنفیوشس نے مرد اور عورت کی برابری کا تصور دیا ہے۔

کنفیوشس نے اپنی تعلیمات ذات پات کی نفی کی ہے۔

کنفیوشس انسان کے اندر کی نیکی اور بھلائی کو زیادہ اہمیت دیتے تھے ان کا خیال تھا کہ اصل سچائی انسان کے دل کے اندر ہوتی ہے۔

کنفیوشس کے مطابق نیک آدمی تین طرح کے خوف میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

ایک آسمانی فیصلوں کا خوف، دوسرے عظیم انسانوں کا خوف اور تیسرے روحانی لوگوں کا خوف۔

کنفیوشس کی تعلیمات کے مطابق دنیا میں واحد خدائی قانون سچ ہے اور سچ تک رسائی صرف اور صرف خدا کے ذریعے ہو سکتی ہے۔

ہندومت کی تعلیمات

خدا ہر چیز کا مالک ہے

صحیح علم کا منبع اللہ کی ذات ہے

خدا رحمن و رحیم، سچا عادل، ازلی، ابدی، حاضر اور غیر فانی ہے اس لیے اسی کی عبادت جائز ہے

علم کی صحیح کتابیں وید ہیں۔ آریا سماج کا فرض ہے کہ وہ

ویدوں کو پڑھے اور ان کی تعلیم دے

جھوٹ کی مذمت کرنی چاہیے اور سچ کہنے پر آمادہ کرنا چاہیے

ہر کام میں خیر یعنی اچھائی اور شر یعنی برائی کو ملحوظ رکھا جائے

لوگوں کے ساتھ ہر حال میں بھلائی کرنا آریا سماج کا بنیادی مقصدہے

انسان کی روحانی، اخلاقی اور معاشرتی حالت بہتر بنانے کی اشد ضرورت ہے

ہر فرد کی خوبیوں کی قدر کرنی چاہیے

ہر ایک کے ساتھ عدل کرنا چاہیے

ہر ایک سے محبت کا سلوک روا رکھنا چاہیے

علم کو پھیلا کر جہالت کو فتح کرنا چاہیے

اپنی خوشحالی میں دوسروں کو شریک کرنا چاہیے

ذاتی نیکی پر مطمئن نہیں ہونا چاہیے بلکہ معاشرتی بہبودمیں حصہ لینا چاہیے.

آریا سماج کے اخلاقی اصول ایک صالح اور نیک زندگی کا نمونہ ہیں ۔

مہاویر سوامی کا قول امولیہ رنجن مہاپتر نے یوں نقل کیا ہے

صداقت ، عدم تشدد اور نفس کشی مذہب کی بنیاد ہیں

راست علم، راست عقیدہ اور راست طرزِ عمل

تلسی اس سنسار میں کر لیجئے دو کام

دیوے کو ٹکڑا بھلو لیوےکو ھر نام

یعنی اے تلسی اس دنیا میں دو کام کر جا اور وہ یہ کہ اللہ کی عبادت کر اور بھوکوں کو کھانا کھلا۔

ہندو مذہب کی تعلیمات میں رواداری‘ نیک چلنی‘ جھوٹ سے ممانعت‘ سچائی کی تبلیغ‘ کشت و خون سے دریغ‘ مصالحت پسندی۔ اخلاقیات کی ترویج بڑے اہم اصول ہیں۔

جزا و سزا کا بھی تصور شامل ہے کہ اچھے اعمال کی جزا ملتی ہے اور برے اعمال کی سزا۔

نروان کا تصور بھی موجود ہے۔ اس دنیا کے بعد جواب دہ ہونا پڑے گا

مذاہب میں برے کاموں سے باز رکھنے کے لیے آخرت اور قبر کے عذاب سے ڈرایا گیا گیا۔ ہندو مذہب میں اس سے روکنے کے لیے ایک الگ سے طور اختیار کیا گیا ہے۔ اس میں دوبارہ سے جنم کا نظریہ دیا گیا ہے۔ اچھا کرنے والے اچھے روپ میں دوبارہ جنم لیں گے جب کہ برا کرنے والے برے روپ میں جنم

لیں گے۔

یہودیت کی تعلیمات

خدا ایک ہے اسی نے تمہیں مصر کی غلامی سے نجات دلائی اور وہ تہس ہوا

اپنے خدا کو یاد کرتے رہو کیونکہ اس سے گناہ کم ہوتے ہیں

اپنے ماں باپ کی عزت کرو تاکہ اللہ تمہاری بھی عمر دراز کرے

خوں ریزی سے گریز کرنا

زنا حرام ہے

کسی دوسرے فرد کا مال چوری نہ کرنا

اپنے ہمسایے کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا

اپنے پڑوسی کے مال، عزت یا کسی اور چیز پر لالچ کی نگاہ نہ ڈالنا

جو لوگ تقدیر کے بھروسہ بیٹھے رہتے ہیں وہ لوگ محض بیوقوف ہیں۔ محنت کے بغیر اور عقل کو استعمال کیے بغیر زندگی میں کچھ بھی نصیب نہیں ہوتا اور نہ انسان دنیا میں کسی قسم کی مادی یا روحانی ترقی کرسکتا ہے نہ نجات حاصل کرسکتا ہے۔ پرشارتھ یا محنت اور تدبیر دنیا میں سب کچھ دینے

والی چیز ہے اور تقدیر تو اپنی محنت کے کیے ہوئے اعمال کا پھل ہے اور اس کے علاوہ کچھ نہیں۔

اس کے برعکس جو لوگ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کاہلوں کی طرح یہ سمجھتے ہیں کہ ایشور ہی ان کی ضروریات کی تکمیل کردے گا وہ لوگ اپنی زندگی کو برباد کردیتےہیں اور زندگی دکھ میں بسر کرتے ہیں۔

مانویت کی تعلیمات

بابل میں ایک اشکانی (پارتھی) شہزادہ بابک (پاتِگ) رہتا تھا۔ وہ اپنے آبائی مذہب سے بیزار اور حقیقتِ حق کا متلاشی تھا۔ اس تلاش میں اس کا تعارف مسیحی عارفین (گنوسی) کی جماعت سے ہوا اور ان کی تعلیمات سے متاثر ہوکر اس نے نہ صرف ان کا مذہب قبول کر لیا بلکہ اپنی حاملہ بیوی مریم کو چھوڑ کر ان کے ساتھ ہولیا۔

سنہ 216ء میں مریم نے ایک بیٹے کو جنم دیا اور اس کا نام مانی رکھا۔ چھ سال بعد بابک جب بابل واپس آیا تو اس کا بیٹا بڑا ہو چکا تھا بابک اس بار مانی کو بھی اپنے ساتھ لے گیا اور یوں مانی کا بچپن مسیحی عارفین کی سخت تربیت و تعلیم میں گزرا، وہیں اس نے مصوری سیکھی۔

۲۴سال کی عمر میں اس نے اس بات کا اعلان کیا کہ مجھ پر

فرشتہ وحی لایا ہے، اور مجھے نبوت کا منصب عطا ہوا ہے۔ جس آخری نبی کے آنے کی پیش گوئیاں یسوع مسیح کر چکے ہیں۔ وہ فارقلیط میں ہوں۔ اس کا اور اس کے پیروکاروں کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ سب پہلے بارہ سال کی عمر میں اس پر فرشتہ وحی لے کر ظاہر ہوا تھا۔ پھر یہ سلسلہ جاری رہا، یہاں تک کہ اسے نبوت کا منصب سونپا گیا۔

مانی گرفتار ہو کر دار الحکومت آگیا۔ اور اس کی زجر توبیخ شروع ہوگئی۔ اسے قید خانے کی بجائے کھلے میدان میں ستون سے باندھ کر رکھا گیا تاکہ سب لوگ اس کے انجام سے عبرت پکڑیں۔ اسی دوران ملک میں مانی مذہب کے پیروکاروں کا بھی قتلِ عام شروع ہو گیا۔ 60 سال کا بوڑھا مانی 23 دن عقوبتیں جھیل کر 2 مارچ 276ء کو فوت ہو گیا۔ اس کے مرنے بعد بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کی کھال اتار کر اس میں بھس بھر کے شہر کے دروازے پر لٹکا دی جائے۔ (وہ دروازہ بعد میں (کئی زمانوں تک مانی دروازہ کے نام سے مشہور رہا۔

مانی کادعویٰ ہے وہ فارقلیط جس کے آنے کی بشارت حضرت عیسیٰؑ نے دی تھی۔ وہ دوسرے انبیا کی طرح پیغمبر ہے اور اس پر نبوت کا نزول ہوتا ہے اور وہ خدا کی طرف سے لوگوں کی ہدایت پر مامور ہوا ہے۔

مانی گوتم بدھ اور زرتشت کی رسالت کا قائل تھا۔

سات نمازیں فرض ہیں

(نماز صبح ، 4 نمازیں دن میں 2 نمازیں رات میں 1)

روزے

بت پرستی کی ممانعت

زنا کی ممانعت

چوری کی ممانعت

جھوٹ کی ممانعت

کسی جاندار کو جان سے مارنے کی ممانعت

بخیلی ، دھوکا دہی کی ممانعت

حیلہ سازی اور جادوگری سے بچو۔

کاموں میں سستی نہ کرو۔

منشیات اور مذاہبِ عالم

مذہب اسلام

ارشادِ ربانی ہے۔

اے ایمان والو! بے شک منشیا ت، جوا، بت اور فال نکالنے کے تیر یہ سب گندی باتیں شیطانی کام ہیں، ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاو۔

شیطان تو چاہتا ہے کہ منشیات اور جوئے کے ذریعے تم میں عداوت اور بغض پیدا کر دے اور اللہتعالیٰ کی یاد سے تم کو باز رکھے ، سو اِن چیزوں سے باز رہو

سورہ المائدہ

رِگ وید میں آیا ہے:

نشہ کرنے والا عقل کھو بیٹھتا ہے. یاواگوئی کر تاہے۔اپنے آپ کو ننگا کرتا ہے اور ایک دوسرے سے لڑتا ہے

منو سمرتی میں لکھا ہے:

شراب ایک غلاظت ہے، چنانچہ کسی مذہبی رہنما، کسی " حکمران، یا کسی بھی عام آدمی کو شراب نہیں پینی چاہیے

تاوازم اور کنفیو شس ازم:

کسی کو بھی کوئی نشہ آور مشروب نہیں لینا چاہیے، ماسوائے کسی بیماری کی دوا کے طور پر

بدھ ازم:

ایسے نشہ آور مشروب اور منشیات سے پرہیز کرو جو ہوش و حواس گم کر دے

عہد نامہ عتیق کی ایک کتاب "احبار" میں لکھا ہے

تو یا تیرے بیٹے شراب پی کر کبھی خیمہِ اجتماع کے اندر داخل

نہ ہونا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اسی حالت میں مر جاو۔

یہ تمہارے لئے نسل درنسل ہمیشہ تک کے لئے ایک قانون رہے گا۔

عہد نامہ عتیق“ کی کتاب ”امثال“میں حکم ہے

تو شرابیوں میں شامل نہ ہونا اور نہ حریص کبابیوں میں،کیونکہ شرابی اور کبابی کنگال ہو جائیں گے اور نشہ شرابی کے چیتھڑے اُڑا دے گا ۔ شراب انجام کار سانپ کی طرح کاٹتی اوراُفعی کی طرح ڈس لیتی ہے

: عہد نامہ جدیدکی کتاب ”کرنتھیوں“ میں حکم ہے

اوراگرتمہارا کوئی بھائی کہلانے والا حرام کار یا لالچی یا بت ” پرست یا گالی دینے والا یا شرابی یا ظالم ہو تو اس سے تعلق نہ رکھو، بلکہ اس کے ساتھ کھانا تک نہ کھاو.

: عہد نامہ جدید کی کتاب” افسیوں“میں لکھا ہے

اور شراب کے متوالے نہ بنو، کیونکہ اس سے بدچلنی واقع ہوتی ہے ۔ اس کی بجائے روح سے معمور ہوتے جاو“....صرف یہی نہیں،

جو عہد نامہ عتیق اور عہد نامہ جدید میں مجموعی طور پر پچھتر سے زیادہ مقامات پر شراب اورنشہ آور اشیاءکے استعمال کی ممانعت آئی ہے۔

معروف شخصیات کے اخلاقی نظریات

سقراط کے اخلاقی نظریات

سقراط کے قریبی دوست فیڈو، کرائیٹو اور خاص شاگرد افلاطون کا کہنا ہے کہ سقراط پر بعض اوقات ایک ایسی کیفیت طاری ہو جاتی تھی،جس کو الفاظ میں پورے طور پر بیان نہیں کیا جا سکتا۔

بچپن سے سقراط جب جوانی میں داخل ہوا، تو پھر وہ الہامی نشان کی کیفیت کو سمجھنے لگا، اسے یقین ہونے لگا کہ اس کے ضمیر میں اچھائی اور نیکی کے حوالے سے کوئی خاص بات ہے۔ اس کا اپنا خیال تھا کہ اس الہامی نشان کی وجہ سے جو کیفیت طاری ہوتی ہے، وہ کوئی غیرمعمولی چیز ہے

عدالت میں سقراط نے کہا :

میں یہ جانتا ہوں کہ اللہ کی اور اپنے سے بہتر لوگوں کی نافرمانی کرنا بےشرمی کی بات ہے اس لیے میں برائیوں میں مبتلا ہونے کی بجائے موت کو ترجیح دوں گا عین ممکن ہے کہ موت میرے لیے بڑی نعمت ہو۔

میں آپکی اطاعت کے مقابلے میں اللہ کی اطاعت کروں گا۔ جب تک سانس میں سانس ہے جسم میں طاقت ہے، میں کبھی بھی

اس دعوت سے باز نہیں آؤں گا۔ میں دعوت دیتا رہوں گا، ترغیب بھی دلاتا رہوں گا۔

سزائے موت سنانے کے بعد جب سقراط کو زہر کا پیالہ پینے کو دیا گیا تو اس کے شاگرد زار و قطار رونے لگے۔ سقراط نے ان سے پوچھا کہ کیوں رو رہے ہو تو انہوں نے جواب میں آپ بےگناہ مارے جا رہے ہیں۔ اس نے جوابا کہا کیا تم چاہتے ہو کہ میں گناہ گار مارا جاتا۔

سقراط کی تعلیمات

فی زمانہ سقراط کی کوئی تصنیف موجود نہیں تاہم اس کے شاگردِ رشید افلاطون نے اس کے نظریات کو قلمبند کیا اور اپنی ہردوسری تحریر میں اس کے حوالے دئیے۔ اس کی نظریات کا خلاصہ کچھ یوں ہے۔

روح حقیقی مجرد ہے اور جسم سے جدا ہے۔ جسم کی موت روح کا خاتمہ نہیں بلکہ اس کی آزادی کی ایک راہ ہے، لہذا موت سے ڈرنا حماقت ہے۔

یہ ایک الگ خدا کا تصور پیش کرتا ہے جسے کسی نے نہیں دیکھا۔

سچے انقلابی کو موت سے خوف زدہ ہونے کی بجائے یہ فکر کرنی چاہیئے کہ اس کا موقف درست ہے یا غلط ہے

جہالت کا مقابلہ کرنا چاہیے اور انفرادی مفاد کو اجتماعی مفاد کے پس منظر میں دیکھنا چاہیے۔

انسان کو انصاف و ظلم، اور سچ و جھوٹ میں ہمیشہ تمیز روا رکھنی چاہیے۔

حکمت و دانش لاعلمی کے ادراک میں پنہاں ہے۔

جاننا دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک رائے اور دوسرا علم۔

عام آدمی فقط رائے رکھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے جبکہ علم صرف حکیم کو حاصل ہوتا ہے۔

نیکی علم ہے اس لیے اس کی تعلیم ہو سکتی ہے۔ خیرو شر کے اصول عقلی طور پر لوگوں کو سمجھائے جاسکتے ہیں۔

ظلم کرنا ظلم سہنے سے بدرجہ ہا بہتر ہے۔

بدی کرنے کے بعد سزا پانا بہ نسبت بچ کر نکل جانے سے بدرجہ ہا بہتر ہے۔

سچا آدمی موت سے نہیں بلکہ بداعمالی سے گھبراتا ہے۔

عقل کلی کا وجود ہے۔

خیرمطلق کا وجود ہے۔

نیکی عقل ہے اور بدی جہالت

نیکی آپ ہی اپنا اجر ہے اور بدی آپ ہی اپنی سزا

میں ایتھنز یا یونان سے تعلق نہیں رکھتا، بلکہ دنیا کا شہری ہوں۔

بھرتری ہری کی تعلیمات

جس انسان کے پاس رحم ہے اسے ڈھال کی کیا ضرورت

غصہ ہے تو دشمن کی کیا حاجت

قبیلہ ہے تو آگ کا کیا کام ١

دوست نزدیک ہے تو نایاب دواؤں کی کیا حاجت

برے لوگوں کی صحبت ہے تو سانپ کی کیا ضرورت

اگر علم بےعیب ہے تو دولت کی کیا حاجت

اگر لاج... عصمت ... ہے تو دوسرے گہنوں سے کیا فائدہ

اور اگر سخنوری ہے تو اس کے سامنے حکومت کیا ہے

انسانی تقسیم' بات کو پھلانے والے -١

مجموعہ نیتی شتک

اےلالچ! تیرا برا ہو' تو نے مجھے برے کاموں پر آمادہ کیا' کیا مجھے اتنا ذلیل کرنے پر بھی تجھے تسلی نہیں ہوئی۔

مجموعہ ویراگ شتک

علامہ اقبال کے اخلاقی تعلیمات

اقبال کا کہنا ہے

انتقال سے کچھ عرصے قبل اقبال نے سال نو کے موقع پر احترام انسانیت پر قوم کے نام ایک پیغام دیا تھا جو ریڈیو لاہورسے نشر ہوا ملاحظہ کریں:

دوسرے کی جان و مال کا دشمن بن کر کرہ ارض پر زندگی کا قیام نا ممکن بنا دیں۔ در اصل انسان کی بقا کا راز انسانیت کا احترام ہے۔ جب تک دنیا کی تمام علمی قوتیں اپنی توجہ احترام انسانیت پر مزکور نہ کر دیں دنیا بدستور درندوں کی بستی بنی رہے گی۔ قومی وحدت بھی ہرگز قائم و دائم نہیں رہے گی۔ وحدت صرف ایک ہی معتبر ہے اور وہ بنی نوع انسان کی وحدت۔ جو رنگ و نسل و زبان سے بالاتر ہے۔ جب تک اس نام نہاد جمہوریت، اس ناپاک قوم پرستی اور اس ذلیل ملوکیت کی لعنتوں کو مٹایا نہ جائے گا۔ اس وقت تک انسان اس دنیا میں فلاح و سعادت کی زندگی بسر نہ کر سکے گا اور اخوت و حریت اور مساوات کے شاندار الفاظ شرمندئہ معنی نہ ہوں گے۔

تفریق میں حکمت،افرنگ کا مقصود

اسلا م کا مقصود فقط ملت آدم

مکے نے دیا خاک جنیوا کو یہ پیغام

جمعیت اقوام کہ جمعیت آدم

......

آ،غیریت کے پردے اک بار پھر اٹھا دیں

بچھڑوں کو پھر ملا دیں، نقش دوئی مٹا دیں

راماننند کبیر کی تعلیمات

کبیر نے ذات پات کی تفریق اور بت پرستی کے نظرئے کو مسترد کیا اور تمام مذاہب و عقائد میں یکسانیت اور اتحاد کا درس دیا۔

انہوں نے خاندانی زندگی کو ترک نہیں کیا، گوشہ نشینی یا رہبانیت اختیار نہیں کی۔ وہ شادی شدہ تھے اور اوسط خاندان کے فرد کی طرح سماجی، معاشرتی اور اخلاقی فرائض انجام دیتے تھے۔

انکی زندگی کا مقصد اور نصب العین خدمتِ خلق تھا۔

کبیر تزکیہءنفس، تصفیہءقلب اور پاکیزگی کے قائل تھے اور سماجی بیداری کے علمبردار تھے۔

کبیر نے انسانی برادری، سماجی برابری، حق و انصاف اور

محبت و اتحاد کو زندگی کا نصب العین تصّور کیا۔

کبیر نے فرسودہ رسومات کی دیواریں ڈھادیں۔

وہ طبقاتی نظامِ حیات کے کٹّر اور بدترین دشمن تھے۔

وہ ہندستان کے مظلوم، محنت کش اور استحصال زدہ طبقوں کے مددگار اور حامی تھے۔

ان کا کہنا ہے:

اے خدا کے بندے، مصیبت میں ادھِر اُدھر مت بھٹکو، یہ دنیا ایک بلدیاتی میلے کی طرح ہے، جہاں کوئی بھی تمہاری مدد کو ہاتھ نہیں بڑھائے گا

اللہ پاکوں میں پاک اور اطہر ہے، لیکن جو شک کرتا ہے کچھ اور دیکھتا ہے، کبیر وہ جو سبھوں پر رحیم و کریم ہے کی راہ چلتا ہے، وہی تنہا اسی کو جانتا ہے

مذاہب اور سماج و معاش

ہندو تاجر جو مال تجارت ہندوستان سے عرب لیجاتے تھے وہ عرب میں مقیم تھے اور اعلان رسالت کے بعد بھی ان ہندوؤں میں سے بیشتر افراد رسولِ خدا کی محفلوں میں شرکت کرتے، اس طرح ان کے تعلقات خاندان رسول سے قائم ہوئے۔

اسلام مسلمانوں کو کسی غیر مسلم سماجی تعلقات رکھنے اور ان کے ساتھ لین دین سے نہیں روکتا۔ اسی طرح خوشی و غمی کے اظہار کے لیے مذہب یا رنگ و نسل کی بھی کوئی تفریق نہیں کرتا ہے۔اسلام انسانیت کے احترام کادرس دیتا ہے اور بحیثیت انسان ہر فرداحترام کا حقدار اور مستحق ہے چاہے وہ جس مذہب، رنگ ونسل سے تعلق رکھتا ہو۔

حدیث وسیرت کی کتابوں میں یہودی کے جنازے کا واقعہ موجود ہےکہ ایک دِن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا تو وہ کھڑے ہوگئے،صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ تو ایک یہودی کا جنازہ ہے تو رسول اللہ نے فرمایا أَلَيْسَتْ نَفْسًا، کیاوہ انسان نہیں تھا؟

ائمہ کرام تو اس حوالے سے دو ٹوک موقف رکھتے ہیں کہ غیر مسلموں کی خوشی اور غمی میں انسانی سماجی رشتہ سے شریک ہونا درست ہے۔ بلکہ بہتر ہے کہ اظہار ہمدری اور تعزیت کیساتھ ساتھ ممکنہ تعاون کی پیشکش بھی کریں۔ یہی رسول اللہ کی سنت ہے کہ آپ نے ہمیشہ اپنے پڑوسیوں اور متعلقین کیساتھ حسن سلوک سے پیش آئے ہیں

ایک دفعہ میرے ایک کولیگ نے مجھ سے پوچھا:

'کیا تم مان سکتی ہو کہ ہندو اور مسلمان ایک ہی جگہ پر ایک ساتھ عبادت کر سکتے ہیں؟'

اور ظاہر ہے میرا جواب بھی وہی تھا جو آپ کا ہوگا: 'بالکل بھی نہیں، خاص طور پر پاکستان میں تو بالکل بھی نہیں۔'

انہوں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا، 'ایک ایسی جگہ ہے، اور وہ یہاں سے بہت زیادہ دور نہیں۔'

اور ان کی اسی بات کی تصدیق کرنے کے لیے میں آخرکار جھولے لال کے مزار پر جا پہنچی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ہمارے معاشرے کی سخت گیر مذہبی فطرت کے باوجود ایسی جگہیں موجود ہیں جہاں پر مذہبی ہم آہنگی کی صدیوں پرانی روایات اب بھی قائم ہیں۔ جھولے لال کا مزار بھی ایسی ہی ایک جگہ ہے۔

جھولے لال کی نسبت دریائے سندھ سے ہے اور انہیں دریاؤں کے بھگوان 'ورون' کا سندھ میں آنے والا اوتار قرار دیا جاتا ہے۔

کالونیل دور کے مختلف تاریخی حوالوں کے مطابق یہ بزرگ یہاں پر سترہویں صدی میں رہا کرتے تھے۔ ٹھٹہ کے ظالم حکمران میرکھ شاہ نے ہندوؤں کو زبردستی مسلمان کرنا چاہا تو ہندو دریائے سندھ کے کنارے گئے، اپواس کیا، اور دریا سے مدد مانگی کہ وہ انہیں نجات دلائے۔

نتیجتاً دریا میں ایک صورت واضح ہوئی جس نے بتایا کہ نصرپور کے ایک عمر رسیدہ جوڑے کو ایک بیٹا ہوگا، جو ان کی مدد کرے گا۔

اس بچے کا نام اُڈیرو لال رکھا گیا اور انہیں 'جھولے لال' کا لقب بھی دیا گیا کیونکہ مانا جاتا ہے کہ ان کا جھولا خود بخود ہلتا تھا۔ یہ بچہ بڑا ہو کر ایک بہادر شخص بنا جس نے میرکھ شاہ سے بحث کی، اور اسے اس کی غلطی کا احساس دلایا، جس پر اس نے ہندوؤں کو اپنی حکومت میں آزادی سے رہنے کی اجازت دے دی۔

کہا جاتا ہے کہ وہ اور ان کا گھوڑا ایک کنویں میں غائب ہو گئے اور اب اسی جگہ ان کا مزار قائم ہے۔

اس دن سے مزار ہزاروں کی تعداد میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے لیے مرجع خلائق بن چکا ہے۔ اُڈیرو لال میں واقع اس مزار میں ایک مندر اور ایک مسلم طرز کا مقبرہ ہے، جبکہ اس کے رکھوالوں میں ہندو اور مسلمان دونوں شامل ہیں۔ شام کے وقت ہندو یہاں پوجا کرتے ہیں اور آرتی اتارتے ہیں جبکہ مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔

دیوالی کے موقع پر شہزادے اور شہزادیاں بھی خوب جشن مناتے تھے۔ وہ مٹی کے چھوٹے چھوٹے گھروندے بھی بناتے جس کو خیلوں اور بتاشوں سے بھر دیتے تھے۔ ان کے سامنے وہ دِیا بھی جلاتے تھے۔ بادشاہ کا بھی یہ حکم ہوتا تھا کہ پورے قلعہ کو دلہن کی طرح روشن کر دیاجائے۔ اس حکم کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ پورے قلعہ میں جشن کا ماحول پیدا ہو جاتا تھا۔

ہندو اپنے مسلمان دوستوں کے گھر مٹھائی اور پکوان بھجواتے، گلے ملتے اور ایک دوسرے کی خوشی میں باہم شریک ہوتے۔

ہولی کے اس تہوار پر، نوجوان تنظیم کے طلبا 'ہندو، مسلم عیسائی بھائی بھائی' کے نعرے بلند کرتے رہے۔ انسانی ہاتھوں کی چین کا مقصد پاکستان میں بین المذاہب ہم آہنگی، یکجہتی اور تعاون کو فروغ دینا تھا۔

نبی کریم نے اپنے مختلف کاموں کے لیے غیرمسلموں سے استفادہ کیا ہے۔

حضرت خدیجہ تجارت کرتی تھیں، ان کا مال لے کر خود نبی کریمنے تجارت کے لیے بیرون ملک کا سفر کیا ہے۔

حضرت عمرؓ نے یہودیوں کی مدد زکوٰۃ اور بیت المال سے بھی کی ہے۔

فقہا نے قربانی کے گوشت کو غیرمسلموں میں تقسیم کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔

ایک شخص اپنی ایک تہائی جائداد کی وصیت کسی کے بھی حق میں کرسکتا ہے۔ وہ غیرمسلم ہی کیوں نہ ہو۔

ام المومنین حضرت صفیہ خیبر کے ایک یہودی سردار کی بیٹی تھیں اور وہ اپنے غیرمسلم رشتہ داروں سے ہمیشہ صلہ رحمی

کرتی رہیں۔ وفات سے پہلے وصیت فرمائی کہ ان کے ترکہ میں سے ایک تہائی حصہ ان کے غیرمسلم بھانجے کو دیاجائے۔

....

کہا جاتا ہے کہ زمین پر چار ارب انسان آباد ہیں جب کہ مختلف انوع و اقسام کی مخلوق ابھی گنتی میں نہیں آ سکی۔ ایسی مخلوق بھی اقامت رکھتی ہے جس کے متعلق ابھی تک آگہی حاصل نہیں ہو سکی۔ مہاجرت اختیار کرنے والی مخلوق بھی یہاں رہتی ہے۔ اس مخلوق کے علاوہ بھی مخلوقات کا زمین سے تعلق ہے۔ مثلا

نوری مخلوق

تمہارے رب نے تمہاری مدد کے لیے بھیجے تین ہزار فرشتے

آلِ عمران: 124

تمہارے رب نے مدد کو بھیجے پانچ ہزار فرشتے مخصوص نوعیت کی سواری پر (مخصوص نشاندار ہوں گے)۔

آلِ عمران: 125

میں تمہاری مدد کرنے والا ہوں ہزار فرشتوں کی قطار سے۔

الانفال: 9

حضرت میکائیل علیہ السلام کو رزق و روزی بانٹنے کا اختیار

ہے۔

موت کے معاملات حضرت عزرائیل علیہ السلام اور ان کے گروہ ملائکہ انجام دیتے ہیں۔

حضرت جبریل علیہ السلام وحی آسمانی احکامات پہنچانے پر اختیارات و قدرت رکھتے ہیں۔

رانده درگاہ مخلوق

خیلک غیرجسمانی ابلیسی گروہ

ابلیس و گروہ ابلیس صرف اپنی ”آواز“ یعنی کسی غیر معمولی براڈ کاسٹنگ طرز کے سسٹم سے ہر انسان کی دماغی لہروں و سوچ کے ذریعے منفی رحجانات کو فروغ دیتا ہے۔ انکار سجدہ کے موقع پر ابلیس نے قیامت تک کے لئے زندگی کی مہلت مانگی تھی۔ یہی مہلت اس کی طبعی زندگی کی ضمانت تھی۔

خلائی مخلوق

فلیپوف کہتے ہیں کہ خلائی مخلوق ہمارے آس پاس ہے اور ہر وقت ہم پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ان کا خیال ہے کہ خلائی مخلوق ہمارے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتی بلکہ وہ ہماری مدد کرنا چاہتی ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہمارا علم محدود ہے اور ہم ان کی زبان سمجھ نہیں پارہے۔

پینٹا گون کے ایک سابق عہدےدار لوئس ایلی زونڈو نے

انکشاف کیا ہے کہ خلائی مخلوق زمین تک پہنچ چکی ہے اور امریکہ اس سے واقف ہے انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس بات کے واضح ثبوت ہیں کہ خلائی مخلوق زمین پر قدم رکھ چکی ہےاور میں ذاتی طورپر یقین رکھتاہوں کہ ہم اس زمین پر اب تنہا نہیں رہے'

نینسی کا کہنا ہے

خلائی مخلوق کی 200نسلیں ہماری زمین پر آتی رہتی ہیں اس کا ان کے ساتھ رابطہ رہتا ہے۔ یہ نسلیں ہمارے ہمسائے میں ہماری ہی کہکشاں کے دیگر سیاروں پر رہتی ہیں۔ انہیں اپنی دنیا سے یہاں آنے پر اوسطاً 2ہفتے کا وقت لگتا ہے۔

نینسی کا مزید کہنا تھا خلائی مخلوق کی مجھ سے ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہم انسانوں کو ابھی بہت کچھ سیکھنے اور اپنی ایک دوسرے سے مخاصمت اور دشمنی رکھنے کی فطرت کو ترک کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ خلائی مخلوقات ہمارے رہنماؤں کو مسلسل مدد و تعاون کی پیشکش کرتی رہتی ہیں۔

ایرواسپیس کے بانی رابرٹ بائیگ لونے اپنے اس جملے سے سب کو حیران کر دیا۔ بہت جلد یہ دنیا انسانوں سے خالی ہو جائے گی اور اس زمین پر خلائی مخلوق کا بسیرا ہوگا۔

....

اللہ کائنات میں موجود ساری مخلوق کا ہے جب کہ انسان زمین پر موجود ساری مخلوق کے لیے اللہ کا مقرر کیا ہوا خلیفہ ہے۔ گویا یہ بھی زمین پر کسی بھی حوالہ سے موجود ساری مخلوق کا اور مخلوق کے لیے ہے۔ زمین پر کسی بھی حوالہ سے آنے والی اور ٹھہرنے والی مخلوق کا بھی ہے۔ بدقستی تو یہ ہے کہ وہ تو اپنا بھی نہیں بن پا رہا کسی اور کا کیا بنے گا یا کسی اور کے لیے کیا کر پائے گا۔ یہ کسی اور کی ہدایت اور اللہ کی طرف پھرنے کا کیا درس دے گا۔ یہ تو خود پیٹڑی سے اترا ہوا ہے۔ یہ اپنے اللہ کا نہ بن سکا۔ اللہ کا ظرف دیکھیے کہ وہ پھر بھی اس کا رہا۔ اس نے اس کی ہدایت اور راستی کی طرف پھرنے کے لیے انبیاء اور صالیحین بھیجے اور اللہ کا یہ اہتمام کبھی تساہل اور دیری کا شکار نہیں ہوا۔

ہر سانس لیتا جان لے اسے جانا ہے اور جا کر واپسی ناممکنات میں ہے۔ اس سے بلاشبہ پوچھا جائے گا کہ تم نے کہاں تک اپنا فرض نبھایا۔

زمین پر موجود ہر انسان کو گرہ کی سیری کے سراب سے باہر نکل آنا چاہیے اور اللہ کی طرف سے سونپے گیے اس فرض کی ادائیگی کے لیے میدان عمل میں اتر آنا چاہیے ورنہ سانسیں ختم ہو جانے کے بعد یہ اعزاز و مرتبہ اس سے چھن جائے گا۔ اس کے بعد سوائے پچھتاوے کے کچھ باقی نہ ہو گا۔

اب کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

ہی گرہ میں رہ جائے گا۔ واپس آ کر سدھار کی درخواست کرے گا لیکن یہ درخواست منظور نہ ہو گی بل کہ کیے کی پوچھ کچھ کا عمل شروع ہو جائے گا۔

اے انسان!

غور کر کوئی باقی نہیں رہے گا۔ اب وقت ہے اپنا منصب سمبھال اور کچھ مثبت کر گزرنے کی ٹھان لے۔

....

ڈھیر ساری مذہبی‘ اخلاقی تعلیمات اور معاشرتی اصولوں میں مماثلتیں ہونے کے باوجود انسان‘ انسان سے کوسوں دور ہے۔ کیوں دور ہے۔ آخر کیوں۔ کوئی ہے جو مجھے اس کیوں کا جواب دے سکے۔

تقسیم سے پہلے یہ نعرہ برسوں سے چلا آتا تھا:

ہندو سکھ عیسائی   سب ہیں بھائی بھائی

اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھے کہ کہاں تک ہل پر نہایا ہوا ہے۔ غطیوں کوتاہیوں سے بلاتر ہے۔ جو دوسرا کر رہا ہے کیا وہ نہیں کرتا یا اس سے ہو پاتا۔ رشوت خور کو دوسرا رشوت خور نظر آتا ہے اور اس کے لیے جہنم کا سندیسہ رکھتا ہے۔ گویا وہ اس سزا سے مبرا ہے۔

وہ ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شرکت اختیار کرتے تھے۔

مذہبی سماجی تہواروں اور رسومات میں اپنے حصہ کا کردار ادا کرتے تھے۔ بدقسمتی دیکھیے آج سیدھا چلتا مسمان غیرمسلم کو ٹیڑھا ٹیرھا نظر آتا ہے۔ یہ ہی صورت مسلمانوں کے ہاں نظر آتی ہے۔ بات یہاں تک ہی محدود نہیں‘ ایک فرقے کا مسلمان دوسرے فرقے کے مسلمان کو ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ بعض اوقات آدمی سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ آخر کس کو مسلمان سمجھا جائے یا مسلمان کہاں ہیں۔ یہاں مسلمان کم‘ وہابی سنی شعیہ دیوبندی وغیرہ وغیرہ زیادہ اقامت رکھتے ہیں۔

یہ اللہ کا کیسا خلیفہ ہے جو اپنے لیے سیری اور دوسروں کے لیے بھوک بچاتا ہے۔ دوسروں کو بےسکون کرکے اپنے لیے آرام اور سکون تلاشتا ہے۔ بہت سے غیراصولی اور غیرفطری کام مذہب کی آڑ میں کرتا ہے۔

اللہ تو شیطان کو بھی رزق فراہم کر رہا ہے۔ اگر اس کا رزق بند کر دیا جاتا تو وہ کب کا دم توڑ چکا ہے۔ اس کے خلیفہ کا بھی یہ ہی طور ہونا چاہیے۔ انسان تو انسان ایک چونٹی بھی بھوک پیاس سے مر گئی تو اس کا اسے روز قیامت جواب دینا پڑے گا۔

انسان کو ہر قسم کی تفریق سے بالاتر ہو کر ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کچھ باقی نہیں رہنے کا۔ باقی صرف اور صرف اللہ کی ذات گرامی ہے۔ یہاں بڑے بڑے پھنے خاں آئے لیکن آج ان کا نام ونشان باقی نہیں ہے۔ غصہ یا

تجربہ کے لیے ہیروشیما اور ناگاساکی پر اٹیم بم چلانے والے نیست و نابود ہو چکے ہیں لیکن ان کا غصہ یا تجربہ آج بھی نسلیں بھگت رہی ہیں۔

دشت گردوں کو ختم کرنے کے لیے بچوں بوڑھوں اور عورتوں کو بھی رگڑے میں رکھا جا رہا ہے۔ کیا خرابی کو دورکرنے والے انبیاء اور صالحین کی راہ پر نہیں چل سکتے۔ خرابی کے جواب میں خرابی کوئی بات تو نہ ہوئی گویا دونوں ایک سے ہوئے۔ مزا تب ہے کوڑا پھینکنے والے کے ساتھ بھی اچھا کیا جائے اور حسب ضرورت اس کے کام بھی آئے۔ برائی کی کرنی برائی کے ساتھ ہے جب کہ برائی کے ساتھ اچھائی کرنے والے کی کرنی کئی قدم آگے ہے۔

ہم وہ ہیں جو خیر کو اپنی گرہ میں کرتے ہیں جب کہ برائی کو تقدیر کا کھیل کہہ دیتے ہیں۔ غیر کے رزق سے کھایا چنگا چوسا جب انتشار خون کا سبب بنتا ہے تو کہتے ہیں اللہ کی مرضی ہی ایسے تھی۔ اللہ نے کب رشوت، ملاوٹ، ہیرا پھیری اور دو نمبری کی اجازت دی ہے۔

مخلوق تو اللہ کا کنبہ ہے۔ اللہ تو اپنی مخلوق کی خیر چاہتا ہے اسی لیے تو وہ بد سے بد کو بھی رزق فراہم کرتا ہے اور اس کی بھلائی کے لیے اچھے لوگ بھیجتا آیا ہے۔ آج اگر برائی کرنے والوں کی بہتات ہے تو اچھا کرنے والے اگرچہ مقدار میں کم ہیں، لیکن مفقود نہیں ہوئے۔

جب آدمی کو یقین ہو جائے گا کہ مجھے خالی ہاتھ چلے جانا ہے اور جن کے لیے دو نمبری کرتا رہا ہے وہ اسے اپنی یاد میں بھی نہیں رکھیں گے تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ جب دم توڑ دیتا ہے ان اپنوں کو ہی جلدیاں پڑ جاتی ہیں۔ دفنا کر آنے کے بعد وہ ہی پیارے مرغے کی بوٹیوں پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ لیگ پیس نہ ملنے پر روٹھ روٹھ جاتے ہیں۔ کسے دفنا کر آئے ہیں، ان کی یاد میں بھی نہیں ہوتا، اس کی اچھائی اور ان کے لیے اٹھائی گئی دونمبر مشقت' انہیں یاد تک نہیں رہتی۔ اس کی بنائی ہوئی بلڈگیں زمین بوس ہو جاتی ہیں۔ چھناں کولیاں کباڑخانے چڑھ جاتی ہیں۔ آتے وقتوں میں کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔ کسی کو یاد تک نہیں رہتا کہ یہاں اس کا اپنا رہا کرتا تھا۔ کچھ عرصے بعد اپنا بیگانہ بھی دم توڑ دیتا ہے۔ پہلے چوہدری صآحب تھا مرنے کے بعد لاش' میت اور ڈیڈباڈی کا نام پاتا ہے۔ جناب' سر' حضور وغیرہ کے سابقے لاحقے بےمعنی اور لایعنی ہو جاتے ہیں۔

دنیا کے انسانو!

اللہ کے کنبے کے طور پر زندگی بسر کرو۔ ایک دوسرے کے کام آؤ۔ نفرتوں اور بےکار کی باہمی ضد کے جہنم سے باہر نکلو۔

شاہ اور شاہ کے گماشتوں کے تباہی کی طرف لے جانے والے لفظوں اور دھمکیوں سے آزادی حاصل کرو۔ یہ تمہاری اٹھائی گئی مشقت سے آئی رقم سے گلچھرے اڑاتے ہیں۔ یہ تو وہی

بات ہوئی نانی خصم کرے دھترے کو چٹی۔ تاج محل یا نورً محل بنانے کے لیے انہوں نے سردیوں کی قلفی کر دینے والی راتوں میں، گلی گلی پھر کر گرم انڈے کے آوازیں نہیں لگائیں۔

آج کے چوری خور اور تفرقہ پسند مذہبی مین سے بھی مکتی حاصل کرو۔ سچ یہ ہی ہے تم اللہ کا کنبہ ہو اور باطور خلیفہ زمین پر اقامت رکھتے ہو۔ مخلوق خدا کے ہر حال اور ہر صورت میں کام آؤ۔

اللہ سے اپنے لیے دعا کرنا تو کوئی بات نہ ہوئی۔ کیا اللہ تمہیں دیکھتا اور جانتا نہیں۔ اچھائی مانگو تو اللہ کی ساری مخلوق کے لیے مانگو۔ دعا میں یہ بھی تو کہا جا سکتا ہے:

یااللہ اپنی ساری مجبور، بےبس، کمزور، دکھ اور تکلیف میں مبتلا مخلوق کی مدد فرما۔

اس دعا میں تم بھی تو شامل رہو گے۔

مسلمان ذرا اس ویڈیو کو بھی سن لیں

https://www.youtube.com/watch?v=y2q7CGouvbw

اسلام کے بارے میں مختلف غیرمسلم حضرات کی زبان سے نکلی باتیں سماعت فرمائیے گا۔

https://www.youtube.com/watch?v=SZcHeVgIPwU

https://www.youtube.com/watch?v=2d7LrhnlFb4

https://www.youtube.com/watch?v=ImBZVt5H32w

https://www.youtube.com/watch?v=B6UKvBCzHk0

https://www.youtube.com/watch?v=ZCBkIbZYIR8

https://www.youtube.com/watch?v=uVi9F-ij5LA

https://www.youtube.com/watch?v=hjluXHI9L9U

https://www.youtube.com/watch?v=4J_9yEV04t0

https://www.youtube.com/watch?v=VMwHzV1TxKg

https://www.youtube.com/watch?v=drDS0EXGf54

https://www.youtube.com/watch?v=FxY39lMuwL4

https://www.youtube.com/watch?v=qc3CHoEXhnM

https://www.youtube.com/watch?v=m_TS8SUvvUA

https://www.youtube.com/watch?v=xYiBhCvF3RQ

https://www.youtube.com/watch?v=Z04stYgGd0c

https://www.youtube.com/watch?v=eFJqRcSpqWI

https://www.youtube.com/watch?v=aFu9aGAQQWQ

https://www.youtube.com/watch?v=QfWoZTzNHug

https://www.youtube.com/watch?v=KNtni6NPrpI

https://www.youtube.com/watch?v=J-OKfUr5W2c

https://www.youtube.com/watch?v=4NBOnKJrVgY

https://www.youtube.com/watch?v=_hE4tCVRNSo

https://www.youtube.com/watch?v=Cldns9zxXuM

https://www.youtube.com/watch?v=Ymv8rmPVqmo

https://www.youtube.com/watch?v=nI5S8lCHM-Y

https://www.youtube.com/watch?v=jV6drBmgMgU

https://www.youtube.com/watch?v=V2AL9NckoYU

https://www.youtube.com/watch?v=CVCMPg0M2aM

https://www.youtube.com/watch?v=j6S5nluahR8&t=75s

https://www.youtube.com/watch?v=r8mKyxWyvj0&t=93s

https://www.youtube.com/watch?v=M8rr_aVpbCw&t=69s

https://www.youtube.com/watch?v=RtgcjPV7qrg&t=661s

https://www.youtube.com/watch?v=C-qFAMswmj4&feature=share

اس تحریر کے لیے درج ذیل ویب سائیٹس سے مدد لی گئی

http://mazameen.com/?p=31040

https://www.mukaalma.com/6995

https://www.mukaalma.com/9492

http://www.mazahib.org/?p=1452

http://haalhawal.com/Story/13554

https://daleel.pk/2016/12/10/19816

http://www.urdulinks.com/urj/?p=233

http://noukeqalam.com/archives/1554

https://www.dawnnews.tv/news/37816

http://noukeqalam.com/archives/2573

https://aalmiakhbar.com/archives/32564

https://www.dawnnews.tv/news/1026739

https://qadrirazzaqi.wordpress.com/page/2/

https://wol.jw.org/ur/wol/d/r109/lp-ud/2009202

https://dailypakistan.com.pk/25-Jan-2013/33271

https://dailypakistan.com.pk/02-May-2016/374664

http://urdulook.info/imagehosting/images/453.jpg

http://urdulook.info/imagehosting/images/786.jpg

https://www.nawaiwaqt.com.pk/15-Mar-2013/185224

http://javedch.com/international/2017/12/20/395157

http://urdulook.info/imagehosting/images/65777.jpg

https://www.nawaiwaqt.com.pk/22-Jul-2015/401976

https://www.nawaiwaqt.com.pk/15-Mar-2013/185223

https://urdulook.info/forum/archive/index.php/t-3518.html

http://www.hamariweb.com/articles/article.aspx?id=14091

....

video

https://www.youtube.com/watch?v=pLt8ffn3zN4

https://www.youtube.com/watch?v=D0-HPlqh7sM

....

https://www.urduvoa.com/a/alien-life-form-22feb11-116670989/1131166.html

http://www.sarbakaf.com/2015/10/blog-post_88.html

http://meraymohsin.com/well-known-member-in-india/

https://ur.wikipedia.org/wiki/%D9%85%D8%A7%D9%86%DB%8C

https://twitter.com/hashtag/%D8%B1%D9%88%D9%85%D9%86

http://www.humsub.com.pk/35845/fateh-muhammad-malik-8/

http://www.bazm.urduanjuman.com/index.php?topic=10848.0

https://ur.wikipedia.org/wiki/%D8%A2%D8%B1%DB%8C%DB%81

http://nizamulhussaini.blogspot.com/2017/03/blog-post_59.html

https://ur.wikipedia.org/wiki/%D8%AF%D8%AC%D8%A7%D9%84

https://urdu.arynews.tv/ramazan-fasting-islam-other-religions/

https://www.urduvoa.com/a/holi-celebrated-in-karachi/2669363.html

http://zindgienau.com/Issues/2011/novenber2011/unicode_article2.asp

http://zindgienau.com/Issues/2011/december2011/unicode_article2.asp

http://zindgienau.com/Issues/2012/january2012/unicode_article2.asp

https://www.facebook.com/Muntaziraan313/posts/1644266085787290:0

http://tarjumanulquran.org/old/2010/10_october/nizam_hayat001/1.htm

https://www.geourdu.com/eid-sacrifice-islam-religion-concept-muslims/

https://ur.wikipedia.org/wiki/%D8%B3%D9%82%D8%B1%D8%A7%D8%B7

https://ur.wikipedia.org/wiki/%D8%B2%D8%B1%D8%AA%D8%B4%D8%AA

https://www.geourdu.com/eid-sacrifice-islam-religion-concept-muslims/

https://alizhar.com/all-posts/mazhib-aalam-mai-qurbani-ka-tasswar.alizhar

https://ur.wikipedia.org/wiki/%D8%A7%DB%81%D8%B1%D9%85%D8%B2%D8%AF

https://ur.

https://ur.wikipedia.org/wiki/%D9%85%D8%A7%D9%86%D9%88%DB%8C%D8%AA

http://www.urduinc.com/encyclopedia/?catid=23&Word2CatJunctionID=11928&id=23

https://ur.wikipedia.org/wiki/%DA%AF%D9%88%D8%AA%D9%85_%D8%A8%D8%AF%DA%BE

https://www.facebook.com/permalink.php?id=1020126821354717&story_fbid=1050145195019546

https://www.qaumiawaz.com/social/diwali-of-delhi-in-mughal-period-and-hindu-muslim-unity

http://www.shianews.com.pk/index.php/2013-11-04-04-36-39/item/16110-2015-07-14-08-17-30

http://magazine.mohaddis.com/shumara/133-nov2006/1919-bilad-e-islamia-main-ghair-muslimon-k-aam-huqooq

https://www.facebook.com/permalink.php?story_fbid=1803259189938983&id=1624577144473856&substory_index=0

http://www.urduencyclopedia.org/general/index.php?title=%D8%B1%D8%A7%D9%85%D8%A7%D8%A6%D9%86

http://tawheedekhaalis.com/the-mentioning-of-three-categories-of-tawheed-from-quraan-shaykh-saaleh-bin-fawzaan-al-fawzaan/

https://ur.wikipedia.org/wiki/%D8%A8%D8%AF%DA%BE_%D9%85%D8%AAwikipedia.org/wiki/%D9%85%D9%86%D8%A7%D8%AC%D8%A7%D8%AA

https://ur.wikipedia.org/wiki/%DB%8C%D9%88%D9%86%D8%A7%D9%86%DB%8C_%D8%A7%D8%B3%D8%A7%D8%B7%DB%8C%D8%B1

https://www.urduweb.org/mehfil/threads/%D8%B3%D9%82%D8%B1%D8%A7%D8%B7-%D9%86%DB%92-%D8%B2%DB%81%D8%B1-%DA%A9%D8%A7-%D8%AC%D8%A7%D9%85-%D9%BE%DB

%8C%D9%86%D8%A7-%DA%A9%DB%8C%D9%88%DA%BA%E2%80%8C%D9%BE%D8%B3%D9%86%D8%AF-%DA%A9%DB%8C%D8%A7%D8%9F.18440/

https://ur.wikipedia.org/wiki/%D8%B3%DA%A9%DA%BE_%D9%85%D8%AA_%D9%85%DB%8C%DA%BA_%D8%AE%D8%AF%D8%A7_%DA%A9%D8%A7_%D8%AA%D8%B5%D9%88%D8%B1

https://www.siasat.pk/forum/showthread.php?390359-%DB%81%D8%B1-%D9%82%D9%88%D9%85-%D9%BE%DA%A9%D8%A7%D8%B1%DB%92-%DA%AF%DB%8C-%DB%81%D9%85%D8%A7%D8%B1%DB%92-%DB%81%DB%8C%DA%BA-%D8%AD%D9%8F%D8%B3%DB%8C%D9%86%D8%91

http://tarkash.in/2017/04/07/%D8%B1%D8%B3%D9%88%D9%84-%DA%A9%D8%B1%DB%8C%D9%85-%DA%A9%DB%92-%D8%A8%D8%B9%D8%AF-%D8%AF%D9%86%DB%8C%D8%A7%D8%A6%DB%92-%D8%A7%D9%86%D8%B3%D8%A7%D9%86%DB%8C%D8%AA-%DA%A9%DB%8C-%D9%85%D8%B4%D8%AA%D8%B1/

https://ur.wikipedia.org/wiki/%D9%85%D8%AD%D9%85%D8%AF_%DA%A9%D8%A7_%D8%B0%DA%A9%D8%B1_%D8%A8%D8%AF%DA%BE_%D9%85%D8%AA_%DA%A9%DB%8C_%DA%A9%D8%AA%D8%A7%D8%A8%D9%88%DA%BA_%D9%85%DB%8C%DA%BA

https://ur.wikipedia.org/wiki/%D9%85%D8%AD%D9%85%D8%AF_%DA%A9%D8%A7_%D8%B0%DA%A9%D8%B1_%D8%A8%DA%91%DB%92_%D9%85%D8%B0%D8%A7%DB%81%D8%A8_%DA%A9%DB%8C_%DA%A9%D8%AA%D8%A7%D8%A8%D9%88%DA%BA_%D9%85%DB%8C%DA%BA

http://algazali.org/index.php?threads/%DA%A9%D9%84%DA%A9%DB%8C-%D8%A7%D9%88%D8%AA%D8%A7%D8%B1-%D8%A7%D9%88%D8%B1-%D8%AD%D8%B6%D8%B1%D8%AA-%D9%85%D8%AD%D9%85%D8%AF-%EF%B7%BA-%DA%A9%D8%A7-%D8%AA%D9%82%D8%A7%D8%A8%D9%84%DB%8C-%D8%AC%D8%A7%D8%A6%D8%B2%DB%81.5983/

https://urdu.i360.pk/%D8%AD%D8%B6%D8%B1%D8%AA-%D8%B9%D9%84%DB%8C-%D8%B9%D9%84%DB%8C%DB%81-%D8%A7%D9%84%D8%B3%D9%84%D8%A7%D9%85-%D8%BA%DB%8C%D8%B1-%D9%85%D8%B3%D9%84%D9%85-%D9%85%D8%B4%D8%A7%DB%81%DB%8C%D8%B1/

http://lib.bazmeurdu.net/%D8%AD%DB%8C%D8%B1%D8%AA-%D8%A7%D9%86%DA%AF%DB%8C%D8%B2-%D9%82%D8%B1%D8%A2%D9%86-%DB%94%DB%94%DB%94-%D9%BE%D8%B1%D9%88%D9%81%DB%8C%D8%B3%D8%B1-%DA%AF%DB%8C%D8%B1%DB%8C-%D9%85%D9%84%D8%B1-%D8%AA%D8%B1/

http://esunday.jasarat.com/2016/10/21/%DA%A9%D8%B1%D8%A8%D9%84%D8%A7-%D8%A7%D9%88%D8%B1-%D8%BA%DB%8C%D8%B1-%D9%85%D8%B3%D9%84%D9%85-%D8%B4%D8%B9%D8%B1%D8%A7%D8%A1/

http://fridayspecial.com.pk/2016/10/21/%DA%A9%D8%B1%D8%A8%D9%84%D8%A7-%D8%A7%D9%88%D8%B1-%D8%BA%DB%8C%D8%B1-%D9%85%D8%B3%D9%84%D9%85-%D8%B4%D8%B9%D8%B1%D8%A7%D8%A1/

https://globe.aqr.ir/portal/home/?news/63096/16395/1226195/%D8%AA%D9%85%D8%A7%D9%85-%D8%A7%D8%AF%DB%8C%D8%A7%D9%86-%D9%88-%D9%85%D8%B0%D8%A7%DA%BE%D8%A8%D8%8C-%D9%85%D9%86%D8%AC%DB%8C-%D8%B9%D8%A7%D9%84%D9%85-%D8%A8